اس امر کا اقرار کیا اور یہ کہا کہ فیرورا نے وقت انتقال اس کے ضایع کرنے کی ہدایت
کی تھی مین نے کل زہر ضایع کر دیا ہے البتہ کسی قدر اوس مین سے باقی ہے
ہیرودس نے اوس سے وہ زہر لے لیا اور انطفتر کو دربار قیصر سے طلب کیا انثار راہ
سے انطفتر نے بہاگنا چاہا مگر ہیرودس کے ملازمین نے اوس کو بہاگنے نہ دیا۔

انطفتر جس وقت بیت المقدس مین پہونچا ہیرودس نے ایک مجمع عام مین
اس کو بلایا اس جلسہ مین اوغسطش کا سفیر اور اوس کا کاتب نیقالوس بہی موجود تہا
یہ بہ نسبت انطفتر کے ہیرودس کے اون دو لڑکون سے زیادہ محبت رکہتے تہے
جو اس سے پہلے قتل ہو چکے تہے انطفتر پر ہیرودس کے قتل کی سازش کا الزام
قایم کیا گیا اور شہادت اور دلایل سے وہ الزام بایۂ تصدیق و ثبوت کو پہونچایا گیا اور
بقیہ زہر کا بعض جانورون کو کہلا کر تجربہ کیا گیا چنانچہ اس جرم مین انطفتر قید کر دیا گیا
ہیرودس علیل ہوا اور بعد اپنے کو قریب الموت سمجہکر خود کردہ پشیمان و متاسف ہوا اور خود
کشی پر آمادہ ہوا مگر ہیرودس کے ہمنشینون اور بی بی نے اس فعل سے باز رکہا اس واقعہ
سے محل سرائے شاہی سے ایک ایسا شور برپا کیا جس کی آواز انطفتر کے کانون تک
پہونچی انطفتر قید خانہ سے نکلنا چاہتا تہا مگر محافظین نے اوس کو نکلنے نہ دیا اور اسکی
اطلاع ہیرودس سے کر دی ہیرودس نے اوسی وقت اوس کے قتل کا حکم دیدیا
اسکے قتل کے پانچوین روز ستر برس کی عمر مین چونتیس سال حکومت کر کے مر گیا وقت
انتقال اپنے لڑکے ارکلاوش کو اپنا ولی عہد کر گیا ۔

ہیرودس کے مرنے کے بعد اوس کا کاتب نیقالوس باہر آیا اور مجمع عام مین
وہ عہدنامہ پڑہا جو ہیرودس نے ارکلاوش کی ولی عہدی کے بارے مین لکہا تہا اور
اون لوگون کو ہیرودس کی انگوٹہی دکہائی۔ لوگون نے ارکلاوش کے ہاتہہ پر
بیعت کی پہر ہیرودس کا جنازہ بڑے دہوم سے اوٹہایا گیا اور نہایت اہتمام سے

دفن کر دیا گیا۔

ارکلاوش نے تخت پر بیٹھتے ہی قیدیوں کو آزاد کر دیا جس سے اوس کی حکومت مستقل ہو گئی عوام الناس پھر اوس پر طعن و تشنیع کرنے لگے بعد چندے جب ارکلاوش اون کو قتل و تباہ کرنے لگا تو اونھون نے اوس سے بھی مخالفت پیدا کی قیصر کے پاس اس کی شکایت لیے گئے قیصر نے ارکلاوش اور اوس کے کاتب نیقالوس کو طلب کر کے اون کی شکایتیں پیش کین اوس نے ان کے دعاوی مسترد کر دیے سردار روم نے ارکلاوش کے بحال رکھنے کی راے دی اس وجہ سے قیصر نے اوس کو حکومت پر بحال رکھا اور قدس شریف کے طرف واپس کر دیا۔ ارکلاوش بعد مراجعت یہودیون سے بہ سختی پیش آنے لگا اور اپنے بھائی اسکندر کی بی بی سے عقد کر لیا حالانکہ اسکے بطن سے اس کی اولاد تھی۔ اسکندر کی بی بی عقد کرتے ہی مر گئی۔ اور یہودیون نے اس کی شکایت قیصر تک پہونچا دی۔ قیصر نے اپنا ایک سپہ سالار روم سے بیت المقدس کے طرف روانہ کیا۔ اس سپہ سالار نے قیصر کے حکم مطابق ارکلاوش کو اوس کے حکومت کے ساتوین برس قید کر کے رومہ کے طرف بھیجدیا اور یہودیون پر اوس کے بھائی انطیفس کو حاکم بنایا یہ ارکلاوش سے زیادہ بدخصلت اور شریر تھا اس نے بھی اپنے بھائی بغیلقوس کی بی بی سے عقد کر لیا۔ حالانکہ اوس کے دو لڑکے اس کے بطن سے تھے علماء یہود اور کاہنون نے اس سے مخالفت کی منجملہ اون کے یوحنا یحییٰ بن زکریا علیہ السلام بھی تھے جن کو اوس نے معہ ایک گروہ کے قتل کر ڈالا۔ یہی نصرانیون کے یہان معمد کہلاتے ہین کیونکہ اونھون نے بزعم نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اصطباغ فرمایا تھا اس کے زمانہ حکومت میں اوغسطش قیصر کا انتقال ہوا۔ و بجاے اوس کے طبریانوس تخت حکومت پر بیٹھا یہ نہایت بدمزاج۔ کمینہ خصلت تھا اس نے اپنے سپہ سالار

کلیلاس کو سونے کا ایک بت لیکر قدس شریف کو بہیجا تاکہ یہود اس کی پرستش کرین یہودیون
نے اوس بت کی پرستش سے انکار کیا اس پر کلیلاس نے ایک گروہ کو اون مین سے
قتل کرڈالا یہودی مجتمع ہوکر اس کے مقابلہ پر آئے اور اس کو مار کر بہگا دیا۔ طبریانوس
نے ایک ہزار لشکر دوسرے سپہ سالار کے ساتھہ روانہ کیا جس نے انطیفس کو گرفتار
کرکے طبریانوس کے پاس بہیجدیا اور اوس نے انطیفس کو اندلس کے طرف
جلاوطن کردیا اور یہ وہین جاکر مرگیا اس کے بعد یہودیون پر اغریاس بن ارسطبولوس
مقتول حکومت کرنے لگا اسی کے زمانہ حکومت مین طبریانوس قیصر مرگیا اور نیروشس
حکومت کی کرسی پر بیٹھا یہ اون سب سے زیادہ شریر تھا جو اس سے پیشتر گذر چکے تھے
اسی نے ایک مذبح (قربان گاہ) اور معبد بنوایا۔ سوائے یہودیون کے اور باقی
سبھون نے اس کے مذبح اور معبد کی پرستش کی نیروش نے یہود کے زیر وزبر
کرنے کو افیلو حکیم کو ایک لشکر کے ساتھہ روانہ کیا اوس نے یہود کو تنگ اور بیحد مجبور کیا
اسی اثنا مین اس کی بد افعالی اور بدکرداری سے اہل دولت نے دفعتہ نیروش پر
حملہ کرکے قتل کرڈالا اور اوس کی لاش کو جنگل مین سر راہ پہینک دیا جس کو
صحرائی کتون نے کہالیا۔ نیروش کے بعد قلدیوقس قیصر روم کے تخت حکومت پر بیٹھا
اوس نے افیلو حکیم کو معہ اون لوگون کے جو اوس کے ساتھہ بیت المقدس گئے تھے
واپس بلالیا اور نیروش کے بنائے ہوئے مذبح کو منہدم کرادیا اور اغریاس
اپنے حکومت کے تیسوین سال مرگیا اس کے بعد اس کا لڑکا اغریاس یہود پر
بیس برس تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانہ مین بلاد یہود اور اون مین طرح
طرح کے فتنے و فسادات برپا ہوتے رہے رہزنی۔ سرقہ علانیہ ہونے لگا
دن دہاڑے شہر مین راہ چلنے والے لوٹ لئے جانے لگے۔ ایک
دوسرے کو ذرہ ذرہ سی باتون پر قتل کرڈالتے تھے۔ شہر کے اکثر

باشندے اس خوف سے شہر کو چھوڑ چلے گئے انہین دنون مین قلدیوش
مر گیا اور بجاے اس کے فیلقوس حکومت کرنے لگا فتنہ پردازون نے
اون یہودیون کی جو قدس شریف سے نکل آئے تھے شکایت کی کہ
رومیون کی مذمت اور برائی کرتے ہین اوس نے ان آوارہ وطنون کے
قتل و غارت کے لیے ایک لشکر روانہ کیا جس نے اون کو نہایت ذلیل اور خوار کیا
اوس زمانہ مین اون کا سب سے بڑا کاہن عنانی تھا جس کا نام عازار تھا یہ بھی
منجملہ انہین لوگون کے تھا جو قدس شریف سے نکل آئے تھے اشرار کا ایک گروہ اوس سے
ساز کر کے بلاد یہود اور ارمن پر شبخون مارنے لگا اور اون کو لوٹ لینا اور
گرفتار کر کے قتل کر ڈالنا شروع کیا ارمن نے اس کی شکایت فیلقوس قیصر
سے کی فیلقوس نے ایک سپہ سالار کو ان کی گرفتاری کے لیے
روانہ کیا اوس نے بجاے ان کے بیت المقدس مین پہونچ کر یہودیون
پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا یہودیون نے فیلقوس کے سپہ سالار کو
بیت المقدس سے نکال دیا اور اوس کے ساتھیون مین سے ایک گروہ کو
مار ڈالا فیلقوس کا سپہ سالار بھاگ کر مصر پہونچا اور یہان اوس نے
اغریاس بادشاہ یہود سے ملاقات کی جبکہ وہ روم سے واپس آ رہا تھا
فیلقوس کے سپہ سالار نے اس سے یہودیون کی شکایت کی اور
جب یہ بیت المقدس پہونچا تو یہودیون نے فیلقوس کے سپہ سالار
کے ظلم و جور کی شکایت کی اور اوس کی مخالفت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اغریاس نے
انکو نرمی کے ساتھ اس فعل سے باز رکھنا چاہا تاکہ اس کی خبر قیصر کے کانون
تک پہونچی بہر حال عازار عنانی نے موقع مناسب دیکھ کر اون رومیون پر حملہ
کر دیا جو اغریاس کے ہمراہ آئے تھے اور اون کو چن چن کر معہ اون کے

سپہ سالار دین کے مار ڈالا۔ یہ امر اشیاخ یہود کو ناگوار گذرا اس وجہ سے وہ سب
کے سب مجتمع ہو کر عازار کی لڑائی کے قصد سے اغرباس کے پاس آئے۔ یہ اون
دنون قدس شریف کے باہر پڑا ہوا تھا۔ اوس نے تین ہزار جنگ آور سپاہی لڑائی
کرنے کو بھیجا۔ عازار اور یہودیون سے لڑائی چھڑ گئی۔ عازار نے اون کو ہزیمت دیکر
شہر سے نکال باہر کیا اور شاہی محل کو ویران کر کے اوس کے سامان و اسباب اور
ذخایر کو لوٹ لیا اغرباس اور کاہنین اور علماء اور شیوخ یہود۔ قدس شریف کے
باہر پڑے رہ گئے اور جب ان کو یہ خبر پہونچی کہ ارمن نے دمشق اور اوس کے اطراف
اور قیساریہ مین یہود کو چن چن کر قتل کیا ہے تو یہ اون کے بلاد کے طرف بڑھے اور
اطراف دمشق مین جو ارمنی ہاتھہ آئے اون کو قتل کر ڈالا بعد ازان اغرباس۔ قیصر
کے پاس گیا اور اوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا اوس نے اپنے اوس سپہ سالار
کو ارمن کیطرف جانے کو لکھا جو فارس سے لڑائی کرنے کو گیا تھا چنانچہ سپہ سالار
روم فارس پر فتحیابی حاصل کرنے کے بعد ارمن کے بلاد کیطرف چڑھا اس اثناء مین
دوسرا فرمان اس مضمون کا صادر ہوا کہ ارمن سے اعراض کر کے اغرباس کے ہمراہ
قدس شریف کو چلے جاو۔ سپہ سالار روم اس فرمان کے پاتے ہی اپنے لشکر کو
مجتمع کر کے قدس شریف کے جانب روانہ ہوا اور جن شہرون پر ہو کر گذرا اون کو
خراب کرتا گیا تا آنکہ وہ عازار سے مڈبھیڑ ہو گیا عازار کو پہلی لڑائی مین ناکامی ہوئی اسوجہ
سے وہ ہزیمت اوٹھا کر قدس شریف مین چلا آیا اور سپہ سالار روم اور کیسنیا والی
قیساریہ بیت المقدس کے باہر پڑے رہے پھر عازار نے یہودیون کو جمع کر کے
اون پر دفعۃً حملہ کیا۔ کیسنیا اور اغرباس لڑائی کے میدان سے ایسے بھاگے کہ اونھون
نے قیصر کے پاس پہونچکر دم لیا اتفاق سے اوسی وقت اوس کا سپہ سالار اعظم
اسبنانوس نامی بلاد مغرب سے اندلس فتح کر کے آیا تھا۔ قیصر نے اوس کو بلاد

یہود پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اور اوس کو یہودیون کے نیست و نابود کرنے اور اونکے
قلعات کے مسمار و خراب کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔ اسبنالونس اور اوس کا لڑکا طیطوس
اور اغریاس بادشاہ یہود رومہ سے روانہ ہوے اور انطاکیہ پر پہونچکر اپنے لشکر کے ترتیب
مین مصروف ہوئے یہود بھی ان کی آمد کی خبر سنکر مستعد ہو گئے اور تین گروہ ہو کر تین
طرف پھیل گئے۔ ان کے ہر گروہ کے ساتھ ایک ایک کاہن تھا۔ عنانی کاہن اعظم
دمشق اور اوس کے اطراف مین رہا اور اوس کا لڑکا عازار کاہن بلاد اروم مین رہا
تک اور یوسف ابن کریون کاہن۔ طبریہ اور جبل الجلیل اور اوس کے اطراف مین
متعین کیا گیا اسکے علاوہ جو بلاد حدود مصر تک باقی رہے اون کے حفاظت کے
لئے اور کاہنون کو مقرر کر دیا۔ ہر ایک کاہن نے اپنے قلعون کی فصیلین درست
کر کے لشکر کو مرتب کر لیا۔ سپہ سالار اسبنالونس انطاکیہ سے نکل کر بلاد ارمن کے
طرف بڑھا اور اس طرف سے یوسف بن کریون نے طبریہ سے نکل کر اوس کا مقابلہ
کیا اہل طبریہ نے اوس کے غیبوبت مین روم کی اطاعت قبول کر لی یوسف یہ واقعہ
سنکر سخت برہم ہوا اور لڑائی کے میدان سے طبریہ کیجانب چلا جسقدر رومیون کو
پایا قتل کر ڈالا۔ اہل طبریہ نے ڈر کر اوس سے معافی چاہی بعد اسکے اہل جبل الجلیل
سے بھی یہی حرکت سرزد ہوئی اور اس کی خبر یوسف کو ہو گئی۔ یوسف نے
اون کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کئے جو اہل طبریہ کے ساتھ کئے تھے۔ پھر اسبنالونس
چالیس ہزار رومیون کو لیکر عکا سے یوسف بن کریون سے لڑنے کو چلا اغریاس
بادشاہ یہود اور ارروم کے سواے کل ارمنی اس کے ہمراہ تھے کیونکہ ارروم زمانہ
ہرقالونس سے یہود کے حلفاء مین تھے۔ غرض اسبنالونس نے یوسف بن کریون
پر طبریہ مین پہونچکر حملہ کیا لیکن پہلے ہی حملہ مین خود اس کے پاؤن اوکھڑ گئے
مجبور ہو کر صلح کا خواستگار ہوا یوسف ابن کریون نے اہل قدس کے مشورہ پر

اس کی درخواست کی قبولیت کو موقوف رکہا اس اثنا مین اسپناتوس کو ایک خارجی مدد پہنچگیی اور اس کو اپنی کامیابی کا یقین ہوگیا اور دوبارہ قلعہ کے باہر سے لڑائی جہڑی تاآنکہ یوسف بن کریون کے سپاہیون کی تعداد کم ہوگیی مجبور ہوکر یوسف نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا پچاس دن تک پانی نہ ملا آخر الامر ایک قلیل جماعت کے ساتھہ یوسف قلعہ سے نکلا رومیون نے اوسکا اگا روکا اور اسپناتوس نے امان دیدی چنانچہ یوسف اس کے طرف مایل ہوا چاہتا تہا اور اسپناتوس کی قوم یوسف کے قتل کی کوشش مین تہی۔ یوسف نے بہ رنگ دیگر اون کی راے سے اتفاق کرلیا جب وہ سب کے سب قتل ہوگئے اور اون مین سے کوئی باقی نہ رہا تب یوسف اسپناتوس کے خدمت مین حاضر ہوگیا۔ یہود نے اوسکو یوسف کے قتل پر ابہارا لیکن اسپناتوس نے اس سے انکار کیا اور اوسکو آزاد کردیا اور اعمال طبریہ کو خراب اور اوس کے رہنے والون کو قتل کرکے قیساریہ کو واپس آیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ انہین واقعات کے اثناء مین یہودیان قدس مین اس وجہ سے فتنہ و فساد برپا ہوگیا۔ کہ جبل الخلیل کے شہر کوشالہ مین ایک یہودی یوحنان نامی رہتا تہا اوسکے پاس چند اوباش طبیعت یہودی مجتمع ہوئے جن کی وجہ سے اوس کی رہزنی۔ قتل و غارت کی قووت بڑہ گیی۔ جس وقت روم نے کوشالہ پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑا اوس وقت یوحنان قدس شریف مین چلا آیا اس سے اون شہرون کے اوباش طبیعت یہودیون نے رسم الفت پیدا کرلی جسکو روم نے فتح کرلیا تہا اس وجہ سے اس نے اہل قدس پر بیجا حکومت شروع کردی۔ عنانی کاہن اعظم نے اوس سے مزاحمت کی اور بجاے اوس کے دوسرے شخص کو مقرر کرنا چاہا

مگر شیوخ یہود نے عنانی کاہن کی رائے سے مخالفت کی اور یوحنان کو اس حمایت
سے یہودیون کے قتل کرنے کا موقع ملگیا۔ یہودی جب اوس کے ہاتھون مارے
جانے لگے تو وہ مجتمع ہوکر عنانی کاہن کے پاس گئے اور اوس کے ساتھہ ہوکر
یوحنان سے لڑنے کو نکلے۔ یوحنان نے قدس شریف مین قلعہ بندی
کرلی عنانی نے صلح کی درخواست پیش کی مگر یوحنان انکار کرکے روم سے مدد کا
خواستگار ہوا اروم نے بیس ہزار جنگ آور سپاہیون کو اوس کی مدد کو روانہ
کیا۔ عنانی شہر پناہ کے فصیلون سے حملہ کرنے لگا ایک روز حالت غفلت مین
باہر سے اروم کے سپاہی ایک ناگہانی نابرداشتنی حملہ کرکے شہر مین گھس پڑے
اور اندر سے یوحنان جدوجہد کرکے نکل آیا اور اروم کے ساتھہ ہوکر پانچ ہزار کو
قتل کرڈالا امرا اور اہل دول کا مال و اسباب لوٹ لیا اور اون شہرون پر
بھی حملہ کردیا جو رومیون کے سایہ امن و عاطفت مین تھے۔ عنانی نے مجبور
ہوکر اسبنانوس اور اوس کے لشکر سے اعانت طالب کی چنانچہ اوس نے
قیساریہ سے یوحنان پر حملہ کیا جب نصف راہ پر پہونچا یوحنان بیت المقدس سے
نکلکر پہاڑی گھاٹیون مین جاچھپا اسبنانوس نے تعاقب کرکے اوس کے
ہمراہیون مین سے اکثر گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ بعد ازان بلاد اروم کیطرف
گیا اور اوس کو فتح کرکے سبسطیہ (بلاد سامرہ) پر کامیابی کا پھریرہ اڑاتا اور
اپنے مقبوضہ شہرون کو آباد کرتا ہوا قیساریہ کیجانب واپس ہوا تاکہ چندے وہان آرام
کرکے پھر بیت المقدس کی سیر کو آئے۔ اس اثنا مین یوحنان نے پہاڑی گھاٹیون
سے نکلکر شہر پر ایک عام خونریزی کے بعد قبضہ کرلیا اور شہر کو جی کھول کر لوٹا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ یوحنان کے زمانہ عدم موجودگی مین شمعون نامی ایک
شخص نے بھی چندروز کے لئے شہر پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ اس کے پاس چور۔

ہو باتش طبیعت - اور اوہ گرد بیس ہزار کے قریب جمع ہو گئے تھے - اہل روم نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کو بھیجا مگر وہ ہزیمت اوٹھا کر واپس گیا - اور اوس نے شہر پر خاطر خواہ قبضہ کر لیا اور لوگون کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور بعد ازان جوش مردانگی مین آکر روم سے لڑنے کو گیا اس اثنا مین یوحنان نے پہونچکر شہر پر قبضہ کر لیا جب وہان سے واپس پہنچا آیا اور یوحنان کو شہر مین موجود پایا تو اوس نے اس کا محاصرہ کر کے پیہم حملے شروع کر دیے یوحنان کو ان لڑائیون مین کامیابی ہوئی ایک خلق کو اوس نے قتل کر ڈالا - عوام الناس نے شمعون سے بہی مدد چاہی یہ اون کی خواہش کے موافق مدد کرنے کو گیا مگر اون کے ساتھ اس نے بدعہدی کی اور یوحنان سے بدکرداری مین بڑھ گیا -

ابن کریون روایت کرتا ہے کہ اس کے بعد اسبنانوس کے کانون تک یہ خبر پہونچی جبکہ وہ مضافات قیساریہ مین تھا کہ قیصر روم مرگیا ہے اور بجاے اوس کے اہل روم نے ایک کمزور شخص نطاوس نامی کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا ہے - بطارقہ یہ شنکر سخت برہم ہوئے اور اودنہون نے اسبنانوس کی حکومت پر اتفاق کر لیا - اسبنانوس اپنا نصف لشکر اپنے لڑکے طیطوش کے پاس چھوڑ کر روم کیطرف نطاوس سے لڑنے کے غرض سے گیا اور اوس کو شکست دیکر قتل کر ڈالا پہر اسبنانوس اسکندریہ بجانب گیا اور وہان سے کشتی پر سوار ہوا اور طیطوش قیساریہ مین آگیا تہا تا آنکہ جاڑے کی فصل تمام ہو گئی اور بیت المقدس مین فتنہ و فساد اور قتل اس درجہ بڑھ گیا کہ گلی اور کوچون مین خون بہ رہا تہا - پہر کاہنون کو مذبح مین قتل کیا بقیہ جو لوگ تھے وہ مسجد مین جا کر نماز نہین پڑہ سکتے تھے کیونکہ تمام راستون مین خون جاری تہا اور چہت پر سے لوگ راہ چلتون کو پتھرون سے مارتے تھے - یہ وہ زمانہ تہا کہ یوحنان کو شمعون پر فتحیابی ہو گئی تھی اور یہ اخبث القوم لوگون کو تنگ کر رہا تہا - جب جاڑے کی فصل منقضی ہو گئی تو طیطوش لشکر روم کو لیکر بقصد حملہ بیت المقدس پر پہونچکر شہر پناہ کے دروازہ پر اپنا خیمہ نصب کرا کے اپنے لشکر کے لئے فرودگاہ تجویز کرنے لگا

اور اہل شہر کو صلح کا پیام دیا مگر اہل شہر اس طرف متوجہ نہوے اُس سے لڑنے کی غرض سے
کمینگاہون مین چھپے مقابلہ کیا جس سے طیطوش کا غصہ بیحد بڑہ گیا۔ اس کے دوسرے
روز شہر کے شرقی جانب جبل زیتون پر جا کر قیام کیا اور لشکر کے ترتیب اور آلات حصار
کے فراہم کرنے مین مصروف ہوا یہودیون نے آپسمین اتفاق کر لیا اور باہمی نزاعات
کو دور کر کے سکے لڑنے کو نکلے مگر پسپا ہو کر بہاگے اور پہر لوٹ کر لڑے اور کامیابی
حاصل کی بعد از ان آپسمین پہر ایک دوسرے کے مخالف ہو گیے اور باہم لڑنے لگے
اس اثنا مین یوحنا نے قدس شریف مین عید الفطر کو داخل ہو کر کاہنون کی ایک جماعت کو قتل کر
ڈالا اور ایک گروہ کو مسجد کے باہر مارا طیطوش نے موقع مناسب دیکھکر حملہ کر دیا یہودیون نے
نہایت سختی سے اوس کو پسپا کر دیا اور اوس کے لشکر گاہ تک تعاقب کرتے چلے آئے
طیطوش نے صلح کی غرض سے اپنے سپہ سالار نیقانور کو یہود کے پاس بہیجا اتفاق سے
اس کو ایک تیر ایسا لگا۔ کہ یہ اپنے مقام ہی پر رہگیا۔ طیطوش اس کے مارے جانے
سے سخت برہم ہوا اور اوس نے چند برج لوہے کے ایسے بنوائے جو شہر پناہ
کے فصیلون کے مقابلہ مین تہے اور اوس مین جنگ آور سپاہیون کی ایک معقول تعداد
مقرر کر کے لڑائی کو نکلا۔ قضا کار یہود نے اون برج پر قبضہ کر کے اون کو توڑ کر جلا دیا اور
پہر لڑائی کے میدان مین اوس سے لڑنے کو آموجود ہوے۔ یوحنان نے قدس شریف
قبضہ کر لیا تہا اور اوس کے ساتہہ چہ ہزار کی جمعیت تہی اور شمعون کے ہمراہ دس ہزار یہود
اور پانچ ہزار ادوم اور باقی یہود عازر کے کاب مین تہے۔ طیطوش نے دوبارہ حملہ کیا اور
اس حملہ مین اوس نے شہر پناہ کے ایک برج کو توڑ کر اوس پر قبضہ کر لیا لیکن یہود نے
پہر اوس کو درست کر لیا لڑائی کا بازار بیحد گرم ہو گیا طیطوش بذاتہ لڑ رہا تہا پہر اس کی تازہ
کوششون نے آلات کے ذریعہ سے دوسرے برج کو منہدم کر دیا یہود نے پہر
اوس کو بنا لیا اور اوس کو شہر مین داخل نہونے دیا اسی حالت سے چار روز گذر گئے۔

اس عرصہ مین طیطوش کے مدد کے لئے اطراف وجوانب سے لشکر آگیا یہود نے شہر پناہ کے
دروازہ بند کردیئے طیطوش نے لڑائی موقوف کرکے اون کو مصالحت کے لئے طلب کیا۔
یہود نے اس سے انکار کیا۔ پانچوین روز خود طیطوش آیا اور اوس نے یہود کو مخاطب
کرکے صلح کے لئے بلایا۔ مگر اوس کے کہنے کا کچھ اثر نہوا۔ اتنے مین یوسف بن کریون
آگیا اور اوس نے لوگون کو سمجھایا اور اون کو رومیون کے امن مین رہنے کی رغبت
دلائی اور حسن سلوک کا وعدہ کیا۔ طیطوش نے اون کے قیدیونکو آزاد کر دیا اوس سے اکثر
یہود صلح کے طرف مائل ہو گئے لیکن اون کو اون رؤسا یہود نے روکا جو شہر سے خارج
تھے اور اون یہود کو قتل کرنے لگے جو رومیون سے ملنے کو نکلتے تھے۔ تا آنکہ شہر مین کوئی اونکا
مخالف نہ رہا۔ طیطوش نے یہود کی اس سخت مزاجی سے تنگ آکر بلا جدال و قتال محاصرہ
جاری رکھا غلہ کی آمد و رفت روک دی جو لوگ اپنی مویشیون کو لیکر چرانے کے لئے
نکلتے تھے اون کو رومی قتل کر ڈالتے اور سولی دیدیتے تھے آخر کار طیطوش کو اون کی
بیکسی پر رحم آیا اور اوس نے اون کے قتل سے اپنے سپاہیون کو منع کر دیا بعد اسکے
اوس نے بقیہ یہود پر چارون طرف سے حملہ کر دیا یہود نے نہایت استقلال سے جواب
دینا شروع کیا جب یہ لڑائی ایک خوفناک اور سخت نظر آنے لگی اور گرسنگی حد سے متجاوز
ہوگئی تو متاثی کاہن اروم سے امن کا خواستگار ہوا (یہ وہی شخص ہے جسنے شمعون کو
یوحنان کے مقابلہ پر قائم کیا تھا) شمعون نے اوس کو اور اس کے لڑکون کو اور کاہنونکی
ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ علاوہ ان کے اور اون علماء اور ائمہ کو تہ تیغ کیا جو روم سے
مستامن ہونے کے خواستگار ہوئے تھے۔ عازر بن عنانی بھی اس رائے کا
مخالف تھا لیکن وہ بیت المقدس سے نکل نہ سکا۔ اس محاصرہ اور کمیابی غلہ سے
یہ نوبت پہونچی کہ اکثر یہود شدت گرسنگی سے مر گئے اور جانورون کی کھالین
اور درختون کے پتے اور مردہ کھانے لگے اس پر جب آسودگی نہوئی تو بعضون نے

دوسرے کمزور آدمیون کو کھانا شروع کردیا اسی زمانہ مین ایک عورت نے اپنے لڑکے
کو کھالیا تھا جب اس کی اطلاع رؤسا یہود کو ہوئی تو اون کو اس حالت پر رحم آیا اور
اونہون نے شہر سے یہود کو نکلنے کی اجازت دیدی - اجازت کا ہونا تھا کہ ایک گروہ شہر
سے نکل کھڑا ہوا اونمین سے اکثر کہانا کھاتے ہی مر گئے اور بعضون نے چونکہ وقت
خروج جواہر اور سونا نگل لیا تھا اس وجہ سے رومی اون کو قتل کرکے اونکا پیٹ
پھاڑ کر جواہر اور سونا نکال رہے تھے - طیطوش کو اس کی اطلاع ہوئی تو اوس نے
اپنے سپاہیون کو منع کردیا اور شہر پر قبضہ حاصل کرنے کے غرض سے حملہ کردیا یہود
مین تو یہ قوت ہی باقی نہ رہی تھی کہ اس کا مقابلہ کرتے اس نے شہر پناہ کے اوس
برج کو منہدم کردیا جسمین یہود مجتمع ہورہے تھے تب یہود وہان سے مسجد کے طرف بہاگے
قلعہ والون نے تہوڑی دیر تک مقابلہ کیا لیکن طیطوش کی قسمت مین اس سے پہلے
کامیابی لکھی جاچکی تہی ان یہودیون کو بہی ہزیمت ہوئی اور اوس نے شہر پناہ
کے دیوارون سے مسجد تک کی عمارتین منہدم کرادین ابن کریون اسی حالت مین ایک
اونچے مقام پر کھڑا ہوا یہود کو روم کی اطاعت کی ترغیب دے رہا تہا کاہنون کی ایک
جماعت طیطوش کے پاس آئی اوس نے ان کو امان دیدیا چونکہ بقیہ رؤساء یہود نے
عوام الناس کو امان لینے سے روکا اس وجہ سے طیطوش نے اوسی عام خونریزی مین صبح
کیا اور شام ہوتے ہوتے رومیون نے مسجد پر قبضہ کرلیا یہ لڑائی کچھ دنون تک جاری
رہنے سے شہر پناہ منہدم ہوگیا ہیکل کی دیوارین ٹوٹ گئین - رومی لشکر کے محاصرہ سے اکثر یہود
مر گئے اور بہتیرے بھاگ گئے - ہیکل مین رومیون نے بتون کو رکھا اس کے دروازون پر
آگ روشن کردیا - کاہنون نے اپنے دین کو یون خراب ہوتے دیکھکر آگ مین جلکر
اپنی اپنی جانین دیدین شمعون اور یوحنان - صیہون کی پہاڑیون مین جا چھپے -
طیطوش نے اون کو امان دینا چاہا لیکن اونہون نے اس رعایت کو منظور نہ کیا

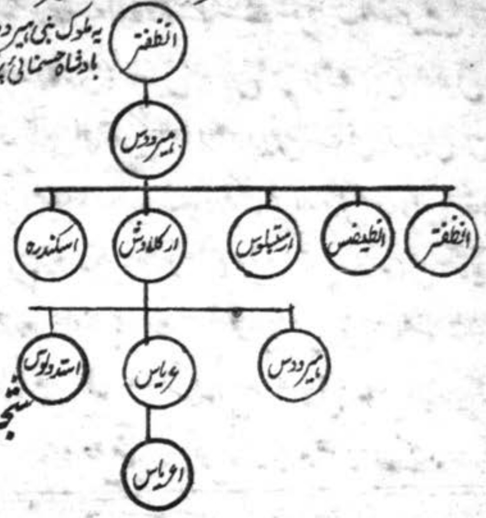
بعد چندے راستہ کاٹ کر شب کو بیت المقدس مین چلے آ‌ئے اور طیطوش کے ایک سپہ سالار کو قتل کر کے اپنے مقر پر چلے گئے۔ اس کے بعد اوسکے متبعین اوس سے علحدہ ہو گئے یوحنان مجبورانہ طیطوش کے دربار مین حاضر ہوا طیطوش نے اوس کو قید کر لیا یوشع کاہن مسجد کا اسباب (جسمین دو شمعدان اور ایک میز سونے کا تھا) لیکر اس کے پاس آیا فنحاص خازن ہیکل گرفتار کر لیا گیا۔ اوس نے بیت المقدس کے خزانہ کی کنجیان طیطوش کو دیدین۔ طیطوش کل مال اور اسباب و خزانہ لیکر معہ قیدیون کے بیت المقدس سے کوچ کر گیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ بروایت مناحیم (جو مقتولون کے دفن کرانے پر متعین تھا) اس واقعہ مین اون مقتولون کی تعداد جو دفن کے غرض سے شہر کے دروازہ پر لائے گئے تھے ایک لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو تھی۔ علاوہ مناحیم کے دوسرون کا یہ بیان ہے کہ باستثناء اون لاشون کے جو گڑھون مین ڈال دیگئی تھین یا قلعہ کے باہر پھینکی گئی تھین مقتولون کی تعداد چھ لاکھ تھی اور بعضے کہتے ہین کہ اس واقعہ مین ایک کرور ایک لاکھ قتل کئے گئے اور ایک لاکھ قید کر لیے گئے جنکو طیطوش منزل بمنزل درندون کو کھلاتا جاتا تھا۔ تا آنکہ سب قیدی تمام ہو گئے۔ اسی واقعہ مین شمعون بھی مارا گیا مگر عزار بن عنان اس عام خونریزی سے بچگیا کیونکہ جسوقت شمعون نے متیتا کاہن کو قتل کیا تھا اوسی وقت یہ بیت المقدس سے نکل گیا تھا۔ بقیہ یہود کا یہ حال ہوا کہ جب طیطوش بیت المقدس سے نکلکر اوس کے کسی قریہ پر پہونچا اور اوس کا محاصرہ کیا تو اوس کو یہود کی جمعیت کی خبر پہونچی اوس نے ایک لشکر اپنے سلیامس سپہ سالار کے ہمراہ اون کو منتشر کرنے کی غرض سے بھیجدیا اوس نے ایک مدت تک اون کو محاصرہ مین رکھا بعد ازان وہ رومیون کے طرف نکلا لڑائی ہوئی اون مین سے اکثر مارے گئے باقی رہا یوسف ابن کریون۔ اوس کے اہل و عیال اس واقعہ مین مفقود ہو گئے جنکے

جنکے حالات سے بعد کو کچھ اگاہی ہنو ہی طیطوش نے ادسکو اپنے پاس رومہ مین رکھنا چاہا تہا لیکن اس نے
یہ لجاجت ارض مقدسہ مین رہنے کی خواہش ظاہر کی طیطوش نے ادسکی التجا قبول کرلی چنانچہ ادس کو
بیت المقدس مین دقت روانگی چھوڑ گیا ادسیوقت سے یہود کی دولت کا بالکلیہ خاتمہ ہوگیا ۔

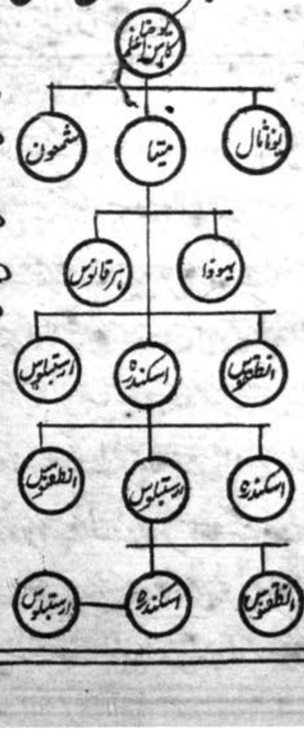
شجرہ ملوک بنی ہیرودس

یہ ملوک بنی ہیرودس کا مورث اعلیٰ ہیرقانوس اخیری
بادشاہ حسمنائی پر مستولی ہوگیا تہا ۔



شجرہ ملوک بنی حسمنائی

یہ ملوک بنی حسمنائی کا مورث اعلیٰ اور نسل ہارون سے تہا ۔



عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام
اور حواریین و اناجیل

نسب بنی ناتان جو داؤد علیہ السلام کے اولاد سے تھے۔ وہ بیت المقدس میں کہونت (مجاورت) کر رہے تھے اور ہ (ناتان) عاذر بن یہود بن اخس (اکیم) بن رادوق (صادوق) بن عازور (عزور) بن الیاقیم بن الیود (ابہود) بن زرقابل (زربابل) بن سالات (شیلتئیل) بن یوحنانیا (یکنیاہ) بن یوشیاہ (ملوک بنی اسرائیل کا سولہواں بادشاہ) بن اموس بن عمون ابن منشا ابن حزقیاہ بن احاز (احز) بن یواش (یوتم) بن اخزیا (عزیاہ) بن یورام بن یہوشافاط (یہوشافط) بن اساہ بن رحبعم بن سلیمان ابن داؤد صلوات اللہ علیہما کے نسل سے ہے۔ اور یوحنانیا بن یوشیا سولہواں بادشاہ بنی اسرائیل) ایام جلاء وطنی بابل میں پیدا ہوا تھا۔ یہ نسب میں نے انجیل متی باب ۱ سے نقل کیا ہے۔ بنی حسمنائی کے بعد کہ بنی

اناجیل لفظ انجیل کا جمع ہے اور انجیل لفظ آوین جل لغت یونانی کا معرب ہے دراصل یہ لفظ این جل لاطینی زبان کا تھا اور اوسکے معنی پیغامبر کے ہیں اسکے اول میں یونانیوں نے ای یو کا لفظ اور بڑہا دیا جو "دس" لفظ انگریزی کا مقابل ہے جسکے معنی اچھا یا خوش کے ہیں قدیم قاعدہ انگریزی میں حرف یو اور حرف دبی ایک شمار کیا جاتا تھا اسوجہ سے یہ تمام لفظ آوین جل پڑہا جانے لگا اور اوسکا معرب انجیل ہوا جس کے معنی خوش خبری کے ہوئے چونکہ جناب مسیح نے نجات کی خوشخبری سنائی اور اوسکی راہ دیکھائی اسلئے اس کتاب کا انجیل یعنی خوشخبری نام ہوا۔ اب جہاں کہیں یہ لفظ بولا جاتا ہے اوس سے جناب عیسیٰ کی کتاب مراد ہوتی ہے۔

ك مقدس متی نے اس مقام پر تین شخصوں کے نام نسب نامہ سے چھوڑ دئے ہیں کیونکہ اخزیا (عزیاہ) امصیاہ کا لڑکا ہے اور وہ یواش کا بیٹا ہے اور وہ اخزیاہ کا اور اخزیاہ یورام کے صلب سے ہے جیسا کہ پہلی کتاب اخبار الایام میں ہے علماء مسیحی اس اعتراض کا جواب یہ دیتے ہیں کہ مقدس متی کو یہی ہدایت ہوئی تھی کہ وہ اس نسب نامہ سے تین ناموں کو چھوڑ دے لیکن امر واقعی یہ ہے کہ یہود کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے نسب ناموں

سرداری بنی ماتان کررہے تھے چنانچہ قبل زمانہ ہیرودس عمران پدر مریم کاہن اعظم تھا۔ ابن اسحاق اسکو اموں بن منشا کیطرف منسوب کرکے اوسکا نسب یون بیان کرتا ہے "عمران بن ہاشیم بن اموں بن منشا" حالانکہ عموں اور عمران مین امتداد زمانہ کے خیال سے ایک پشت کا فرق ہونا ناممکن ہے کیونکہ اموں بیت المقدس کی ویرانی اول سے کچھ دنون پہلے تہا اور عمران عہد حکومت ہیرودس مین ویرانی ثانی سے چند دنون بعد گذرا ہے اور ان دونون مین چارسو برس کا فرق ہوتا ہے۔ ابن عساکر نقل کرتا ہے کہ عمران۔ زربابل کی اولاد سے ہے جو وقت مراجعت بنی اسرائیل بجانب قدس شریف اون کا حاکم تہا اور زربابل یخنیاہ بنی اسرائیل کے آخری بادشاہ کا لڑکا ہے جسکو بختنصر نے قید کرلیا تھا اور اوس کے بعد اوسکے چچا صدقیاہ کو حاکم مقرر کیا تہا۔ ابن عساکر نے عمران ابن ماتان سے زربابل تک آٹھ شخصوں کو باسماء عبرانیہ نسب نامہ مین لکھا ہے غالباً یہ نسب نامہ پہلے سے زیادہ ترصحیح ہو جسکو ابن اسحاق نے تحریر کیا ہے۔ بہرکیف عمران پدر مریم اپنے زمانہ کے کاہن تھے اور حنہ بنت فاقود بن قبیل انکے عقد مین تہین جو اوس زمانہ مین عابدات سے مشہور تہین اور اون کی بہن ایشاع حضرت زکریا بن یوحنا کی زوجیت مین تہین جنکے بطن سے یحیی پیدا ہوئے۔

اور دفترون سے اکثر نام کو اون کی برائی بت پرستی کیوجہ سے چھوڑ دیتے تھے اور چونکہ یہ تین شخص احاب کے خاندان سے تھے جنکی نسل کو دو مرتبہ بددعا دی گئی تھی جسکا اثر تین پشتون تک رہتا تھا لہذا یہود نے ان ناموں کو اپنے دفترون سے نکال ڈالا اور مقدس متی نے بھی بہ تقلید یہود ان ناموں کو نہ لکھا کیونکہ اونھون نے یہود کی کتابون سے یہ نسب نامہ لیا ہے۔

متی متی جناب مسیح کے حواریون مین ہین آپ کا نام انگریزی مین میتھو لکھا جاتا ہے آپ کا عرف لیوی ہے اور باپ کا نام الفی ہے جلیل کے رہنے والے ہین جو صوبہ کنعان کے شمال مین ہے قبل بعثت مسیح یہود کے ملک مین خراج تحصیل کرنے پر مامور تھے اور بعد رفعت مسیح۔ انجیل کے پھیلانے اور لکھنے مین مصروف ہوئے اس امر کا بالکل پتہ نہین چلتا کہ آپ کب پیدا ہوے اور کب اور کہان اور کیونکر انتقال ہوا

ابن عساکر نے زکریا بن یوحنا کو یہوشافاظ (پندرھویں بادشاہ بنی اسرائیل) کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ماہین زکریا بن یوحنا اور یہوشافاظ کے بارہ پشتیں با سماء عبرانیہ لکھا ہے بعدہ یہ کہا ہے کہ یہی پدر یحییٰ نبی علیہ السلام ہیں جو ایک نبی انبیاء بنی اسرائیل سے تھے۔

یعقوب بن یوسف نجار کی کتاب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ متان یعنی ماثان داؤد علیہ السلام کے نسل سے تھا۔ اور اوس کے دو لڑکے تھے ایک کا نام یعقوب تھا اور دوسرے کو یوایقیم کہتے تھے یعقوب بن ماثان سے یوسف پیدا ہوئے جو مریم کا خطیب (نسبتی شوہر) اور چچازاد بھائی تھا اسکے چار لڑکے یعقوب یہوشا۔ بیلوت یہوذا اور ایک لڑکی مریم تھی یہ سب پہلے بیت لحم میں رہتے تھے پھر وہاں سے ناصرہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ چونکہ نجاری سیکھ لی تھی اور اسی سے بسر اوقات کرتے تھے اس وجہ سے نجار کے لقب سے مشہور و معروف ہو گئے۔ یوایقیم نے حنہ ہمشیرہ الیشاع زوجہ زکریا بن یوحنا سے عقد کر لیا جب تیس برس تک حنہ سے کوئی اولاد نہوئی تو یوایقیم نے جناب باری میں دعا کی۔ مریم پیدا ہوئیں پس مریم لڑکی ہیں یوایقیم کی اور یوایقیم لڑکا ہے ماثان کا اور ماثان سبط سلیمان ابن داؤد ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام سے ہے۔ اس صورت میں اس اعتراض کا کہ قرآن پاک میں مریم ابنۃ عمران (یعنی مریم بیٹی ہیں عمران کی) لکھا ہے یہ جواب کافی ہو سکتا ہے کہ عمران ہی کو عبرانی زبان میں یوایقیم کہتے تھے اور یہ کثیر الوقوع ہے کہ ایک شخص کے دو نام ہوا کرتے ہیں

طبری روایت کرتا ہے کہ حنہ مادر مریم حاملہ نہوتی تھیں اس وجہ سے اونہوں نے جناب باری میں یہ نذر کی کہ "اگر میں حاملہ ہوئی تو اپنے لڑکے کو محرر کر دونگی یعنی اوس کو دنیاوی امور سے آزاد کر کے محض تیری عبادت کے لئے مخصوص کر دونگی چنانچہ حنہ کو وضع حمل ہوا اور بجائے لڑکے مریم پیدا ہوئیں حنہ اون کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائیں اور عُبّاد کو دیدیا۔ کاہنوں نے مریم کے لینے میں اختلاف کیا اور یہ کہا کہ بیت المقدس کی مجاورت عورت نہیں کر سکتی تب زکریا نے اون کو جواب شافی دے کر رد کیا بعدہٗ اون کی کفالت در

پرورش مین جھگڑا شروع ہوا۔ جس کا فیصلہ قرعہ کے ذریعہ سے کیا گیا قرعہ مین حضرت زکریا کا نام نکلا لیس اونھون نے مریم کی تکفیل کی اور اون کو مسجد کے ایک گوشہ مین بٹھا دیا جسمین سوائے زکریا کے اور کوئی نہین جا سکتا تھا۔ مریم مسجد مین بہ تعلیم زکریا عبادت مین مصروف ہوگئین اور اسقدر عبادت مین مستغرق ہوئین کہ لوگ تمثیلاً ان کا ذکر کرنے لگے۔ اثناء عبادت مین مریم پر عجائبات اور کرامات بھی ظاہر ہوئے جنکا ذکر کلام پاک مین آگیا ہے۔

زکریا و یحییٰ الیشاع زوجہ زکریا عاقر تھین دونون میان بی بی ضعیف ہوگئے تھے اور کوئی لڑکا پیدا نہین ہوا تھا زکریا نے جناب باری مین لڑکے ہونے کی دعا کی اور یہ گذارش کیا کہ "وہ لڑکا ایسا ہو جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو سکے" یعنی نبی ہو۔ اللہ جل شانہ نے اون کی دعا قبول فرمائی چنانچہ یحییٰ پیدا ہوئے۔ جناب موصوف زمانہ حکومت ہیرودس مین پیدا ہوئے جنگل و بیابان مین رہتے تھے ٹڈی اور شہد اُن کی خوراک تھی اونٹ کے بالونکا آپ کپڑا پہنتے تھے اور چمڑے کا کمربند ہوتا تھا۔ یہود نے بیت المقدس کے کاہنون کا آپکو سردار مقرر کیا بعد ازان اللہ جل وعلیٰ ذکرہ نے نبوت مرحمت فرمائی۔ آپ کے زمانہ مین بیودیر قدس شریف مین انطیفس بن ہیرودس حکومت کر رہا تھا جو اپنے باپ ہیرودس کے نام سے مشہور اور معروف تھا یہ نہایت شریر اور فاسق تھا اس نے اپنی بھاوج کو گھر مین ڈال لیا اور اوس کو اپنی بی بی بنا لی حالانکہ اوس کی بھاوج صاحب اولاد تھی چونکہ یہ امر یہودیون کی شریعت مین جائز نہ تھا اسوجہ سے علماء یہود اور کاہنون نے جنمین یحییٰ بھی تھے اوسکے اس فعل سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی ہیرودس نے اون سب کو معہ یحییٰ کے قتل کر ڈالا۔ اسکے علاوہ لوگون نے یحییٰ کے قتل کے بہت سے اسباب ظاہر کئے ہین لیکن یہ صحیح زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ علماء تاریخ کا اسمین اختلاف ہے کہ وقت شہادت یحییٰ۔ زکریا۔ زندہ تھے یا نہین۔ بعضے یہ کہتے ہین کہ جب یحییٰ قتل کر دئے گئے تو بنی اسرائیل نے زکریا کو دھونڈھنا شروع کیا آپ جان کے خوف سے بھاگ کر ایک باغین پہونچے اور ایک درخت مین چھپ رہے

ﻟﮧ یحییٰ کو یوحنا بھی کہتے ہین یہ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دنیا اور سامان دنیا انکے نظر و تمیز مین انکا ہیچ تھا مذہب محقق یہ ہے کہ انکو لڑکپن ہی مین نبوت ملگئی تھی جیسا کہ آیہ کریمہ یا یحییٰ

لیکن چادر کا ایک گوشہ باہر رہ گیا جس سے لوگون کو اس حال آگاہی ہوگئی بس اونھون نے آرہ سے درخت کو معہ زکریا کے دو ٹکڑے کر ڈالا - اور بعضون کا یہ بیان ہے کہ زکریا قبل شہادت یحیٰی انتقال فرما چکے تھے اور جو درخت مین جا چھپے تھے اور جن کو یہود نے دو ٹکڑے کر دیا تھا وہ شعیا نبی ہین اور اون کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے - علماء نے اون کے مدفن مین بھی اختلاف کیا ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ بیت المقدس مین دفن کئے گئے اور یہی صحیح ہے - ابو عبید بسند سعید ابن مسیب بیان کرتا ہے کہ بختنصر جب دمشق مے آیا اور اوس نے یحیٰی بن زکریا کے خون کو جوش زن پایا تو اوس نے اوس خون پر ستر ہزار کو قتل کیا جس سے اوس خون کا جوش رک گیا لیکن یہ روایت نہایت مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ یحیٰی اور مسیح علیہما السلام ایک ہی زمانہ مین تھے اور یہ امر باتفاق ثابت ہو چکا ہے کہ یہ بختنصر کے بہت زمانہ بعد ہوئے ہین -

اسرائیلیات مین تالیف یعقوب بن یوسف نجار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیرودس نے زکریا کو اوس وقت قتل کیا ہے جبکہ مجوس - جناب الیشوع (عیسیٰ) کو ڈھونڈھتے آئے تھے - ہیرودس نے زکریا علیہ السلام سے اون کے لڑکے یوحنا (یحیٰی) کو اون لڑکون کے ساتھہ قتل کئے جانے کے لئے طلب کیا جو بیت اللحم مین قتل ہو رہے تھے لیکن اس سے پہلے انکی مان اُن کو لیکر صحراء کیطرف بھاگ گئی تھین اور اس کے خوف سے وہین روپوش تھین زکریا نے اپنی لاعلمی ظاہر کی اور یہ کہا کہ وہ اپنی مان کے ہمراہ ہین ہیرودس نے آپ کے اس جواب کو کافی نہ سمجھکر پہلے تہدید کی بعد ازان جناب موصوف کو شہید کر ڈالا اور بعد چندے خود بھی مر گیا - واللہ اعلم -

ولادت مسیح مریم سلام اللہ علیہا کے یہ حالات ہین کہ وہ مسجد مین عبادت کرتی تھین اللہ جل شانہ نے اون کو ولایت سے مشرف فرمایا - لوگون نے اون کی نبوت مین اختلاف کیا ہے اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ نبوت مخصوص مردون کے ساتھہ ہے **کما قال**

ابوالحسن الاشعری اور دلایل فریقین اپنے مواقع پر موجود ہین۔ موقع اون کے ذکر کرنے کا نہین ہے بہرکیف ملائکہ نے مریم کو برگزیدگی کی بشارت دی اور یہ بہی بشارت دی کہ بغیر واسطہ عادت انسانی کے تجہ سے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ نبی ہوگا۔ مریم کو اس سے تعجب ہوا ملائکہ نے کہا کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے اوس کے کرنے پر قادر ہے۔ مریم یہ سنکر خاموش ہورہین اور یہ اونہون نے سمجہ لیا کہ خدا سے پاک کا یہ ایک معجزہ ہے

یعقوب بن یوسف نجار اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حنہ۔۔۔ مریم کی اٹہہ برس عمر ہونے سے پیشتر انتقال کر چکی تہین اور یہ بنی اسرائیل کے رسوم مذہبی سے تہا کہ جب کوئی عورت طریقہ ازدواج کو نہ پسند کرتی تہی تو اوسپر ہیکل کی مجاورت فرض ہوجاتی تہی اللہ جل شانہ نے یہ الہام کیا کہ "اولاد ہارون مجتمع کیجائے اور مریم اون کی طرف رجوع کیجائے جسکے عصا سے کوئی علامت ظاہر ہو اوس کے سپرد کیجائین اور یہ اوس کے زوجہ کے مشابہ (منگنتی بیوی) ہونگی لیکن وہ ان سے حسب عادت انسانی تعلق نہین پیدا کرسکے گا" یوسف نجار بہی اس مجمع مین تہا اوس کے عصا سے ایک کبوتر سفید رنگ کا نکل کر اوس کے سرپر بیٹہہ گیا زکریا نے یوسف سے کہا کہ "یہ تیری منگنتی بیوی ہے لیکن تو اوس کے ساتہہ زن شوئی کا تعلق نہین پیدا کرسکے گا" یوسف یہہ سنکر بکراہت تمام مریم کو اپنے ہمراہ لیکر ناصرہ کے طرف چلا گیا مریم[۲] کی عمر اوس وقت بارہ برس کی تہی

---

[۱] مقدس متی نے حضرت مریم سے بلا واسطہ عادت انسانی حضرت عیسی کے پیدا ہونے کو اپنی انجیل مین یون تحریر کیا ہے "یسوع مسیح کی پیدایش اسطرح ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم یوسف سے منسوب ہوئی اوس سے پہلے کہ وہ ہم بستر ہووے روح القدس سے حاملہ پائی گئی" (پہلا باب آیت ۱۸) اس آیت مین جو یہ لکہا ہے کہ "اوس سے پہلے وہ ہم بستر ہوں" اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد اس اعجازی حمل کے شاید حضرت مریم یوسف سے ہم بستر ہوئی ہون حالانکہ منگنی کے بعد حضرت مریم کا بیاہ ہونا کہین سے ثابت نہین ہوتا بلکہ یوسف نے بسبب تقدس اور اوس بزرگی کے جو اللہ تعالی نے اس اعجازی حمل سے مریم کو مرحمت فرمائی تہی اونکا ادب کیا اور بیاہ سے باز رہا چنانچہ اسی خیال سے بعض علماء مسیحی نے اس آیت سے

یہ اپنے منگنی شوہر کے ساتھ ناصرہ میں رہنے لگیں ایک روز پانی لانے کو ایک چشمہ پر گئیں اوس مقام پر ایک فرشتہ ظاہر ہو کر آپ سے ہمکلام ہوا اور ولادت عیسیٰ کی بشارت دی جیسا کہ قرآن پاک سے بنص صریح ظاہر ہوتا ہے اس کے بعد آپ بلاتعلق بشری حاملہ ہوئیں اور زکریا کے پاس بیت المقدس میں گئیں لیکن وہ ان کے پہونچنے سے پہلے انتقال کر چکے تھے اس وجہ سے مریم پھر ناصرہ کو واپس آئیں یوسف یہ حمل دیکھکر سخت متعجب ہوا اوس نے اپنے منہ کو طمانچوں سے لال کر لیا کیونکہ انھوں نے اوس سے تعلق بشری پیدا نہ کرنے کی شرط کر لی تھی مریم نے یوسف کو اس واقعہ سے آگاہ کیا مگر اوس کو انکے کہنے پر یقین نہوا تب فرشتہ نے خواب میں آکر کہا کہ "یہ حمل روح القدس سے ہے تو اوس کو اپنے بیت میں لیلے" یوسف خواب سے بیدار ہو کر مریم کے پاس آیا اور تعظیماً اوس کو سجدہ کیا اور اپنے گھر لیے گیا" انجیل متی میں یہ واقعہ یوں لکھا ہے کہ [۱] "جب یوسف نے مریم سے اپنی منگنی کی تو اوس نے مریم کو حاملہ پایا اس سے پہلے کہ وہ اوس سے ہم بستر ہو یوسف نے بخوف بدنامی و رسوائی اوسکے چھوڑ دینے کا قصد کر لیا تھا مگر خداوند کے فرشتہ نے خواب میں اوس پر ظاہر ہو کر کہا کہ تو اسکو قبول کر لے اور اوس کو اپنے پاس رکھنے سے مت ڈر کیونکہ جو اس سے پیدا ہونیوالا ہے وہ روح القدس سے ہے۔ چونکہ یوسف نیک مرد اور سچا تھا اوس نے اس خواب کو

---

۱ چونکہ مورخ نے مضامین انجیل عربی انجیل سے لئے ہیں اسوجہ سے اوسکا اردو ترجمہ انجیل مروجہ ہندوستان سے نہیں ملتا اگرچہ مضمون وہی ہے

۲ ایشوع معرب یسوع کا ہے جسکے معنی نجات دینے والے کے ہیں یہ حضرت مسیح کا علم ہے اور دوسرا ذاتی نام کے شمار کیا جاتا ہے اس مقام پر بعضے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اشعیا نبی نے خبر دی تھی کہ کنواری حاملہ ہوگی بیٹا جنے گی اور اسکا نام عمانوئیل رکھا جائیگا جسکے معنی یہ ہیں کہ ہمارے ساتھ خدا۔ لیکن مسیح کا نام یہ نہیں رکھا گیا بلکہ یوسف نے بالہام فرشتہ یسوع نام رکھا اس صورت میں یسوع مسیح پر یہ پیشین گوئی صادق نہ آئی لیکن یہ اعتراض معترض کے ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یسوع حضرت مسیح کا اسم ذاتی ہے اور عمانوئیل اسماء صفات سے ہے۔

سجاباد کرلیا اور یشوع اوس کے یہان پیدا ہوئے انتہی۔ طبری کہتا ہے کہ مریم اور یوسف
بن یعقوب چچازاد بہائی بہن تھے اور یہ دونون بیت المقدس کی مجاورت کرتے تھے
اور شبانہ روز وہین رہتے تھے سوائے قضاء حاجت کے
اور کسی وقت بیت المقدس سے باہر نہ آتے تے جسوقت اون کا پانی ختم ہوجاتا تہا اسوقت
قریب ترین مقامات سے پانی لیجاتے تھے ایک روز اتفاق سے مریم پانی لینے کو آئین
اور یوسف اون سے پیچھے رہ گیا۔ مریم پانی لینے کو ایک گڈہے کے اندر گئین جبرئیل علیہ السلام
نے اوسی وقت ظاہر ہوکر کہا انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا
(مین بیشک تیرے خدا کا فرستادہ ہون تاکہ تجھکو ایک لڑکا ہونہار دون)
وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ جبرئیل نے مریم کے پیراہن مین پہونک دیا
جسکا اثر رحم تک پہونچگیا اور عیسیٰ کا حمل رہگیا۔ یوسف نجار جو مریم کا قرابت دار تہا اور اون کے
ساتہہ جبل صیہون کی مسجد مین عبادت کر رہا تہا یہ حمل عجوبہ دیکہکر گہبرایا اور اوس کو اس حمل کا
سخت تعجب ہوا کیونکہ مریم اوس کی نظرون سے کسی وقت غائب نہوتی تہین اوس نے
اس عجوبہ حمل کا سبب دریافت کیا مریم نے قدرت باری کا حوالہ دیا یوسف یہ سنکر خاموش
ہوگیا اور اوسی سرگرمی سے مسجد کی خدمت کرتا رہا تاآنکہ اس عجوبہ حمل کی اطلاع الیشاع مریم
کی خالہ کو ہوئی اتفاق سے وہ بہی حاملہ تہین اور یحییٰ اون کے بطن مبارک مین تھے
الیشاع نے کہا کہ مین یہ دیکہتی ہون کہ جو میرے حمل مین ہے وہ اوس کو سجدہ کرتا ہے
جو مریم کے پیٹ مین ہے بعد ازان یہودیون کے خوف سے مریم کو بیت المقدس سے
چلے جانے کا حکم ہوا چنانچہ یوسف اون کو اپنے ہمراہ لیکر مصر کے طرف چلا اثناء راہ مین
درد زہ اوٹھا اور وضع حمل ہوا یوسف اون کو گدہے پر سوار کرکے لایا اور لوگون سے
اس راز کو پوشیدہ کرتا رہا تاآنکہ حضرت مسیح بارہ برس کے ہوئے اور اون پر کرامات
ظاہر ہونے لگین اور لوگون مین یہ واقعات مشہور ہو چلے تب مریم کو یہ حکم ہوا کہ وہ عیسیٰ کو لیکر

ایلیا (بیت المقدس) کو واپس جائین چنانچہ مریم حضرت عیسیٰ کو لیکر بیت المقدس مین آئین اور یہان اون سے معجزات ظاہر ہونے لگے۔ بیمار اون کے پاس آتے تھے اور اچھے ہو جاتے تھے لوگ غیب کے حالات پوچھتے تھے۔

طبری بروایت سدی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیت المقدس کے قریب شرقی بیت اللحم[1] مین پیدا ہوئے تھے ابن عمید مورخ نصاریٰ کہتا ہے کہ ولادت یحییٰ بن زکریا کے تین مہینے بعد اور حکومت ہیرودس کے اکتیسوین سال اور اوغسطش قیصر کے ۴۲ جلوس مین حضرت مسیح پیدا ہوئے انجیل مین لکھا ہے کہ جب مریم یوسف سے منسوب ہوئین تو وہ بغرض اخفا حمل اون کو اپنے ہمراہ لیکر بیت اللحم کو چلا گیا وہین آپ نے وضع حمل کیا۔ ایک جماعت مجوس[2] (جنکو بادشاہ فارس نے بھیجا تھا) دریافت کرتی ہوئی ہیرودس کے پاس آئی کہ "وہ طفل بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہان ہے ہم اوس کو سجدہ کرنے کو آئے ہین" اور ہیرودس سے وہ سب باتین ظاہر کر دین جو کاہنین اور علماء نجوم نے ولادت عیسیٰ کی علامتین تبلائی تہین اور یہ بہی کہہ دیا کہ کچھ کم یا زیادہ دو برس ہوے وہ بیت اللحم مین پیدا ہو گیا ہے اوغسطش قیصر نے جب یہ واقعہ مجوسیون سے سنا تو اوس نے ہیرودس سے دریافت کیا ہیرودس نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور بیت اللحم کے لڑکون کو قتل کرانا شروع کیا یوسف نجار بحکم الٰہی اس سے پہلے معہ عیسیٰ اور اون کی مان مریم کے مصر کو چلا گیا تھا اور وہین بارہ برس تک ٹہیرا رہا اسی اثناء مین حضرت مسیح سے کرامات ظاہر ہو چلین۔ پہر جب ہیرودس مر گیا

---

[1] بیت اللحم یہودیا کے شہرون مین بہت چھوٹا اور کم حیثیت کا شہر ہے بیت المقدس سے جنوب کے طرف چھ میل کے فاصلہ پر ہے مگر بوقت ولادت مسیح یہودیا کے کل شہرون سے زیادہ محترم ہے عیسائی اس شہر مین بطور حج کے جاتے ہین اور وہان کے کلیسا در مسیح کی پیدائش کے جگہ اور ایک مدرسہ کہلاتے ہین اور کہتے ہین کہ جب حضرت مسیح پیدا ہوئے تے تو اسی جگہ مین رکھے گئے تھے واللہ اعلم۔

[2] جس لفظ کا ترجمہ اس مقام پر مجوسی کیا ہے انگریزی ترجمہ مین وہان وائز مین کا لفظ ہے جسکے معنی دانا آدمی کے ہین اور رومی لفظ مجی ہے جس سے مجوسی نکلا ہے مگر درحقیقت وہ لوگ جو آئے تے مجوسی نہ تہے بلکہ قدیم حکما کے فرقہ سے تے جو حکمت ونجوم ہیئت مین کامل اور اپنے مذہب مین مقتدا اور پیشوا گنے جاتے تہے۔

جو مسیح کے قتل کے ذکر مین تھا تو بالہام خدا یوسف معہ عیسیٰ اور مریم کے ایلیا کو واپس آیا۔ غرض اسطرح خداوند کی پیشین گوئی جو اشعیا نبی کے معرفت ہوئی تھی کہ مین نے تجھکو مصر سے بلایا ہے پوری ہوئی۔

یعقوب بن یوسف نجار کی کتاب مین لکھا ہے کہ جب یوسف نجار بخیال اخفاء راز یروشلیم سے نکلکر چلا تو اثناء راہ مین درد اوٹھا۔ قریہ بیت اللحم مین پہونچکر ایک غار مین وضع حمل کیا اور لڑکے کا نام ایشوع رکھا جب یہ دو برس کے ہوسے تو پورب سے مجوسی آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہیرودس نے جناب مسیح کے خوف سے بیت اللحم کے لڑکون کو قتل کرانا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے یوسف معہ عیسیٰ اور انکی مان کے بالہام الٰہی مصر کو چلا گیا تھا۔ دو برس تک مصر مین رہا جب ہیرودس مرگیا تو فرشتہ نے خواب مین ظاہر ہو کر واپسی کا حکم دیا۔ چنانچہ یوسف مصر سے مراجعت کر کے ناصرہ مین آٹہیرا اور یہین جناب مسیح سے خوارق عادات مثل احیاء موتی (مردون کا زندہ کرنا) اور کوڑہیون کا اچھا کرنا اور چڑیون کا پیدا کرنا ظاہر ہونے لگین۔ بعد ازان یوحنان معمد (یعنی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام) بیابان سے آئے توبہ کرنے کی منادی کی لوگون کو دین کیطرف بولایا مسیح ناصرہ سے آئے اور یوحنان سے اردن کے کنارہ ملاقات کی یوحنان نے اون کو اصطباغ (بپتسمہ) دیا وہ اوس وقت مین تیس برس کے تھے بعد ازان وہ بیابان کیطرف چلے گئے اور عبادت اور نماز و رہبانیت مین مصروف ہوئے اور اپنے ان بارہ تلامذہ کو منتخب کیا۔ ۱ سمعان پطرس (شمعون پطرس) ۲ اندراوس (اندریاہ) ۳ یعقوب بن زبدی۔ ۴ یوحنا بن زبدی۔ ۵ فیلبس (فلپ)۔ ۶ برثولوماوس (برتہلمی) ۷ توما (تہوماہ)۔ ۸ متی باجلار۔ ۹ یعقوب ابن حلفاء (الفی)۔ ۱۰ تداوس (لبی عرف تدی) ۱۱ سمعان القانانی (شمعون الکنعانی) ۱۲ یہوذا الاسخریوطی (یہودا اسکریوتی) بعد چندے ہیرودس صغیر نے یوحنان (یعنی یحییٰ بن زکریا) کو گرفتار کر کے

قتل کر ڈالا اور نابلس مین دفن کر دیے گئے اور مسیح نماز - روزہ اور کل قربانیات کی
تعلیم دینے لگے بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام کیا۔ جب اون پر انجیل نازل
ہوئی اور اون سے خوارق عادات اور معجزات ظاہر ہو چلے تب اون کا ذکر اطراف و جوانب
مین پھیل گیا اور اکثر بنی اسرائیل متابعت کرنے لگے - روسا یہود جو دنیاوی کثافتون
مین مبتلا ہو کر دینی امور کو چھوڑ بیٹھے تھے مسیح کے قتل کرنے کا باہم مشورہ کرنے لگے۔ مسیح
نے اپنے حواریون کو جمع کر کے سب کو رات بھر اپنے پاس رکھا اور اثناء وعظ مین یہ
فرمایا کہ بیشک تم مین سے بعض مرا انکار کرینگے قبل اس کے کہ مرغ تین آوازین دے
اور تم مین سے ایک شخص مجھکو کمی قیمت پر فروخت کر کے اوس قیمت کو کھائیگا بعد ازان تم
سب مجھہ سے جدا ہو جاؤ گے - یہودی چونکہ آپ کے تلاش مین تھے اتفاق
سے شمعون حواری راہ مین ملگئے یہودیون نے ان کو گرفتار کر لیا۔ اونھون نے مسیح کی متابعت
سے انکار کیا یہودیون نے اون کو چھوڑ دیا بعدہ یہودا الاسخریوطی نے تیس درہم لیکر مسیح
کا پتہ بتا کر اوس مکان تک پہونچا دیا جہان جناب موصوف شب گذر رہتے تھے - یہودی
اون کو گرفتار کر کے فلاطش نبطی سپہ سالار قیصر کے پاس لیگئے اور ایک گروہ کاہنون
(مجاوررون) کا بلایا گیا اوس نے کہا کہ "یہ ہمارے دین کو برباد کرتا ہے اور ہمارے
اسلاف کو برا کہتا ہے - اور حکومت و سلطنت کا مدعی ہے تم اس کو قتل کر ڈالو" فلاطش
نے یہ سنکر خاموشی اختیار کی روسا یہود چلاکر کہنے لگے کہ "اگر تو ہماری خواہش کے
مطابق الیسوع کو نہ قتل کرے گا تو ہم اس کی اطلاع دربار قیصری مین کر دین گے
فلاطش یہ سنکر گبھرا گیا اور اوس نے اون کے قتل کا حکم دیدیا - عیسیٰ نے اس سے
پہلے حواریون کو آگاہ کر دیا تھا کہ یہود کو میرے بارہ مین شبہہ واقع ہوگا - چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ یہود نے اون کو اپنی دانست مین قتل کر ڈالا اور سولی دیدی - اور سات
روز تک سولی پر رکھا جنابہ مریم روتی ہوئین صلیب کے پاس آئین عیسیٰ بھی وہان آگئے

اور رونے کا سبب دریافت کیا مریم نے کہا کہ مجکو تمہاری حالت پر رونا آتا ہے عیسیٰ
نے جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے مجکو اوٹھا لیا ہے مجکو مطلقاً مضرت نہین پہونچی اور یہ ایک ایسا
امر ہے کہ جسمین اون کو شبہ واقع ہو گیا ہے آپ میرے حواریون سے فلان مقام پر
ملنے کو فرما دیجئے۔ چنانچہ حواریان مسیح مسیح سے مقام معینہ پر ملنے کو گئے آپ نے اون سب کو
اطراف وجوانب مین تبلیغ احکام الٰہی کے لئے مقرر فرمایا[1] جیسا کہ پہلے تقریر کر چکے تھے
علماء نصاریٰ کا یہ خیال ہے کہ حواریون مین سے رومہ کے طرف پطرس کو روانہ کیا اور
تابعین مین سے پولس (پولوس) کو اون کے ہمراہ کر دیا اور ارض سودان و حبشہ
اور اوس کے مضافات مین متی باجدار کو اور اندراوس کو ارض بابل مین اور مشرق مین
توما کو اور ملک افریقہ کے طرف فیلیس کو اور افسوس قریہ اصحاب کہف اور یروشلیم مین یوحنا کو اور
ممالک عرب و حجاز مین برتولوماوس کو اور سرزمین برقہ و بربر مین شمعون القنانی کو مقرر کیا۔

حواریان مسیح

ابن اسحاق کہتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد یہودیون نے بقیہ حواریونکو
ستانا شروع کیا اور اون کو ایذا پہونچانے لگے رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر کے کانون تک
پہونچی سپہ سالار فلاطش نے بھی حضرت عیسیٰ کے معجزات اور حالات اون کے ساتھ یہودیون
کی شرارت اور کینہ اور یوحنا کے قتل کے واقعات لکھ بھیجے قیصر نے فلاطش کو اس فعل سے
یہود کے باز رکھنے کی سخت تاکید کی غرض حواریین مسیح اون ممالک کے طرف چلے گئے جنکے
جانب مسیح نے اون کو بھیجا تھا۔ پس بعض قومون نے اون کی تصدیق کی اور دین
عیسوی مین داخل ہوئین اور بعض دوسرون نے اون کو جھٹلایا یعقوب بن زبدی رومہ
مین گئے اون کو غالیوس قیصر نے قتل کر ڈالا اور شمعون کو قید کر دیا۔ پھر بعد چند سے چھوڑ دیا
تب وہ انطاکیہ کے طرف چلے گئے بعد ازان زمانہ فلودیش قیصر مین پھر رومہ مین آئے اکثر

---

(۱) میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح نے صرف یہودیونکو نصیحت کی اور یہودیون کے سوا اور کسی کو نہین سمجھایا اور بحالت حیات اپنے
شاگردونکو سوا ے یہودیون کے اور کسی کو نصیحت کرنیکو نہین فرمایا جیسا کہ آیت ۹ اور ۲۶ باب ۱۵ اعمال اور آیت ۲۴ باب ۱۵ متی سے ثابت
ہوتا ہے لیکن بعد کو آپکے حواری اطراف وجوانب مین گئے اور اکثر قومین حضرت پر ایمان لائین۔

رومیون نے اون کی اتباع کی اور بعض بیگمات قیاصرہ اون پر ایمان لائین شمعون کے کہنے سے جبکہ مسیح کو صلیب دی گئی تہی قدس شریف مین آئین صلیب کی لکڑی کو جسپر مسیح کو صلیب دیگیئی تہی مزبلہ سے نکالا اور اوسکو حریر وغیرہ مین لپیٹکر رومہ لیے گئین۔

کتابت انجیل پطرس اور پولس جن کو مسیح نے رومہ کے طرف مبعوث کیا تہا وہ دونون رومہ مین جاکر ٹہرے اور دین عیسوی کی تعلیم دیتے رہے وہین پطرس[1] نے زبان رومہ مین انجیل لکہی اور اوس کو اپنے شاگرد مرقس کے طرف منسوب کیا اور بیت المقدس مین متی ع نے اپنی انجیل زبان عبرانی مین لکہی لوقا ع نے انجیل رومہ مین لکہکر اکابر روم کے پاس بہیجا اور یوحنا ع بن زبدی نے رومہ مین تحریر کی۔

تدوین شریعت عیسوی بعد اس کے حواریون اور اون کے رسولون کا ایک جلسہ شہر ... مین ہوا اور اونہون نے باجماع و اتفاق اپنے دین کے لئے قوانین شرعیہ بنائے اور اوس کو اقلیمطس شاگرد پطرس کی راے سے مرتب کیا اون کی کتب قدیمہ سے یہ کتابین ہین۔ توریت پانچ اسفار۔ کتاب یوشع بن نون۔ کتاب القضاۃ۔ کتاب راعوث۔ کتاب یہوذا۔ اسفار الملوک (چار کتابین) سفر بنیا مین۔ سفر المقباسین (تین کتابین) کتاب

پطرس [1] پطرس حواری جنکو انگریزی مین سائمن کہتے ہین بیت صیدا کے رہنے والے تہے سب سے پہلے یہی مسیح پر ایمان لائے تہے اور پہر اونہون ہی نے سب کے پہلے مسیح کا انکار کیا مسیح نے وقت اخیر یروشلیم جاتے ہوئے پطرس سے کہا تہا اے شیطان مجہ سے دور ہو تو میرے لیے ٹہوکر ہے کیونکہ تو خدا کی نہین بلکہ آدمیون کی باتونکی فکر کرتا ہے اور پہر فرمایا تہا جو میرا انکار کریگا مین اپنے باپ کے سامنے اوسکا انکار کرونگا۔ چنانچہ اونہون نے وقت صلیب بخوف جان یہود کے روبرو مسیح کی شاگردی سے تین بار انکار کیا۔ حق یہ ہے کہ بحالت موجودگی مسیح۔ پطرس نے زیادتی کی اور بعد رفع مسیح یہ سخت مخالفت کی کہ بر خلاف اونکے حکم کے غیر بنی اسرائیل کو ملت مسیح کی دعوت دی اور یہ بات بنائی کہ مجکو مکاشفہ ہوا ہے اور روح القدس نے ہدایت کی ہے چنانچہ اسی بنا پر اولا گرنیلیا والونکو عیسائی کیا (آیت ... باب دہم اعمال) اور یہ ایسی مخالفت تہی کہ اس سے مختونون کو حیرت ہوئی کہ غیر مختونون پر بہی روح القدس کی بخشش ہوئی

عزیر الامام۔ کتاب اشیر۔ کتاب قصہ ہامان کتاب ایوب الصدیق۔ غزل الخیر داؤد النبی۔ کتب سلیمان ابن داؤد (پانچ) نبوات الانبیاء الصغار و الکبار (سولہ کتابین) کتاب یشوع بن شارخ اور کتب جدیدہ یہہ ہین چارون انجیلین۔ کتب القتالیقون (سات رسایل) کتاب پولس (چودہ رسایل) ایرکسیس (یعنی رسولون کے قصص جسکو اقلیمد کہتے ہین) آٹھہ کتابین جسمین رسولون کے اوامر و نواہی کا ذکر ہے کتاب النصارے الکبار بنام بطارقہ جو بلاد معینہ مین دین مسیحی کی تعلیم دے رہے تہے۔ جیسا کہ رومہ مین۔ پطرس حواری تہے جنکو مسیح سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳۹) اسی روز سے غیر قوم بہی عیسائی ہونے لگی اور ابتک یہی عمل خلاف انجیل عیسائیون مین جاری ہے اور اوس کے بانی بہی پطرس ہین۔ جب انکا یہہ حال ہے تو انکی انجیل کا کیا اعتبار رہا۔

۵۲ متی کی انجیل مین اختلاف ہے اکثر علماء متقدمین مسیحی کا قول ہے کہ یہہ انجیل عبرانی زبان مین لکھی گئی جو اب موجود نہین اور یونانی مین اوسکا ترجمہ ہوا ہے اور علماء متاخرین مسیحی کا مختار قول یہہ ہے کہ یہہ انجیل عبرانی اور یونانی دونون مین لکھی گئی مگر ہم لوگ یقین کرتے ہین کہ یہہ انجیل دراصل عبرانی مین لکھی گئی اور یہہ یونانی انجیل اصل عبرانی کا ترجمہ ہے مگر مترجم کا حال معلوم نہین کہ کون تہا اور کب اور کہان اوسکا ترجمہ ہوا۔ اس انجیل کے وقت تالیف مین بہت بڑا اختلاف ہے کوئی وقت معین اسکی تالیف کا نہین معلوم ہوتا بہر کیف یہہ سنہ ۳۷ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ عیسوی مین تالیف ہوئی۔ فاسٹس جو چوتہی صدی کے آخر مین تہا اور پروفیسر باٹر جرمنی کہتا ہے کہ یہہ انجیل متی کی تصنیف ہے نہین علاوہ اسکے باب ۹ آیت ۹ (یسوع نے وہان آگے بڑہ کے متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا اور اوس سے کہا کہ میرے پیچہے ہو لے اور وہ اسکے پیچہے ہو لیا) خود گواہی دیتی ہے کہ یہہ متی کی تصنیف نہین ہے۔

لوقا ۵۳ لوقا مصنف انجیل ثالث پولوس کے شاگرد ہین پولوس مقدس کا حال یہہ ہے کہ وہ عروج و رفع مسیح تک حضرت سے بڑی دشمنی رکہتا تہا اور لوگونکو انکے برخلاف برانگیختہ کرتا تہا مگر بعد عروج و رفع مسیح وہ اپنے پر نزول روح القدس کا دعوی کرکے اور عیسائی بنکے حواریون سے جا ملا اون بیچارون نے اسکے شر سے بچنے کی غرض سے اسکو قبول کر لیا یہہ شخص اسرائیلی نہ تہا اس نے شریعت موسوی کو کلیتہً مٹا دیا اور صاف حکم دیدیا کہ اگلا قانون چونکہ کمزور اور بیفایدہ تہا اوٹہ گیا (آیت ۱۸ باب ۷ خط عبرانیان) اور پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے (باقی صفحہ ۳۴۱ مین)

اوس طرف روانہ کیا تہا اور بیت المقدس مین یعقوب نجار اور اسکندریہ مین مرقس شاگرد پطرس
اور بزنطیہ (قسطنطنیہ) مین اندراوس وغیرہ تہے۔

اس دین و مذہب کے مالک کو جو اون کے مراسم مذہبی کا قایم رکہنے والا ہوتا ہے بطریق کہتے ہین وہی اونکی ملت کا سردار مسیح کا خلیفہ مانا جاتا ہے وہی اپنے نائبین اور خلفاء کو اطراف و جوانب ممالک بعیدہ مین تعلیم دین مسیحی کے لئے روانہ کرتا ہے اور یہہ لوگ اسقف یعنی بطریق کے نائب کہلاتے ہین اور واعظین کو قسیس اور متولی نماز کو جاثلیق اور مسجد کے منتظم کو شماشہ اور تارک الدنیا کو جو خلوت مین بیٹہا ہوا عبادت کیا کرتا ہے راہب اور قاضی کو مطران کہتے ہین ایک زمانہ مدید تک مصر مین کوئی اسقف نہین ہوا تا آنکہ دہدس نامی گیارہوان اسقف اسافقہ اسکندریہ سے مصر مین آیا۔

چونکہ اساقفہ بطریق کو آبا اور قسوس اساقفہ کو ابا کہتے تہے اس وجہ سے اسم اب مشترک سمجھکر تمیز کے غرض سے بطریق اسکندریہ کے لئے بابا (پوپ) کا اسم مختص کیا گیا اور وہ اسی نام سے مشہور ہوا بعد چندے یہ لقب بطریق رومہ کو دیا گیا کیونکہ وہ رسول مسیح اور بڑے حواری پطرس کا مقام قیام تہا۔ چنانچہ رومہ کا بطریق اسوقت تک اسی لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۰/۱۴۳) (آیت ۱۴ باب چہاردہم خط رومیان) اور جو ناپاک جانتا ہے اسکو ناپاک ہے پس جسکے اوستاد کا یہہ حال ہوا اوس کے شاگردونکا کیا پوچہنا ہے۔

یوحنا ۵۴ یوحنا ابن زبدی حواری کا زمانۂ تصنیف انجیل بہی نہایت ابتر و مجہول ہے بلکہ آیت ۲۴ باب ۲۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہین ہے اسٹاڈلن اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ بیشک انجیل یوحنا مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب العلم نے لکہی ہے اور بارنصاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ فرقہ الوجین جو دوسری صدی مین تہا اس انجیل اور تصانیف یوحنا سے انکار کیا ہے علاوہ انکے جو عیسائیون کے فرقے الوہیت مسیح کے منکر ہین وہ سب اسکے منکر ہوگئے اور اسکو محرف بتاتے ہینگے کیونکہ اسی مین مسئلہ تثلیث ہے اور جناب موسیٰ کو چور اور ڈاکو

پھر فلودریش قیصر کے مرنے کے بعد نیرون قیصر تخت نشین ہوا اوس نے پطرس
(حواریون کے سردار) اور پولس کو قتل کرڈالا اور بجائے پطرس کے روسہ مین اریونس
کو مقرر کیا اور مرقس انجیلی شاگرد پطرس جو اسکندریہ مین سات برس سے دعوت دین مسیحی
کر رہا تہا اوس کو بہی قتل کراکے حینینا کو متعین کیا یہی حواریون کے بعد سب سے پہلا
بطریق ہوا ہے۔ نیرون ہی کے عہد حکومت مین یہود نے یعقوب نجار اسقف بیت المقدس
پر دفعۃً حملہ کر کے عہد شکنی کی تہی اور صلیب کو ایک مزبلہ مین دفن کر دیا تہا ہیلانہ مادر قسطنطین
نے اوس کو نکالا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے نیرون قیصر نے بجائے یعقوب نجار
کے اوس کے چچازاد بہائی شمعون بن کہاما کو بیت المقدس کا نائب بطریق مقرر کیا اسکے
بعد قیاصرہ اس دین وملت کے اختیار کرنے اور چہوڑنے مین مختلف الاحوال ہوگئے
تا آنکہ قسطنطین بن قسطنطین بانی شہر قسطنطنیہ کا زمانہ آیا اور اوسکی مان ہیلانہ نے ۲۲ سنہ
جلوس قسطنطین مین دین مسیحی اختیار کیا اور صلیب کے مقام پر آئی اور اوس لکڑی کی
دریافت کیا جس پر بزعم یہود مسیح مصلوب ہوئے تہے لوگون نے بتلایا کہ صلیب فلان
مقام پر دفن ہے جہان پر اندنون شہر بہر کا کوڑا۔ میلا۔ نجس چیزین اور مردار جانور
پہینکے جاتے ہین۔ ہیلانہ نے اوس لکڑی کو نکلوا کر دہلوایا اور عطریات سے معطر کر کے
حریر اور زردوزی کپڑون مین لپیٹ کر ہمراہ لے گئی اوسی مقام پر نصب کرا کے ایک کلیسہ بہی
وہین بنوا دیا اس خیال سے کہ یہین مسیح کی قبر ہے اور وہی مقام اب قمامہ کے نام سے
مشہور ہے اور اوس نے مسجد بنی اسرائیل کو مسمار کر کے یہ حکم دیدیا کہ صخرا مین جسپر
قبہ ہے اور جو یہود کا قبلہ ہے شہر کا کوڑا اور میلا اور مردار جانور پہینکے جایئن چنانچہ ایسا ہی
ہوتا رہا تا آنکہ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد فتح بیت المقدس
پاک و صاف کرایا۔ مورخین نے ولادت مسیح سے صلیب کے نکالے جانے تک

کہا ہے (آیت۔ باب ۱۰ انجیل یوحنا) حالانکہ حواریان مسیح مین سے کوئی شخص اس کا قایل نہ تہا۔

کے زمانہ کو تین سو اٹھائیس برس مین محدود کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

عیسائیت مین تثلیث ایک مدت تک عیسائی اور اون کے بطریق اور اساقفہ دین مسیحی کے قائم رہنے پر اوسی طرح قائم رہے جیسا کہ حواریون نے قوانین وعقائد واحکام مذہبی مقرر کئے تھے بعد ازان اون کے عقائد مین اختلاف ہوگیا۔ اور شریعت و پابندی احکام شرعی سے بالکل علیحدہ ہوکر تثلیث[1] کے قایل ہوگئے حالانکہ حواریان مسیح اعیاذاً باللہ ایسے نہ تھے اور منشاء اوس غلطی کا مسیح کا کلام ظاہری ہے کیونکہ عیسائیون نے اوس کی تاویل نہ کی اور نہ اون کو اوس کی فہم معانی پر وقوف ہوا مثلاً بزعم عیسائی۔ مسیح نے وقت صلیب کہا تھا کہ مین اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہون یا یہ کہا تھا کہ تم لوگ ایسی ایسی نیکیان کرو تاکہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بنو۔ یا یہ کہ انجیل مین بحق مسیح ابن الوحید (اکلوتا بیٹا) کہا گیا ہے جس بنا پر شمعون نے مسیح کو ابن اللہ حقیقۃً مان لیا پس جبکہ ظاہری الفاظ سے ابوت مان لیگئی تو عیسائیون نے یہ گمان کیا۔ کہ عیسی ابن مریم قدیمی باپ سے پیدا ہوئے ہین اور اوسکا اتصال مریم کے ساتھ ایک روح کے ذریعہ سے ہوا ہے جو کہ جسد

[1] عیسائی مورخ اسکے قایل ہین کہ شروع سے اصلی عیسائی تثلیث کے قایل چلے آتے ہین اور باپ اور بیٹے اور روح القدس تینون کو خدا مانتے رہے ہین اور اسی فرقہ کو کیتھلک کہتے ہین یعنی عام مذہب لیکن مسلمان مورخ اوسکے مخالف ہین وہ کہتے ہین قدماء عیسائی خدا کی وحدت کے قایل تھے تثلیث کا مسئلہ تیسری یا چوتھی صدی مین رواج پذیر ہوا ہے مگر میرے نزدیک پہلی ہی صدی سے حضرت مسیح کے باب مین اختلاف شروع ہوا ہے گو اسکا اثر اوسوقت کچھ ہوا ہو کیونکہ اونکی پیدائش اور خلقت ایسی ہی تھی جس سے اختلاف کا ہونا ضرور تھا جو شخص انکے ظاہری صورت دیکھتا تھا وہ یہ یقین کرتا تھا کہ وہ انسان اور رسول اللہ اور ابن مریم ہین اور جو یہ خیال کرتا تھا کہ بلا سبب ظاہری پیدا ہوئے ہین اور مُردون کو زندہ کر لیتے ہین تو وہ یہ کہہ اوٹھتا تھا کہ یہ اللہ اور ابن اللہ ہین اگرچہ عیسائی بھی اسکے قایل ہین کہ پہلی صدی مین عیسائیون کا ایک ایسا فرقہ تھا جو مسیح کو حقیقتاً انسان جانتا تھا بلکہ

مسیح مین حلول کر گئی تھی پس مجموعہ جسد اور روح کا بیٹا ہوا اور وہ ناسوت کلی قدیم ازلی ہے اور مریم سے آلہ ازلی پیدا ہوا قتل اور صلیب جسم پر واقع ہوا ہے اور ان دونون کو وہ ناسوت اور لاہوت سے تعبیر کرتے ہین ایک مدت تک عیسائی اسی عقیدہ کے معتقد رہے بعد چندے اون مین اختلاف پیدا ہو گیا اور نصرانیت مین طرح طرح کی بدعات ظاہر ہونے لگین اور اون کے اقوال کفریہ یوماً فیوماً بڑہتے گئے ازانجملہ ابن دلقیان بہت ہی سخت اور تند مزاج تہا۔ اساقفہ اور بطارقہ اپنے مقلدین سے ان خیالات کو دفع کرتے رہے تاآنکہ پولس شمیصاتی بطریق انطاکیہ بعد زمانۂ حکومت افلودیش قیصر ظاہر ہو کر خدا ے یکتا کی وحدانیت کا قایل ہوا اور اوس نے کلمہ اور روح کا انکار کیا ایک گروہ نے اسکی متابعت کی جب وہ مر گیا تو اساقفہ نے پہر اپنے قول کے طرف رجوع کر لیا اور اوس کے مذہب کو چہوڑ کر اسی تذبذب کی حالت مین زمانہ قسطنطین بن قسطنطین تک رہے اس کے عہد حکومت مین اسکندر بن (الگزنڈر) اسکندریہ کا بطریق تہا اور اریوش (ایریس) ادسی گرجے کا ایک عہدہ دار (اسقف) تہا وہ اسبات کا قایل تہا کہ بیٹا باپ سے بالکلیہ جدا ہے بلکہ وہ خدا کی مخلوقات مین سے ہے اور حادث ہے اور اوس نے ازلی باپ کے پیسر کی

خدا کا بیٹا یعنی روح اللہ اور پیغمبر یعنی رسول اللہ کہتا تہا اسمٰعیل ابوالفدا نے اس فرقہ کا نام تاریخ مین عمانا نیہ لکہا ہے۔

لہ شہنشاہ قسطنطین (کانسٹین ٹین) چوتہی صدی عیسوی مین ہوا ہے اور اسکے پہلے سے عیسائیت مین جھگڑے پہیل چکے تہے چنانچہ پہلی صدی مین عیسائیون کا ایک فرقہ مسیح کی الوہیت کا قایل نہ تہا بلکہ وہ اونکو خدا کا پیغمبر جانتا اور توریت کے احکام کی پابندی کرتا تہا اور فرقے عیسائی مورخ کے قول کے موافق تثلیث کے قایل تہے مگر پہلے فرقہ والے اس صدی مین کیا بلکہ دوسری صدی تک گرجے سے علیحدہ نہین کیے گئے۔ دوسری صدی مین ایک فرقہ نظارین کے نام سے مشہور ہوا اگرچہ حقیقت یہ کسی خاص فرقہ کا نام نہ تہا بلکہ جنکو یونانی عیسائی کہتے تہے اونکو یہودی حقارت سے نظارین یعنی ناصری یا نصرانی کہتے تہے یہ فرقہ مسیح کو ۲ (باقی صفحہ ۳۴۵ سطر ۱۱)

خلق کو پیدا کیا ہے اس لئے باپ ازلی علت اول اور ازلی ہے اور بیٹا اصلیت اور درجے مین
اوس سے کمتر اور حادث ہے اور اوسی کے ذریعہ سے بیٹے نے تمام دنیا کو پیدا کیا ہے
اسکندروس نے اوس کی اس رائے سے مخالفت کی اور ایک گشتی خط اطراف وجوانب
کے اساقفہ کو لکھ بھیجا اون لوگون نے قیصر قسطنطین کو اس کا سربراہ کار مقرر کیا چنانچہ اوسکے
حکم سے سنہ ۱۹ جلوس قیصری مطابق سنہ ۳۲۵ع مین ایک کونسل منعقد ہوئی دور دراز
ممالک سے علماء مسیحی بحث و مناظرہ کے لئے آئے۔ اس کونسل مین اریوش کی رائے
رد کی گئی اور اسکندروس کی اس رائے کو کہ بیٹا (عیسیٰ) باپ کی اصلیت کے برابر
ہے قیصر قسطنطین نے تسلیم کر کے اریوش کی تکفیر کی اجازت دیدی اور اوس کو گرجے مین داخل
ہونے سے منع کر دیا۔ اوسی مجمع مین اسکندروس کی خواہش کے مطابق بموجودگی

ع۲ (بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۴) روح القدس کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونیکا یقین کرتا تھا اور شریعت موسوی کے احکام
ایک اعتدالی حالت پر بجا لاتا تھا اسی صدی مین ایک اور فرقہ نوائی اٹس نامی بمرنا والہ کا اور ایک سبلیس کا پیرو تھا پہلا فرقہ
اسبات کا قایل تھا کہ خدا واحد ہے جو باپ کہلاتا ہے وہ ایک آدمی مین جو عیسیٰ اور بیٹا پکارا جاتا ہے حلول کر گیا اور
دوسرا فرقہ کہتا تھا کہ خدا کی الوہیت کا ایک حصہ جدا ہو کر انسان یعنی خدا کے بیٹے عیسیٰ مین آملا اور روح القدس
الوہیت کا ایک ویسا ہی جزو ہے۔ تیسری صدی مین ایک جدید فرقہ پیدا ہوا جو پلس کی پیروی کرتا تھا اوسکا یہ
اعتقاد تھا کہ عیسیٰ کے پیدا ہونے سے پہلے اوسکا خدا کے سوا کچھ وجود نہ تھا مگر جب عیسیٰ پیدا ہوئے تو ایک
روح خود خدا سے نکلکر اون مین آملی پس وہ ایک جزو خدا کی ہو گئی اسی صدی مین ایک اور فرقہ ہوا جو یہ
اعتقاد رکھتا تھا کہ بیٹا اور روح القدس خدا مین اسطرح تھے جیسے انسان مین عقل اور قوت محرکہ عیسیٰ صرف
آدمی پیدا ہوئے تھے مگر اون مین باپ کی دانائی اوتر آئی تھی اس سبب سے ممکن ہے کہ عیسیٰ کو خدا کہہ
سکین۔ غرضکہ ان تینون صدیون مین تثلیث کے باب مین کوئی تصفیہ نہین ہوا تھا اسوجہ سے چوتھی
صدی کے اول مین بہت جگڑا اوٹھا اور الگزنڈر لشپ اسکندریہ اور اریس جو اس گرجے کا عہدہ دار تھا
باہم ایک دوسرے کے اس باب مین مخالف ہو گئے اور اسی فیصلہ کے لئے سنہ ۳۲۵ع مین شہنشاہ کانسٹن ٹائن

دو ہزار تین سو چالیس عہدہ داران گرجا کے ایک محضر لکھا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ کل عیسائی اس کونسل کے ٹھرائے ہوئے اعتقاد کے معتقد ہوں۔

یہ کونسل شہر نقیہ (نیس) میں منعقد ہوئی تھی اسی وجہ سے اس کو مجمع نیقیہ کہتے ہیں اس کونسل کے صدر انجمن اسکندروس بطریق اسکندریہ اور اسطاتس بطریق انطاکیہ اور فقاریوس اسقف بیت المقدس تھے۔ سلطوس بطریق رومہ خود نہیں آیا تھا اوس نے اپنی طرف سے نیابۃً ایک قسیس کو بھیجا تھا قیصر قسطنطین اسکندروس کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا اور اپنی خوشنودی اسطور سے ظاہر کی کہ اوسکو اپنی ایک انگوٹھی اور ایک تلوار مرحمت کیا۔

وہ عقیدہ متفقہ جو اس کونسل میں قرار پایا تھا جس کے بدولت اریوش گرجے سے نہیں بلکہ شہر سے نکالا گیا تھا اور جسکو عبد الکریم شہرستانی نے اپنی کتاب ملل و نحل میں اور ابن عمید مورخ نصارے نے نقل کیا ہے یہ ہے۔ نؤمن باللہ الواحد الاب مالک کل شئ و صانع ما یری و ما لا یری و بالابن الوحید الیشوع المسیح ابن اللہ ذکر الخلائق کلہا و لیس بمصنوع الہ حق من جوہر ابیہ الذی بیدہ اتقنت العوالم و کل شئ الذی من اجلنا و من اجل خلاصنا لعث العوالم و کل شئ الذی نزل من السماء و تجسد من روح القدس و ولد من مریم البتول و صلب ایام فلاطوس و دفن ثم قام فی الیوم الثالث و صعد الی السماء و جلس علی یمین ابیہ و ھو مستعد للمجی تارۃ اخری بالقضاء بین الاحیاء والاموات و نؤمن بروح الواحد روح الحق الذی یخرج من ابیہ و بمعمودیۃ واحدۃ لغفران الخطایا و بجماعۃ قدسیۃ جاثلیقۃ و بقیام ابداننا بالحیوۃ الدائمۃ ابد الابدین

ترجمہ ایمان لاتے ہین ہم ایسے اللہ پر جو اکیلا یکتا باپ ہے مالک ہے ہر شے کا اور بنانے والا ہے
اون چیزون کا جو دیکہی جاتی ہین اور اوس کا جو نہین دیکہی جاتین اور ایمان لاتے ہین ہم اکلوتے بیٹے
الیسوع مسیح خدا کے بیٹے پر جو کل خلائق سے بہتر ہے اور مصنوع نہین ہے۔ سچا خدا ہے پیدا ہوا ہے
اپنے باپ کے جوہر سے جسکے قبضہ مین سارا عالم اور کل چیزین ہین یہ وہ ہے جسنے ہمارے لیے اور
ہمارے نجات کے لئے عالم اور ہر چیزون کو پیدا کیا۔ وہ ایسا ہے کہ اوس نے آسمان سے نزول فرمایا اور مجسم
ہوا روح القدس سے اور پیدا ہوا مریم بتول کے بطن سے اور زمانہ فیلاطوس مین صلیب پر چڑہا گیا
اور دفن کر دیا گیا۔ پہر تیسرے روز اوٹہا اور آسمان پر چڑہ گیا اور اپنے باپ کے دائین جانب بیٹہا ہے
اور وہ دوبارہ زندون اور مردون مین حکم کرنے کو آنے کے لئے مستعد ہے اور ایمان لاتے
ہین ہم ایک روح پر جو کہ حق ہے اپنے باپ سے نکلی ہے اور ایمان لاتے ہین ایک عمودیہ
پر واسطے بخشایش گناہون کے اور جماعت قدسیہ مسیحیہ جاثلیقہ پر اور ایمان لاتے ہین ہم اپنے
بدنون کے قائم رہنے پر بذریعہ حیات دائمہ ابدالآباد کے لئے ۔

یہ پہلا کونسل تہا۔ اوس کو جلسہ نیقیہ کہتے ہین۔ اس سے اشارہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ لوگ حشر اجساد کے قایل تہے حالانکہ اب نصاری اس کے مخالف ہین اور وہ لوگ
بالاتفاق حشر ارواح کے معتقد ہین اور اس عقیدہ کو دہ امانت کے نام سے موسوم کرتے
ہین۔ اس عقیدہ کے ساتہہ شرعی قوانین بہی وضع کئے گئے تہے اور وہ اوس کو ہیمالون
کہتے تہے۔

اسکندروس بطریق اس کونسل کے پانچ مہینہ بعد مر گیا اور جب ہلانہ مادر
قسطنطین نے کلیسے بنوائے اور خود بادشاہ نے اس مذہب کو عزیز سمجہکر دوبارہ اساقفہ
کے جمع ہونے کا حکم دیا۔ تو اثنانیوشس بطریق قسطنطنیہ نے صور مین ایک کونسل منعقد کیا
اس کونسل مین اثناشس بطریق اسکندریہ بہی شریک تہا۔ اثنانیوشس وہ شخص ہے جسکو
اسکندروس نے کلیسہ اسکندریہ سے اریوش کے ساتہہ علحدہ کیا تہا اور اوسکے

وجہ سے نیقیہ کا کونسل ہوا تہا اور کتاب الامانت لکہی گئی تہی۔ اوس وقت اریوش اپنے مخالفت کیوجہ سے مع اوشانیوس کے کلیسہ سے باہر کیا گیا تہا اور یہ دونوں ملعون ٹہرائے گئے تہے۔ لیکن بعد چندے اوشانیوس نے دربار قیصری مین حاضر ہوکر اریوش اور اوس کے عقائد سے برأت وبیزاری ظاہر کی قیصر قسطنطین نے اوسکی معذرت قبول کرلی اور اوس کو قسطنطیہ کے گرجے کا بطریق بنا دیا۔

جب یہ دوسرا کونسل صور مین ہوا اور اوسمین اومانیوش بہی تہا جو عقاید اریوش کی تائید کر رہا تہا۔ اوشانیوس بطریق قسطنطیہ نے اثناش بطریق اسکندریہ کو عقاید اریوش مین بحث کرنے کی اجازت دی۔ اومانیوش نے کہا کہ اریوش کا یہ خیال نہین ہے کہ مسیح نے عالم کو پیدا کیا ہے بلکہ وہ اس امر کا قایل ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہین جس سے وہ بغیر کسی ذریعہ کے پیدا ہوئے ہین جیسا کہ انجیل مین آیا ہے۔ اثناش بطریق اسکندریہ نے کہا کہ اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا مخلوق ہے اور وہ بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے اور جب وہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے تو باپ نے گویا کسی کو پیدا نہین کیا اور جب اوس نے کسیکو پیدا نہین کیا تو وہ اپنے کام مین دوسرے سے مدد کا خواہان ہوا اور فاعل بغیرہ محتاج ہوا اس متمم کا۔ حالانکہ وہ فی حد ذاتہ خالق ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ اس سے منزہ و بری ہے اور اگر اریوش نے یہ خیال کیا ہے کہ باپ اشیاء کے تکوین کا قصد کرتا ہے لیکن تنہا اوسکی تکوین نہین کرتا ہے تو اوس نے بیٹے کا فعل کامل اور اتم ٹہرایا کیونکہ باپ کی صرف مشیت اور خواہش ہوتی ہے اور بیٹا اوس کو اختراع اور پیدا کرتا ہے پس اس معنی سے بیٹے کا فعل کامل اور باپ کا ناقص ہوا اور اسکا بطلان بہی ہے۔ اس تقریر سے اریوش کا عقیدہ باطل ہو گیا لوگ اومانیوش کیساتہ [illegible] قیصر کے ہمشیرزادہ نے اوسکو بچا لیا تاہم وہ گرجے مین داخل ہونے سے روکدیا گیا۔ اس واقعہ کے دو برس کے بعد جب اوشانیوش مرگیا اور باوجود مخالفت کے رفتہ رفتہ اریوش کے

عقاید نے ترقی کی تو اوس کے مقلدین قیصر قسطنطین کے خدمت مین مجتمع ہوئے
اریوش کے عقاید کی خوبیان بیان کین اور یہ ظاہر کیا کہ نقیہ کے کونسل نے اریوش پر
سخت ظلم کیا تہا اور اوس پر بیجا زیادتیان کین اور راہ حق سے اس کہنے مین علٰحدہ ہو گئے
کہ باپ جوہر ہستی مین بیٹے کا مساوی ہے۔ اس بحث و تقریر سے قیصر قسطنطین عقیدہ
اریوش کا پابند ہوا چاہتا تہا لیکن کیراش (بیت المقدس کے گرجے کے ایک عہدہ دار)
نے ایک طولانی خط لکہا اور اریوش کے خیالات کی پابندی سے ڈرایا اور گرجے مین
نہ داخل ہونے دینے کی دہمکی دی جس سے قیصر نے مقلدین اریوش کے کہنے پر
التفات نہ کیا۔ اس کے بعد ملوک قیاصرہ مختلف الاحول رہے کبہی کوئی کونسل کی متفقہ یکجا
کی ہوئی رائے کا پابند ہوتا تہا اور گاہے کوئی اریوش کی رائے پر عمل کرتا تہا اور ان
ہر دو گروہون کا غلبہ ایک دوسرے پر قیصر کے میلان طبیعت سے ہوتا تہا۔ بعض قیاصرہ
ایسے بہی گذرے ہین جو اپنے مخالفین کی سخت دشمن ہوتے تہے اور اونکو
بجبر و تعدی اپنے عقاید پر لایا چاہتے تہے اور کم ایسے قیاصرہ ہوئے ہین جو ان دونون
گروہون سے متعرض نہوئے ہون اور اون دونون کو بحالہ اپنے اپنے مذہب پر
چہوڑ دیا ہو۔

اسکے بعد سنہ ۳۸۱ء مین ایک[1] اور کونسل بمقام قسطنطنیہ مین اس غرض سے
منعقد ہوا کہ مقدینوس اور سیلوس کے اس کلام پر غور کرے جسد مسیح کا بغیر ناسوت
کے بنے اور لاہوت نے اوسکو اوس سے مستغنی کر دیا ہے اس استدلال سے کہ انجیل
مین واقع ہوا ہے کہ کلمہ لحم ہو گیا۔ اور یہ نہین کہا گیا۔ کہ کلمہ انسان ہو گیا۔ ان دونون نے باپ بیٹے کو

[1] مین یہ سمجہتا ہون کہ مورخ علامہ نے عیسائیون کے تفریق و تعدد فرق (فرقون) کو بلا لحاظ ترتیب ذکر کیا ہے
کیونکہ پہلی کونسل جسکو جلسہ نقیہ سے تعبیر کرتا ہے وہ چوتہی صدی مین ہوا تہا اور یہ واقعہ تیسری صدی کا ہے بہر
کیف عیسائی مذہب مین جو کچہ تغیرات واقع ہوئے ہین وہ قابل ملاحظہ ہین۔

ایک دوسرے سے افضل مان لیا ہے اور یہ کہتے ہین کہ باپ قوت اور جوہریت مین غیر محدود ہے اس کونسل نے اس عقیدہ کی بطلان کا اشتہار اور مقدونیوس اور سیلیوس کی تکفیر کا فتوی دیدیا اور مجمع نیقیہ کے متفقہ عقیدہ مین - نومن بروح القدس المنبثق من الاب اور بڑہا کر یہ مشتہر کر دیا کہ اب جو اس عقیدہ مین کچہ گہٹائے یا بڑہائے وہ ملعون سمجہا جاے گا اور گرجے مین داخل نہونے پاوے گا۔

پہر اس کونسل کے چالیس برس کے بعد نسطوریوس بطریق قسطنطنیہ کے کلام پر غور کرنے کے لئے ایک اور جلسہ منعقد ہوا۔ نسطوریوس بطریق قسطنطنیہ کہتا تہا کہ مریم کے بطن سے خدا نہین پیدا ہوا بلکہ انسان پیدا ہوا ہے ہان وہ مشیت مین خدا کے ساتہ متحد ہوگیا ہے نہ کہ ذات مین اور وہ درحقیقت خدا نہین ہے بلکہ خدا نے اوسکو اپنے جانب سے خدائی رحمت فرمائی ہے۔ یہ بات جسکو نسطوریوس نے ظاہر کی وہ دراصل تادوروس اسقف اور دیودورس اسقف کا عقیدہ تہا ان کے عقائد مین سے یہ بہی تہا کہ مریم سے جو پیدا ہے وہ مسیح ہے اور باپ سے جو پیدا ہوا ہے وہ ابن ازلی ہے ابن ازلی مسیح محدث مین حلول کر گیا پس بذریعہ عطا و کرامت کے مسیح ابن اللہ کہا گیا اور ان دونون مین مشیت اور ارادہ کی وجہ سے اتحاد ہوا ہے اس عقیدہ والون نے گویا اللہ تعالی کے لئے دو بیٹے ٹہرائے ایک جوہر ازلی اور دوسرا مسیح محدث

نسطوریوس کے اس عقیدہ کی خبر کرلس بطریق اسکندریہ کو پہونچی اوس نے اکلیمس بطریق روما اور یوحنا بطریق انطاکیہ اور یونالوس اسقف یروشلیم کو لکہا پہر ان سبہون نے متفق ہوکر نسطوریوس کو ایک مراسلہ بہیجا اور دلایل سے اوس کو معقول کرنا چاہا نسطوریوس نے نہ ان کے مراسلہ کا جواب دیا اور نہ اوس نے اپنے قول سے رجوع کیا اسوجہ سے اونہون نے شہر افسیس مین دو سو گرجون کے عہدہ دارون کو مجتمع کر کے اس عقیدہ کو باطل ٹہرایا اور نسطوریوس کی

تکفیر کا فتویٰ دیا۔ چونکہ یوحنا بطریق انطاکیہ کا انتظار اس کونسل نے نہین کیا تھا اور اوس کے غیبوبت مین یہ رائے ٹہرائی گئی تھی اس وجہ سے اوس نے انکی مخالفت کی اور نسطوریوس کے عقیدہ کی تائید کرنے لگا بعد چندے بادوالوس نے ان سبون مین صلح کرا دیا اور یہ سب نطوریوس کی رائے سے متفق ہو گئے۔ لیکن پھر جب مشرقی گرجون کے عہدہ دارون نے اپنے اپنے عقاید لکھکر کرلس کے پاس بھیجے تو اوس نے اونکو منظور و پسند کر لیا اور نسطوریوس کو صعید (مصر) کیطرف نکالدیا۔ وہ اخمیم مین جاکر ٹھہر گیا اور وہین سات برس کے بعد مر گیا۔ اس کے عقاید علیسایان مشرق اور فارس عراق جزیرہ۔ موصل مین فرات تک شایع ہو گئے۔

مسبوق الذکر کونسل کے بعد شہر خلقدونیہ مین ایک اور جلسہ منعقد ہوا جسمین چھ سو جو نتیس عہدہ داران گرجا شامل تھے یہ جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ دیسقورس بطریق اسکندریہ کے عقاید پر غور کرے۔ دیسقورس بطریق اسکندریہ کہتا تھا کہ مسیح ایک جوہر مرکب ہین دو جوہرون سے اور ایک اقنوم (اصل - مادہ) ہین جو بنائے گئے ہین دو اقنومون سے اور ایک طبیعت ہین جو موجود ہوئی ہے دو طبیعتون سے۔ اور ایک روح ہین جو ماخوذ ہوئی ہے دو روحون سے۔ حالانکہ اوس وقت کے روسار ملت عیسویہ دو جوہرون اور دو طبیعتون اور دو روحون اور ایک اقنوم (اصل - مادہ) کے قایل نہ تھے دیسقورس نے عام علمار کے عقاید سے اختلاف کیا اور بعض گرجون کے عہدہ دارون کو اپنے خیالات سے آگاہ کر کے اوس کے مخالفین پر لعنت کا فتویٰ دیا مرقیان قیصر چونکہ عام علما اور پچھلے جلسون کے متفقہ عقاید کا پابند تھا اوس نے دیسقورس کے قتل کر ڈالنے کا ارادہ کیا۔ مگر عہدہ داران گرجا کے کہنے سے رک گیا اور اون کے اشارہ سے ایک جلسہ منعقد کیا جسمین دیسقورس بلایا گیا اور اوس سے مناظرہ شروع ہوا اثنار مناظرہ مین ملکہ قیصر نے دیسقورس کو اپنی طرف مخاطب کرنا چاہا چونکہ وہ

مناظرہ مین بیحد مصروف تہا کہ اس نے اسکا جواب بے التفاتی سے دیا جس سے قیصر کی ملکہ نے برہم ہوکر اس کو ایک طمانچہ مارا۔ ملکہ قیصر کے مارتے ہی حاضرین جلسہ بہی دیسقورس پر ٹوٹ پڑے اور اوس کو مارکر نکالدیا بعدہ مرقیان قیصر نے اپنے ممالک محروسہ مین ایک عام فرمان بہیجدیا کہ جلسہ خلقدونیہ کا متفقہ عقیدہ نہایت صحیح اور واجب العمل جو اسکی مخالفت کرے گا وہ مستوجب قتل سمجھا جائے گا۔

دیسقورس بہزار ذلت و رسوائی جلسہ سے نکلکر قدس شریف اور سرزمین فلسطین کے طرف چلا گیا۔ جہان جہان یہ جاتا تہا لوگ اس سے نفرت کرتے تھے لیکن بعد چند دنون کے اس کی رائے نے شہرت پکڑی اور اس کے خیالات نے اس درجہ نشو و نما پایا کہ اسکا ایک جداگانہ مذہب ہوگیا اہل مصر اور اسکندریہ کے لوگون نے اکثر یہی مذہب اختیار کرلیا اس مذہب والے یعقوبیہ کہلاتے ہین۔

ابن عمید کہتا ہے کہ دیسقورس کے مقلدین کو یعقوبیہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ دیسقورس کا نام یعقوب بہی تہا اور یہ اپنے مقلدین کو لکہا کرتا تہا "من المسکین المنتقی یعقوب" اور بعضے کہتے ہین کہ اس کے شاگرد کا نام یعقوب تہا جسکے طرف یہ فرقہ منسوب کیا گیا ہے اور بعض دوسرے یہ لکہتے ہین کہ شاویرش بطریق انطاکیہ دیسقورس کی رائے کا مقلد تہا اور شاویرش کے شاگرد کا نام یعقوب تہا چونکہ شاویرش یعقوب کو اطراف و جوانب مین دیسقورس کے ایجاد کئے ہوئے عقیدہ کے سکہانے کو بہیجا تہا اسوجہ سے اس مذہب والے اس کے طرف منسوب کردئے گئے۔ واللہ اعلم۔

ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کونسل خلقدونیہ کے بعد کلیسون اور انکے عہدہ دارون مین جدائی ہوگئی اور وہ سب ان تین فرقون یعقوبیہ ملکیہ نسطوریہ کے طرف منقسم ہوے۔

یعقوبیہ فرقہ وہ ہے جو دیسقورس کے عقاید کا پابند ہے جسکو ابہی ہم نے بیان کیا ہے۔

ملکیہ وہ گروہ ہے جو کونسل نیقیہ اور خلقدونیہ اور اوس کے بعد کے جلسون کے متفقہ خیالات اور عقاید کی تقلید کرتا ہے اور اسی کے عام عیسائی مقلد ہین۔

نسطوریہ تیسرے کونسل والے ہین جو نسطوریوس کا تابع ہے۔ اور یہ لوگ اکثر مشرقی ممالک مین ہین۔

یعقوبیہ اور ملکیہ فرقے اور قیاصرہ کی میلان اور ترک اور اختیار مذہب کے اعتبار سے نشو و نما اور ترقی و تنزلی کیحالات مین ہوجاتے تھے۔

اس جلسہ کے ایکسو تیس یا ایکسو نیتس برس کے بعد مقام قسطنطنیہ زمانہ حکومت یوسیطالوس قیصر مین ایک جلسہ ہوا اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ اتفسیح (ایک گرجے کا عہدہ دار) تناسخ کا قایل ہوگیا تہا اور حشر و نشر کا انکار کرتا تہا اور علاوہ اسکے النقرا مصیصہ۔ الرہا کے گرجے کے اساقفہ اسکے قایل ہوگئے تھے کہ مسیح کا جسم مادی تہا۔ قیصر نے اس کے فیصلہ کرنے کو قسطنطنیہ مین ایک جلسہ منعقد کیا۔ بطریق قسطنطنیہ نے کہا کہ اگر مسیح کا جسم مادی تہا تو وہ قابل قبول فنا ہے اور جو شخص فنا ہونے کے قابل ہے تو اوسکا قول و فعل بہی ایسا ہی ہے اور اتفسیح اسقف نے کہا کہ مسیح مردون مین سے اس غرض کے لئے اوٹھیگا کہ وہ بعث اور قیامت کی تحقیق کرے اور جب یہ امر ثابت ہوگیا تو کوئی اس امر کا کیسے مخالف ہوسکتا ہے۔ اہل مجمع سے اسکا جواب کچھ بن نہ پڑا مجبور ہوکر اونہون نے اسکی تکفیر کا فتوی دیدیا اور اس کو مستوجب لعنت قرار دیا اور اوسکو بہی ملعون ٹہرا دیا جو اسکے عقاید کی پابندی کرے غرض عیسائیون کے فرقے باعتبار اصول کے ان ہین تین گروہون مین منقسم ہوگئے۔ واللہ اعلم۔

ف علامہ مورخ کا یہ قول اور تقسیم باعتبار اون کے اصول کے ہے ورنہ ان تینون فرقون مین بہی بہت اختلافات واقع ہوئے ہین جسکے دیکہنا و سننے سے معلوم ہوتا کہ ہر ایک علحدہ فرقہ ہے عیسائی مورخین کا

(مترجم) چونکہ عیسائی مذہب کے اختلافات جناب مسیح علیہ السلام کے رفعت
کے بعد ہی سے کچھ ایسے بڑھ گئے تھے کہ جس سے کوئی اصلی اور سچی بات مفہوم
نہو سکتی تھی اور یہ وہ اختلافات تھے کہ جنکا اثر نجات ابدی اور روحی زندگی پر پڑتا
تھا اور ان اختلافات کا رفع ہونا بغیر اسکے کہ کوئی ہدایت منجانب اللہ ہو غیر ممکن تھا اسلئے
سنہ ۶۱۲ع میں وہ نبی آخر الزمان ظاہر ہوا جسکا ذکر موسیٰ نے کیا اور جسکی خبر عیسیٰ نے
دی اور جس نے حضرت مریم کے تمام بہتانوں کو رفع اور یہود و نصاریٰ کے
اختلافات کو دور کر کے کل عالم کے اندھیر کو اوجالا کیا اور نہایت سچائی سے
خدا تک پہونچنے کا سیدھا راستہ بتا دیا - رب صل و سلم علی
النبی الامی سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین ؏

(نوٹ صفحہ ۴۰) واضح ہو کہ جو لوگ الوہیت مسیح کے منکر ہیں انکو ناستک کا لقب دیتے ہیں اور جو لوگ تثلیث کے منکر
ہیں انکو یونانی ہیٹرڈکس یعنی توحید کے قائل اور جو لوگ تثلیث کے قائل ہیں انکو آرتھوڈکس کہتے ہیں اور
عام عیسائی انہیں لوگوں کو عیسائی سمجھتے ہیں حالانکہ دوسرا فرقہ سچا عیسائی ہے -

تمت

تم الجزء الاول من ترجمہ تاریخ ابن خلدون ویلیہ الجزء الثانی انشاء اللہ تعالیٰ واولہ
اخبار دولت فارس

—

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدونؒ

کتاب ثانی جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

امام تاریخ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کی معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتدا و الخبر فی ایام العرب و العجم والبربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کے ترجمہ کی یہہ دوسری جلد ہے۔ اس مین دولت فارس و یونان و روم و لاطینی و ملوک قیاصرہ کیتم و قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ و شام و قوم قوط ملوک اندلس کے اخبار و انساب و رعرب کے طبقہ ثالثہ (یعنی عرب مستعربہ) بنو حمیر۔ بنو کہلان۔ بنو قضاعہ۔ ملوک حیرہ و کندہ و غسان اور اوس و خزرج ملوک یثرب اور قبایل بنو عدنان و مضر۔ قیس۔ الیاس۔ قریش وغیرہم کے انساب و حکومت کے احوال کمال تحقیق سے لکھے گئے ہین یون تو ہر گروہ اور قوم کا شجرۃ النسب اون کے خاتمہ احوال پر درج کیا گیا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ جسکی مسلمانون کو بیحد ضرورت اور خاصکر اس کتاب کو جس سے فخر و غزوات ہے وہ نہایت صحیح اور معتبر تواریخ سے اخذ کرکے مین نے اصل کتاب پر اضافہ کیا ہے۔

مین اس ترجمہ کو اپنے گرامی قدر دانان فن تاریخ کی خدمت مین

کمال ادب سے پیش کش کرتا ہون۔ اے اللہ تو اسکو خواص وعوام کی
مقبولیت کا خلعت عنایت فرما اور قوم کو اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم
چلنے کی توفیق مرحمت کر تو مقلب القلوب ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔
آمین ثم آمین +

۱۴ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۷ھ
مطابق
۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ
الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار دولت فارس

کیانیہ اہل فارس دنیا کے قدیم ترین گروہ سے ہین یہہ اپنے معاصرین سے قوت وصولت مین بڑہے ہوئے تہے انکی دو حکومتین نہایت عظیم الشان تہین ایک کا نام کیانیہ ہے تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا ابتدائی زمانہ اور آغاز زمانہ تبابعہ اور بنی اسرائیل کا ایک تہا اور یہہ تینون حکومتین ایک دوسرے کی معاصر تہین یہہ دولت کیانیہ وہی ہے جسپر اسکندر غالب آیا تہا۔

ساسانیہ اور دوسری سلطنت کو ساسانیہ کسرویہ کے نام سے یاد کرتے ہین۔ ملوک ساسانیہ حکومت روم کی (جو شام مین تہی) معاصر تہے اور اسی پر مسلمانون نے قبضہ حاصل کیا تہا۔ ان دو حکومتون کے پہلے اور جو حکومتین تہین اون کے احوال نہایت مختلف اور متعارض ہین لیکن ہم اون کے وہی حالات بیان کرین گے جو اونمین شہرت پذیر ہو رہے ہین۔

اہل فارس کا نسب بلا اختلاف محققین نسابین اسی امر کے قایل ہین کہ

اہل فارس سام بن نوحؑ کے اولاد سے ہین اور اونکا جدا علی جسپر انکا سلسلۂ نسب منتہی ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایران بن اشوذ ابن سام بن نوحؑ کے لڑکون مین سے ہے اور زمین ایران کو عربی مین عراق کہتے ہین۔ اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ اہل فارس۔ ایران بن ایران بن اشوذ اور بخیال بعض غلیم بن سام کیطرف نسباً منسوب ہین۔ اور توریت مین شاہ اہواز کا تذکرہ بزمرۂ بنی غلیم آیا ہے اور اہواز بلاد فارس سے ہے بعضون کا یہہ خیال بھی ہے کہ اہل فارس کا نسب لاوذ بن ارم بن سام اور بروایت بعض امیم بن لاوذ اور بخیال احاد یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ سے ملتا ہے اس مین بھی بعضے یہہ تفریق کرتے ہین کہ صرف ساسانیہ۔ اسحاقؑ کے لڑکون مین سے ہین اور وہ ورترک کے نام سے مشہور کئے جاتے ہین اور اون کا جدّ اعلی منوشہر بن منشحر بن فرہس بن ورترک ہے ان اسماء کو مسعودی نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور یہہ جیسا کہ دیکھے جاتے ہین غیر محفوظ اور ناقابل الاعتبار ہین اور بعضون نے یہہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس۔ ایران بن افریدون کے اولاد سے ہین جسکا ذکر آیندہ آئیگا۔ اور اُس سے بہت پہلے فارس کے نام سے موسوم نہین کیے جاتے تہے۔ اور پہلا جو شخص بلاد فارس کا بادشاہ ہوا ہے وہ ایران ہے اس کے بعد اسکی آیندہ نسلین بادشاہت وراثتہً کرتی رہین بعد ازان وہ خراسان کے مالک ہوے اور حکومت نبط و جرامقہ پر قبضہ کرلیا اور انکی حکومت اسکندریہ تک غرباً اور باب الابواب تک شمالاً وسیع ہوگئی۔ کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ زمین ایران وہی ہے جو زمین ترک ہے اور اسرائیلین کا یہہ خیال ہے کہ اہل فارس۔ طیراش بن یافث کے اولاد سے ہین اور ان کے نسبی بہائی بنی ماذی ابن یافث ہین اور یہہ سب ایک ہی حکومت تہی

علماء فارس کا خیال

علماء فارس اور راوی کے نسابین ان کل روایتون کے مخالف ہین اور اہل فارس کو کیومرث کیطرف نسباً منسوب کرتے ہین اور وہ انکو انتہاء نسب کہتے ہین اور کیومرث کے معنی ابن الطین (مٹی کا لڑکا) بتاتے ہین۔ ابتداءً یہہ ارض فارس مین رہتے تھے یہہ زمین اونہین کے نام سے موسوم ہوئی اور ان کے نسبی بھائی اشوذ بن سام اون کے ہمسایہ رہے اور وہ بروایت بیہقی کرد۔ دیلم۔ خزر۔ نبط۔ جرامقہ ہین بعدازان اونکی حکومت اسکندریہ تک بڑھ گئی

ملوک فارس کے طبقات

اس عظیم الشان گروہ کے چار طبقے باتفاق مورخین بیان کئے جاتے ہین۔ پہلے طبقہ کو بیشدادیہ[۵۱] (فیشدادیہ) دوسرے کو کیانیہ تیسرے کو اشکانیہ (اشغانیہ) چوتھے کو ساسانیہ[۵۲] کہتے ہین ان کا زمانہ حکومت آغاز سلطنت کیومرث (بادشاہ اول فارس) سے عہد حکومت یزدجرد (آخری بادشاہ فارس) تک جو زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین مارا گیا چار ہزار دوسو اٹھاسی برس تک رہا جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم تصنیف علی بن حمزہ اصفہانی سے نقل کیا ہے اہل فارس کا یہہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جس نے ترتیب ملک نظم اعمال کیا۔ اور اس نے ہزار برس کی عمر پائی مسعودی نے اس نام کو بکاف اول قبل یاء مثناۃ (یعنی کیومرث) لکھا ہے اور سہیلی نے بجائے کاف کے جیم تحریر کیا ہے۔

---

[۵۱] یہہ طبقہ قدیم ہے ہر بادشاہ فیشداد کہلاتا تہا اسکے معنی یہہ ہین کہ پہلے سیرت عدل ہے۔

[۵۲] ساسانیہ کو اکاسرہ بہی کہتے ہین۔ اسلام اسی طبقہ پر غالب آیا تہا۔

طبقہ اولیٰ ملوک فارس

کیومرث کُل علماء فارس اس امر پر اتفاق کررہے ہین کہ کیومرث[۱] ہی آدم علیہ السلام ہین اور ان کا لڑکا منشا نامی تہا اور منشا کا سیامک اور سیامک سے افروال پیدا ہوا اور سیامک کے افروال کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیان اور تہین لیکن کیومرث کا نسلی سلسلہ صرف افروال سے چلا اور باقیون کے اعقاب منقطع ہوگئے جنکا کچہہ پتہ نہین چلتا افروال بن سیامک کے صلب سے اوشہنک پیشداد (ہوشنگ) پیدا ہوا۔ افروال۔ کیومرث کے ملک کا وارث ہوا اور اوسنے اقالیم سبعہ پر حکومت کی۔ طبری بروایت ابن کلبی کہتا ہے کہ اوشہنک بن عابر ابن شالخ ہے اور پہر وہی کہتا ہے کہ اہل فارس کا یہہ دعویٰ اور خیال ہے کہ اوشہنک دو سو برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اور نوح علیہ السلام بعد آدم علیہ السلام کے دو سو برس بعد ہوئے۔ اسی بناء پر اہل فارس نے اوشہنک اور نوح کو ایک شخص قرار دیا ہے لیکن اوسنے اس سے اختلاف اور اسکا انکار کیا ہے کیونکہ اوشہنک کی شہرت اس غلط واقعہ کے مخالف ہے اور بعض علماء فارس یہہ کہتے ہین کہ اوشہنک پیشداد۔ مہلائیل ہے اور اوسکا باپ افروال قینین ہے اور سیامک انوش اور منشا شیث اور کیومرث آدم علیہ السلام ہین اور بعض علماء فارس یہہ بیان کرتے ہین کہ کیومرث کومر بن یافث بن نوح کو کہتے ہین یہہ نہایت معمر اور مسن تہا اپنے باپ سے

---

[۱] امام غزالی رحمۃ اللہ لکہتے ہین کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو اُمور دین کا والی مقرر کیا تہا اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تہا۔ واللہ اعلم۔

علیحدہ ہوکر جبل دبناوند (ملک طبرستان) مین آکر مقیم ہوا اور اوسکا مالک بن بیٹھا
بعدازان فارس پر قبضہ حاصل کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے
بحالت حیات اپنے لڑکون کو اطراف وجوانب کے طرف بہیجا اور اونہون نے
بابل کو لیلیا۔ کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گہوڑون کو
سواری کے لئے پسند کیا۔ یہہ آدم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس نے
لوگون کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اسکو اس نام سے پکارین۔ اہل فارس
اس کے لڑکے مادائے کی اولاد سے ہین۔ ابتدائے زمانہ سے اسی کی اولاد کی
کیانیہ اور کسرویہ مین حکومت رہی تا آنکہ حکومت فارس کا خاتمہ ہوا۔

ہوشنگ اور طہمورث

اہل فارس یہہ روایت کرتے ہین کہ اوشہنک ہی پہلا ملک
ہے اور اوس نے ہند پر قبضہ حاصل کیا تہا اس کے بعد
طہمورث بن انوجہان بن انکہد بن اسکہد بن اوشہنک بادشاہ ہوا۔
بعضون نے بجائے اسکہد کے فیشداد لکہہ دیا ہے اور درحقیقت یہہ کل
اسماء عجمی ہین اسوجہ سے اور نیز اصولاً روایت منقطع ہونے کے سبب سے ہم
اسکی صحت کے ذمہ دار نہین ہین۔ ابن کلبی لکہتا ہے کہ طہمورث[۱] بابل کا
پہلا بادشاہ ہے اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہہ اپنی حکومت
مین نہایت نیک اور منصف تہا اسکے سنہ ا جلوس مین بیور اسب ظاہر ہوا
اور اوس نے مذہب صابئہ کی بنا ڈالی۔

جمشید

علماء فارس کہتے ہین کہ طہمورث کے بعد جمشید[۲] تخت نشین ہوا

[۱] طہمورث نہایت نیک مزاج تہا یہہ اپنے دادا کی چال چلا روزہ رکہنے کا حکم دیا فارسی مین کتابت کی اوامر الہی کا پابند تہا چالیس برس بعد مرگیا۔
[۲] جمشید نے ریشم کیڑون سے نکالا کاتب اور دربان مقرر کئے نوروز کو عید کا دن ٹہیرایا۔

لیکن تحقیق یہہ ہے جسکو ہشام بن کلبی نے نسابین فارس سے نقل کیا ہے کہ افریدون جمشید کی اولاد سے ہے ان دونون مین نوبشتون کا فرق ہے اسنے دوسو برس سلطنت کی اور ضحاک کے کل مظالم اور غصب کی ہوئی چیزین اونکے مالکون کو واپس کردیا۔

افریدون کے لڑکے

افریدون نے اپنے حالت حیات ہی مین ملک کو اپنے تین لڑکون مین تقسیم کردیا بڑے لڑکے سرم (سلم) کو روم۔ شام۔ مغرب دیا۔ طوج (تور) کو ترک اور چین دیا۔ ایرج کو عراق۔ ہند۔ حجاز دیا۔ افریدون کے مرنے کے بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے ملکر ایرج کو لڑکر مار ڈالا اور اوس کے ملک کو آپسمین تقسیم کرلیا۔ اہل فارس یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون اور اوسکی اوپر کی دس پشتین اشکیان کے لقب سے یاد کیے جاتے تہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایرج کے دو بیٹے وندان اور اسطوبہ اور ایک لڑکی خورک نامی تہی جو بعد مرگ افریدون اپنے باپ ایرج کے ساتہہ مارے گئے اسی روایت سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون پانچسو برس حکومت کی اور اسی نے ثمود اور نبط کے آثار سواد سے محو کیے اور ابتدا اسی نے اپنے کو (کے) سے ملقب کیا۔ اور کے افریدون کے نام سے مشہور ہوا (کے) کے معنی ہین تنزیہ (یعنی مخلص اور متصل روحانیات سے) اور بعضون نے اس کے معنی اور بہی بہت کچھہ بیان کیے ہین

منوشہر اور افراسیاب

چند دنون کے بعد منوشہر (منوچہر) بن منشخر بن ایرج نے زور پکڑا یہہ افریدون کے نسل سے تہا اسکی مان اسحاق علیہ السلام کے اولاد سے تہین اس نے سن شعور کو پہونچکر اپنے چچون سے لڑائی کی اور اونکو مارکر بادشاہ بن بیٹہا اور بابل کو اپنا دار الحکومت بنایا۔ فارس کو دین ابراہیمی کیطرف مائل کیا پہر افراسیاب بادشاہ ترک نے اسپر چڑہائی کی اور

بابل کو اوس سے چہین لیا اور اوسکا تعاقب طبرستان تک کرتا چلا آیا جب طبرستان بہی منوشہر (منوچہر) کو پناہ نہ دیسکا تو وہ طبرستان چہوڑکر اعراق کیطرف چلا گیا اور افراسیاب نے طبرستان پر بہی قبضہ کرلیا۔ افراسیاب کے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل سے ہے جسوقت منوشہر نے طوج (تور) کو قتل کیا اور اس کے خاندان پر تباہی آئی اوسوقت یہہ چہپکر بلاد ترک مین چلا گیا اور وہین اس نے نشو و نما پایا اور اونہین کے ملک سے نکلا اسیوجہ سے افراسیاب اونکی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ جب منوشہر بن منشخر مرگیا تو افراسیاب بن اشک بن رستم بن ترک نے بابل پر قبضہ کرلیا اور مملکت فارس کو تہ و بالا کر دیا۔

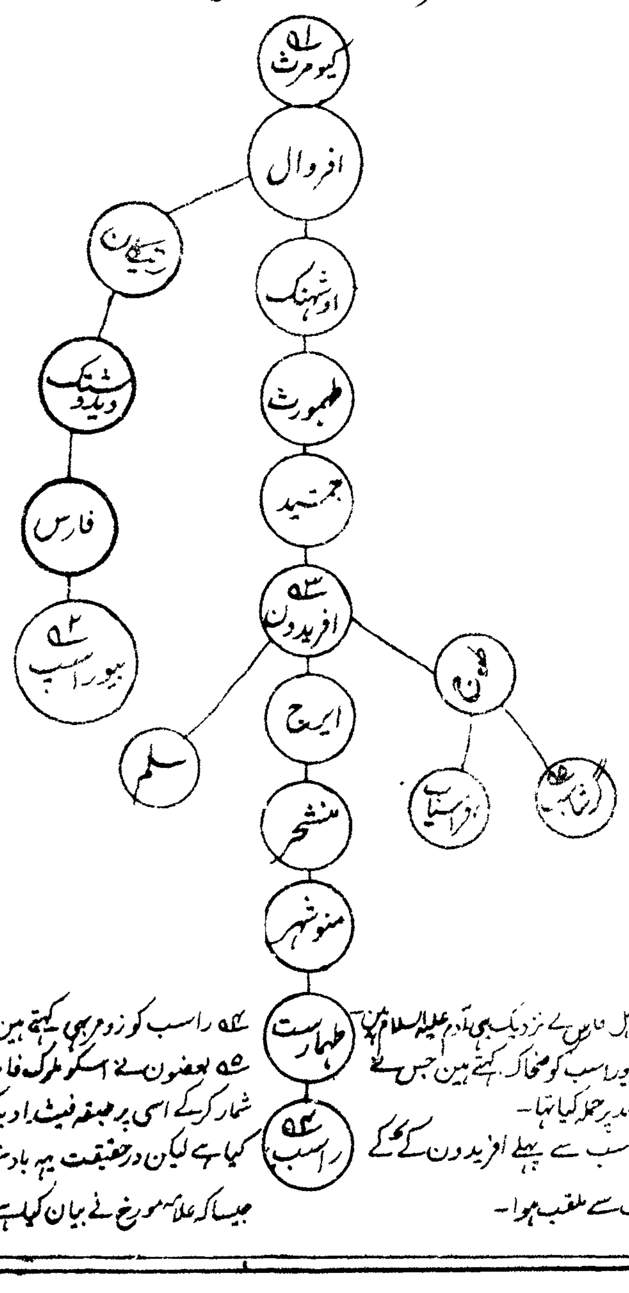
زوم اس کے بعد زوم (زوا یا زاب) بن طہارست (طہاسپ) اور بروایت دیگر راسب بن طہارست نے افراسیاب پر خروج کیا۔ زوم بن طہارست نو و اسطہ سے منوچہر کیطرف نسبًا منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طہارست اپنے باپ سے علیحدہ ہوکر بلاد ترک مین چلا گیا تہا اور وہین اس نے عقد کرلیا تہا جس سے زوم پیدا ہوا اور سن شعور کو پہونچکر افراسیاب کی مخالفت اونہا اور لڑکر اسکو سلطنت فارس سے نکال دیا افراسیاب ترکستان کو چلا گیا زوم نے اس فتحیابی کے دن کو عید مہرجان کے نام سے مشہور کیا۔ زوم کا غلبہ اور قبضہ منوشہر کے مرنے کے بارہ برس کے بعد فارس پر ہوا۔ یہہ نہایت نیک سیرت اور صلح پسند امن دوست تہا اس نے بابل کی بگڑی ہوئی حالت اور افراسیاب کی خراب کی ہوئی آبادی کو از سر نو رونق دیا اس نے سواد مین نہر زاب نکالی اور اوس کے کنارہ پر شہر بسایا اور اوسکا نام زواہی رکہا ہر طرح کے درخت پہول۔ پہل کے لگائے طرح طرح کے کہانے ایجاد کئے غنیمت کو اہل لشکر پر

تقسیم کیا۔

گرشاسپ گرشاسب[۵] (گرشاسپ) طوج بن افریدون کی اولاد سے اور بروایت دیگر اولاد منوشہر سے ہے اور اسکا نایب تہا اہل فارس مین یہہ ایک عظیم الشان شخص گزرا ہے لیکن بادشاہ نہین ہوا اور بادشاہت زومر کی نہایت کرتا تہا۔ زومر اپنی حکومت کے تیسرے سال مرگیا۔ اسی کے زمانہ مین بنی اسرائیل تیہ سے نکلے تہے اور یوشع نے اریحا کو فتح کیا تہا اس کے مرنے کے بعد ملوک فارس کے دوسرے طبقہ کی حکومت کا سلسلہ چلا جنکا پہلا بادشاہ کیقباد ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس طبقہ کا زمانۂ حکومت دو ہزار چار سو ستر برس رہا جیسا کہ بیہقی اور اصفہانی نے تحریر کیا ہے۔ اور اون کے بادشاہون مین سے صرف انہین نو بادشاہون کو ذکر کیا ہے جنکو طبری نے لکہا ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

[۵] گرشاسپ کی نسبت بعض مورخین لکہتے ہین کہ یہہ زو کا نایب تہا اور بابل مین رہتا تہا اسنے بغاوت کرکے اوس سے ملک نکال لیا یا تقسیم کرلیا بیس برس تک حاکم رہا۔

شجرۂ ملوک طبقۂ اولی فارس



ف۱ اہل فارس کے نزدیک یہی آدم علیہ السلام ہین
ف۲ بیوراسب کو ضحاک کہتے ہین جس نے جمشید پر حملہ کیا تہا۔
ف۳ سب سے پہلے افریدون کے کے لقب سے ملقب ہوا۔

ف۴ راسب کو زومر بہی کہتے ہین۔
ف۵ بعضون نے اسکو ملوک فارس سے شمار کرکے اسی پر طبقۂ پیشدادیہ کو ختم کیا ہے لیکن درحقیقت یہہ بادشاہ نہ تہا جیسا کہ علامۂ مورخ نے بیان کیا ہے۔

طبقہ ثانیہ ملوک فارس

کیقباد ملوک فارس کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے انکے ہر بادشاہ کا نام کے کیطرف مضاف کیا جاتا ہے انکا پہلا بادشاہ کیقباد[1] ہے جو منوشہر چار پشتون کے واسطہ سے منسوب ہوتا ہے۔ اس نے رؤسا ترک مین اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔ کے وافیا۔ کیکاؤس۔ کے ارش۔ کے نیہ۔ کے فاسمین طبری کہتا ہے کہ ملوک کیانیہ اور ترک مین اکثر لڑائیان ہوا کین انکا پہلا بادشاہ کیقباد قریب نہر بلخ جسکو جیحون کہتے ہین رہتا تہا اس نے ترک کو زمین فارس پر آنے سے روکا۔ سو برس حکومت کی۔

کیکاؤس اس کے بعد کیکاؤس بن کینیہ بادشاہ ہوا۔ اس سے اور افراسیاب بادشاہ ترک سے بہت لڑائیان ہوئین جسمین اسکا لڑکا سیاوخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تہا۔ اور عمر ذو الاذعار بادشاہ تبابعہ سے لڑنے کو اوس کے ملک مین گیا جب عمر ذو الاذعار نے اسکو گرفتار کرلیا تو اسکا وزیر رستم بن دستان لشکر فارس لیکر یمن پر چڑھ گیا اور عمر ذو الاذعار کو قتل کرکے کیکاؤس کو چھڑا لایا۔ طبری کی تحریر یہہ شہادت دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تہا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیاوش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے سپرد کیا رستم اس کا سجستان مین نائب تہا اوس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تعلیم دی جب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہوچکی تو باپ کے سامنے آیا

---

[1] اس کے زمانہ مین حزقیل۔ الیاس۔ الیسع۔ شموئیل پیغمبر تھے اس نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔

اور امتحان مین پورا اوترا۔ کیکاوس کی بی بی آبرخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ ترک اسپر عاشق ہو گئی جب سیاوخش نے ملنے سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاوس سے سیاوخش کی چغلی کردی کیکاوس نے اپنے ہاتھہ سے بیٹی کا قتل نامناسب خیال کرکے تھوڑی سی فوج دیکر افراسیاب سے لڑنے کو بہیجدیا تاکہ اوس کے ہاتھہ مارا جائے مگر لڑائی نہوئی صلح ہو گئی کیکاوس نے یہہ خبر پاکر لڑنے کو لکھا۔ سیاوخش بدعہدی کو برا سمجھکر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا اوس نے اپنی بیٹی سے اسکا بیاہ کردیا جب اوسکو حمل رہا تو اوس نے جان کے خوف یا ملک کے تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعے سے سیاوخش کو قتل کروا ڈالا اور بیٹی کا حمل گرانا چاہا لیکن[۱] نہ گرا اور اوس کے بطن سے خسرو پیدا ہوا کیکاوس نے یہہ سُنکر اپنی بہو اور پوتے کو چھڑوا کر منگا لیا اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جب کیکاوس کو اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اوس نے نامی نامی سپہ سالارون کے ساتھہ فوجین روانہ کین جنہون نے بلاد ترک کو خوب خوب پامال کیا اور ابنائے افراسیاب کو قتل کیا طبری کہتا ہے کہ کیکاوس بلاد یمن پر چڑھ آیا تھا عمر ذوالاذعار نے حمیر اور قحطان کو ساتھہ لیکر اسکا مقابلہ کیا اور کیکاوس کو ہزیمت دیکر اوسکو گرفتار کرکے ایک کنوئین مین قید کردیا اور اوسکے مُنہہ پر ایک پتھر رکھہ دیا۔ اس کے بعد سجستان سے رستم کیکاوس کے چھڑانے کو آیا اور ذوالاذعار کو شکست پر شکست دینے لگا انجام کار رستم نے ذوالاذعار سے کیکاوس کے واپس لینے پر صلح کرلی چنانچہ رستم کیکاوس کو یمن سے چھڑا کر

---

[۱] بعضے مورخ لکھتے ہین کہ جب حمل گرانے سے نہ گرا تو اوس نے اپنی بیٹی کو قیروان نامی ایک امیر کے سپرد کردیا اور یہہ کہہ دیا کہ جب بچہ پیدا ہو مار ڈالنا لیکن قیروان نے لڑکا پیدا ہوتے نہ مارا بلکہ چھپا رکھا جب کیکاوس نے سُنا تو اپنی بہو بچے کو چھڑوا کر منگا لیا۔

بابل کو واپس آیا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو کل قیود اور اطاعت شاہی سے آزاد کردیا اور اوس کے بیٹھنے کے لئے ایک تخت چاندی اور سونے کا بنوا کر اپنے تخت کے برابر رکہوا دیا سجستان اور زابلستان جاگیر مین دیا۔ یہہ ڈیڑہ سو برس حکومت کر کے مرگیا۔

کیخسرو کیکاؤس کے بعد بروایت طبری و مسعودی و بیہقی و عامہ مورخین اوسکا پوتا کیخسرو بن سیاوخش تخت پر بیٹھا۔ سہیلی لکھتا ہے کہ کیخسرو تین بادشاہون کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا تھا پہلا کیکاؤس کے بعد اوسکا بیٹا کیینہ بعدہٗ اوس کا لڑکا اجوابن کیینہ بعدہ اسکا چچا سیاوخش بن کیکاؤس بادشاہ ہوا پھر ان تینون بادشاہون کے بعد کیخسرو بن سیاوخش صدر آرا ہوا لیکن یہہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ کل مورخین نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ سیاوخش بحالت حیات اپنے باپ کے ترکون کی لڑائی مین مارا گیا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بن کینہ بن کیقباد نے کیخسرو کو اوسیوقت بجاے اپنے تخت نشین کردیا تھا جب وہ اپنی مان وسفافرید بنت افراسیاب کے ہمراہ بلاد ترک سے آیا تھا۔ کیخسرو نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ایک فوج بسرگروہی سپہ سالار اجوا۔ اصفہان کے طرف اپنے باپ کے خون کے بدلہ لینے کو بغرض جنگ افراسیاب روانہ کیا۔ افراسیاب نے لشکر فارس کو نہایت ناکامی سے پسپا کردیا کیخسرو یہہ سنکر بذاتہ بلخ کو گیا اور وہان سے لشکر اور نامی نامی سپہ سالارون کو جمع کرکے دفعتہً افراسیاب پر حملہ کردیا۔ اس لڑائی مین افراسیاب کو ہزیمت ہوئی اور اوسکے بڑے بڑے سردار مارے گئے منجملہ اونکے وہ شخص بھی مارا گیا جو کیکاؤس کا قاتل تھا بعد اسکے افراسیاب نے صلح کی درخواست کی کیخسرو نے اسکو نامنظور کرکے لڑائی جاری رکھی تا آنکہ افراسیاب میدان جنگ سے بھاگا کیخسرو نے اوس کا

تعاقب کیا اور آذربائیجان مین گرفتار کرکے اوسکو ذبح کرڈالا کل مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا۔ اس فتح مین اوس کے ہمراہ شاہ فارس کے اوجن بن حیبوش بن کیکاوس ابن کے کینیہ بن کیقباد بہی تہا۔ اور یہہ طبری کے نزدیک لیہراسف (بہراسف) کا باپ ہے جو کیخسرو کے بعد بادشاہ ہوا ہے جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور افراسیاب کے بعد بلاد ترک میں جوراسف بن تہراسف (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹہا۔

کیہراسف ان واقعات کے بعد کیخسرو ترک دنیا کرکے بجاے اپنے کیہراسف (بہراسف) بن کے اوجن کو تخت پر بیٹہایا۔ بعضے کہتے ہین کہ اسکے بعد کیخسرو بیابان کیطرف چلا گیا اور غائب ہوگیا اور بعضے کہتے ہین کہ مر گیا تہرکیف یہہ ساٹہہ برس حکمرانی کرکے غایب ہوگیا اور بجاے اوسکے کیہراسف (بہراسف) تخت پر بیٹہا اسکے ابتدائی زمانہ حکومت مین ترک کا رعب اسدرجہ بڑہا کہ اس نے اون سے لڑنے کو اپنا دارالسلطنت چہوڑدیا اور نہر جیحون کے کنارہ شہر بلخ مین سکونت اختیار کرلی اور اکثر ایام اُنہی کی لڑائیو نمین مصروف رہتا تہا۔ اسکے عہد حکومت مین بختنرسی معروف بہ بختنصر اعراق۔ اہواز۔ روم پر اسکا گورنر تہا۔ کہراسف نے بختنصر کی حکومت کا دروازہ کسیقدر اور وسیع کرکے سرحدی ممالک کے فتح کرنے کی اجازت دیدی اور خود معہ ملوک فارس اور بختنصر بادشاہ موصل و سنجاریف کے شام کیطرف بڑہا اور بیت المقدس کو فتح کرلیا۔ یہود پر غالب آیا اور اونکو منتشر و پریشان کیا جیساکہ اخبار یہود مین بیان کیا گیا ہے۔ یہہ بختنصر وہی ہے جو عرب سے لڑا تہا اور ایک مدت تک اونکو پریشان کرتا رہا تہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ کے بہمن کے عہد حکومت مین تہا جو کیستاسب (کیشتاسب) بن کیہراسف

(بہراسف) کا پوتا ہے۔

معد ابن عدنان بنی اسرائیل مین

ہشام ابن محمد کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جلشانہٗ نے ارمیا نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعے مطلع کیا تہا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہوگا اسوجہ سے عرب کو منتشر کر دینگے گہرون مین دروازے نہین ہین اور اونکو اوسکی ظالمانہ حرکات سے ڈرا دو اور یہہ بتلا دو کہ یہہ سب تمہارے کفر و عصیان کیوجہ سے ہونیوالا ہے۔ اسرائیلین کی کتاب مین لکہا ہے کہ یہہ وحی برخیا بن خلقیا کیطرف آئی تہی جنکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہہ حکم دیا تہا کہ گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائین اور تا انقضاء امر الہٖ اونکی کفالت کرین انتہی۔ ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے بلاد عرب پر حملہ کیا اور اونکو رسد وغیرہ دینے پر مجبور کیا چنانچہ عرب نے اسکو تسلیم کرلیا اور اوس نے انکو انبار اور حیرہ مین ٹہیرایا۔ ہشام کے علاوہ اور مورخین لکہتے ہین کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ درمیان ایلہ اور ابلہ کے لڑائی کی اور اوس میدان کو سوار اور پیادونسے بہر دیا۔ بنی عدنان نے پہلے اوسکا مقابلہ کیا اوس نے اونکو حصور تک نہایت نقصان کے ساتہہ پسپا کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے ارمیا اور یوحنا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد ابن عدنان کو جسکی اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے والے ہین عرب کے گروہ سے نکال لائین معد ابن عدنان اوسوقت بارہ برس کے تہے یوحنا اونکو اپنے ساتہہ براق پر بیٹہا کر حران مین لائے اور انہون نے ابناء بنی اسرائیل مین پرورش پائی اور بخت نصر لوٹ کر بابل آیا اور قیدیان عرب کو انبار مین ٹہیرایا۔ جب بخت نصر مر گیا تو معد ابن عدنان ابناء بنی اسرائیل کے ساتہہ حج کعبہ کو آئے اور وہین اپنی قوم مین رہ گئے عانہ بنت الحارث بن مضاض جرہمی سے بیاہ کرلیا جس سے

نزار بن معد پیدا ہوے۔

کیستاسب کہیراسف نہایت نیک سیرت تہا ملوک مشرق او رغرب اسکو نذرانہ بہیجتے تہے اس نے اپنی حالت حیات مین ترک دنیا کرکے بجاے اپنے کیستاسب (کیساشب) اپنے لڑکے کو تخت پر بیٹہا دیا۔ کیستاسب نے بہی اپنی عمر کا زیادہ حصہ ترکون کی لڑائی مین صرف کیا اور اونکی بغاوت و سرکشی فرو کرنے کی غرض سے اپنے لڑکے اسفندیار کو میدان جنگ مین بہیجدیا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

زردشت اسکے زمانہ حکومت مین زرادشت (زردشت) حکیم ظاہر ہوا جسکی نبوت پر مجوسی ایمان لاے ہوے ہین۔ بعض اہل کتاب کا یہہ بیان ہے کہ یہہ اہل فلسطین سے ہے ارشیا نبی کی خدمت مین رہتا تہا اور اونہین سے پڑہتا ہتا پہر اونکا مخالف ہوگیا اونکی بددعا سے مجذوم ہوگیا اور اون سے علیحدہ ہوکر آذربائیجان مین چلا آیا۔ دین مجوسیت کی بنا ڈالی اور کیستاسب کو اپنی طرف مایل کرلیا اس نے لوگون کو دین مجوسی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اوس کے مخالفین کے قتل کا حکم دیا۔ علما ر فارس کہتے ہین کہ زردشت شاہ منوشہر کے نسل سے ہے اور ابنا ربنی اسرائیل مین سے کسی نبی نے اسکو کیستاسب کیطرف مبعوث کیا تہا جن دلون وہ بلخ مین تہا۔ زردشت اور جاماسب عالم دونون منوشہر کی اولاد سے ہین یہہ دونون زبان فارسی مین لکہا کرتے تہے جو وہ بنی عبرانی مین کہتا تہا۔ جاماسب عالم۔ زبان عبرانی جانتا تہا اور وہ زردشت کو ترجمہ کرادیتا تہا یہہ واقعہ سنہ ۳۰ جلوس کہیراسف کا ہے۔ علما ر فارس کہتے ہین کہ زردشت ایک کتاب لایا تہا جسکے وحی ہونیکا وہ مدعی تہا یہہ کتاب بارہ جلدون مین ہتی اور ہر اوس کے لیے ایک سونے کا نقش تہا۔ کیستاسب نے اس کتاب اور نقش کو اصطخر کے ہیکل مین رکہا اور اوس پر

لوگون کو متعین کرکے عام لوگون کو اوسکی تعلیم کی ممالغت کردی مسعودی کہتا ہے
کہ اس کتاب کا نام نسنا رہتا خود زردشت نے اسکی تفسیر کی اور اوسکا نام زند کہا
پہر اس تفسیر کی دوبارہ تفسیر کی اور اوسکو زندیہ کے نام سے موسوم کیا یہہ وہی
لفظ ہے جسکو عرب معترب کرکے زندیق کہتے ہین - مجوسیون کے نزدیک یہہ کتاب
تین حصّون پر منقسم ہے ایک حصہ مین امم ماضیہ کے حالات ہین دوسرے مین
آیندہ باتون کی پیشین گوئیان لکھی ہین تیسرے مین مذہبی اور اون کے
شرعی احکام[سلہ] ہین مثلاً مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور
غروب کے وقت پڑہنی چاہیے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اوس سے دُعا
کرنی چاہیے - زردشت نے ازسر نو آتشکدہ بنوائے جنکو منوشہر نے ٹہنڈا
کردیا تہا اور اون کے لئے دو عیدین مقرر کین ایک عید نوروز - اعتدال
ربیعی مین - اور دوسری عید مہرجان - اعتدال خریفی مین - علاوہ ان کے
اور بہی احکام ہین غرضکہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو سکندر
نے اون کتابون کو جلا دیا پہر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اوس نے اہل فارس کو
جمع کرکے پہر ازسر نو اوس کتاب کو لکھوایا مسعودی کہتا ہے کہ کیتاسب
نے زردشت سے اوسکی نبوت کے پینتیسوین[۳۵] برس دین مجوسی کی تعلیم لی اور
کیتاسب نے بجائے زردشت کے اہل آذربائیجان سے جاماسب عالم کو
مقرر کیا یہہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے انتہیٰ -

سلہ ان احکام کے علاوہ اس کتاب مین یہہ بہی تہا کہ مان - بہن - شراب حلال ہے
آگ کو پوجنا چاہیے ایک نیکی کا خدا ہے جسکو ایزد کہتے ہین اور دوسرا بدی کا خدا ہے
جو اہرمن کہلاتا ہے - (نعوذ باللہ) -

جنگ گیتاسپ وخرزاسپ

طبری لکھتاہے کہ دین مجوسی اختیار کرلینے کیوجہ گیتاسپ اورخرزاسپ بادشاہ ترک مین متعدد لڑائیان ہوئین ایک عالم اس لڑائی مین ماراگیا زریر بن گیتاسپ انہین معرکون مین کام آیا ترک کو اخیر لڑائیون مین ہزیمت ہوئی شاہ فارس نے سختی شروع کی اور ترک کے ساحر قید وشق کو مارڈالا۔ کامیابی کے بعد گیتاسپ بلخ کیطرف واپس آیا یہان اوس کے لڑکے اسفندیار نے بادشاہ ترک کی سفارش کی جس سے گیتاسپ نے برہم ہوکر اسفندیار کو قید کردیا اور خود کرمان اور سجستان کے پہاڑون پر تارک الدنیا ہوکر سکونت پذیر ہوگیا بلخ مین اسکا باپ کہیراسف رہتاتہا اسکو اگرچہ پیری نے کسی کام کا نرکہا تہا لیکن اس کے پاس مال وخزانہ بجید رہتاتہا بادشاہ ترک نے موقع پاکر بلخ پر حملہ کردیا مقدمۃ الجیش کا افسر اوسکا بہائی جوراتہا اوس نے نہایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی مین بلخ پر قبضہ کرلیا اور کہیراسف کو قتل کرکے اوس کے مال واسباب کو لوٹ لیا۔ آتشکدون کو منہدم کردیا خمانی بنت گستاسف اور اوسکی بہن کو گرفتار کرکے لونڈی بنالیا۔ اس لڑائی مین خرزاسپ بادشاہ ترک نے فارسیون سے اون کے بڑے جہنڈے کو چہین لیا جسکو وہ زرکش کاویان کہتے تہے یہہ وہی جہنڈا تہا جسکو کاوہ حداد نے کہڑا کیا تہا جبکہ ضحاک سے باغی ہوکر اوس کو قتل کیاتہا اور افریدون کو بجائے اوس کے تخت نشین کیاتہا شاہان فارس نے اسکو اوسی کے نام سے موسوم کیا اور اوسکو جواہر سے مرصع کرکے اپنے خزانہ مین رکہتے تہے۔ لڑائیون مین اوسکو تبرکاً نکلتے تہے اسی جہنڈے کو مسلمانون نے جنگ قادسیہ مین اہل فارس سے چہین لیاتہا۔

قتل خرزاسپ واسفندیار

خرزاسپ بادشاہ ترک مہم بلخ سے فارغ ہوکر

سجستان کیطرف بڑہا جہان کیتاسب تارک الدنیا ہوکر عبادت مین مصروف تہا
اوس نے بادشاہ ترک کے آنیکی خبر سنکر اسفندیار کو قید سے رہا کرکے جاماسپ عالم
کے ہمراہ ترکون سے لڑنے کو بہیجا۔ اسفندیار نے خرزاسب کو بہایت نقصان
کے ساتہہ بسپا کیا اور کل وہ چیزین جنکو ترک نے لوٹ لیا تہا پہر واپس لیلین اور
زرکش کا ویان کوبہی چہین لیا۔ خرزاسب کو ہزیمت کے بعد سنہلنے کا موقع
نہ ملا وہ شکست پر شکست کہاتا ہوا اپنے ملک مین جا پہونچا اور اسفندیار
اوسکا تعاقب کرتا گیا اور اوس کے ملک کو بزور تیغ فتح کرتا گیا سب سے
آخری لڑائی مین خرزاسف اور اوسکا بہائی مارا گیا اوسکا مال و اسباب
اور خزانہ لوٹ لیا گیا عورتین گرفتار کرلی گئین اس کامیابی کے بعد اسفندیار
ترک پر خراج مقرر کرکے واپس ہوکر بلخ کو آیا۔ ہشام ابن محمد کہتا ہے کہ
اس کے بعد کیتاسب نے اسفندیار کو رستم حکمران سجستان کیطرف روانہ کیا۔
جس نے اسکے دادا کیقباد کو قید مین سے چہڑایا تہا۔ اور کیقباد نے اوسکو یہہ
ملک اوسکے حسن خدمت کے بدلے دیا تہا۔ اسفندیار اور رستم مین لڑائیان ہوئین
جنکے اثنا مین کیتاسب ایکسوبیس ۱۲۰ برس کا ہوکر مرگیا اور یہہ خود بہی انہین
لڑائیون مین مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو اون کے
شہرون کے طرف لوٹا دیا تہا اور اسکی مان بنی طالوت سے تہی اور بعضے یہہ
کہتے ہین کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے طرف واپس کیا ہے وہ
کورش بادشاہ بابل زمانہ بہمن مین تہا اور اوسی کے حکم سے اوس نے بنی اسرائیل کو
واپس کیا تہا پہر اسکے بعد کیتاسب بادشاہ ہوا جسکا لڑکا بہمن ہے اور
بعضے کہتے ہین کہ اوسکا لڑکا اردشیر بہمن ہے۔

بہمن | کیتاسب اور بروایت دیگر اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن تخت

حکومت پر بیٹھا یہہ بہت بڑے رعب و داب کا بادشاہ تھا اسیوجہ سے لوگ اسکو طویل الباغ مشہور کرتے ہین اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی ہشام ابن محمد راوی ہے کہ بہمن تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو سجستان کیطرف گیا رستم بن دستان اس کے مقابلہ پر آیا اور خوب خوب لڑا لیکن اسکے اقبال کے دن تمام ہو چکے تھے وہ معہ اپنے بھائی اور بیٹون کے ان لڑائیون مین مارا گیا بعد ازان بہمن نے روم پر حملہ کیا اور اونپر خراج مقرر کیا یہہ کل ملوک فارس سے عظیم الشان تسلیم کیا جاتا ہے اس نے سواد مین ایک شہر آباد کیا اسکی مان طالوت کے نسل سے تھی اسمین اور طالوت مین چار پشتونکا فرق تھا اسکی اُم ولد راسف نامی سے ایک لڑکا ساسان تھا۔ راسف بنی اسرائیل کی قیدی عورتون مین سے زریافیل کی بہن تھین جسکو بہود نے بیت المقدس کا حاکم بنایا تھا۔ بہمن نے خمانی کو اوسکی تیزی اور فراست کیوجہ سے بجائے اپنے فارس کا بادشاہ کردیا اہل فارس اسکو شہرزاد کہا کرتے تھے۔ بعضے مورخ لکھتے ہین کہ بہمن کی یہہ لڑکی تھی اور اوس نے اس سے بیاہ کرلیا تھا۔ دین مجوسی مین یہہ جایز تھا جب خمانی اُس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ تاج اسکو دو حالانکہ حکومت و سلطنت کا مستحق ساسان تھا بہمن نے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ ساسان رنجیدہ ہوکر اصطخر کو چلا گیا۔ اور وہین زہد و عبادت کرتا بکریان چراتا تھا۔

دارا بہمن کے مرنے کے بعد چونکہ دارا اکبر کمسن تھا خمانی خود حکمرانی کرنے لگی یہہ بڑی مدبر۔ ہوشیار اور عاقل تھی اکثر لڑائیون مین اپنے دشمنون سے فتحیاب ہوا کی جب اسکا لڑکا دارا اکبر جوان ہوا تو ملک اوس کے سپرد کردیا اور خود فارس ہوتی ہوئی روم سے لڑنے کو گئی وہان سے

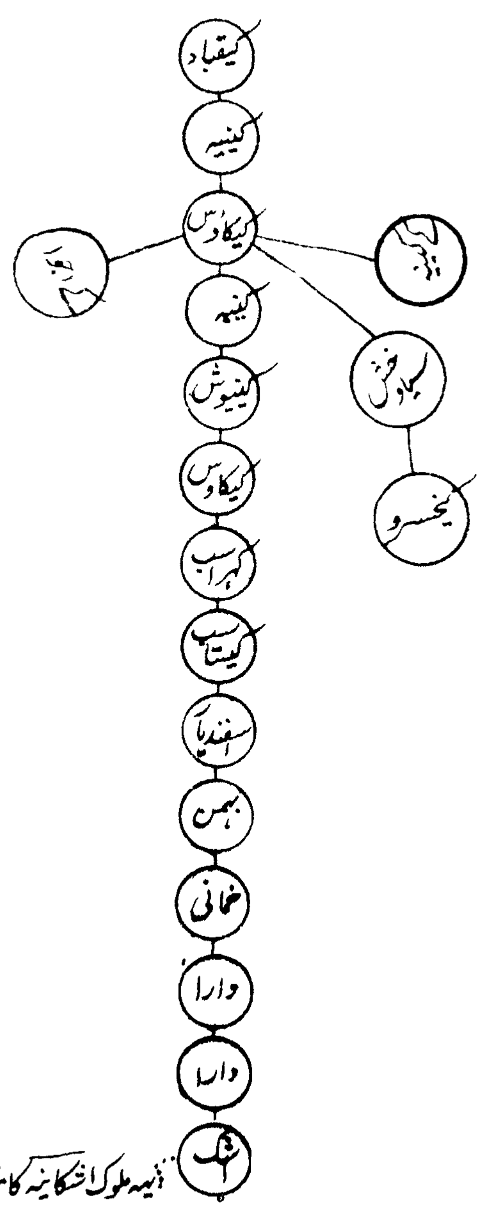
مظفر و منصور ہوکر واپس ہوئی - اسکا لڑکا دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد
بابل گیا اطراف و جوانب کے ملوک سے لڑا اور اون سے خراج لیا بارہ برس
حکومت کرکے مرگیا اس کے جگہہ پر اسکا لڑکا بیٹھا اوسکا نام بہی دارا تہا اس نے
باپ کے وزیرون کو قتل کر ڈالا رفتہ رفتہ کل ارکان سلطنت اس سے رنجیدہ ہوگئے
ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہہ نہایت
بدسیرت کینہ پرور ستمگر تہا - اسی دارا ابن دارا کے عہد حکومت مین اسکندر
بن فیلقوس بادشاہ یونان فارس پر چڑہہ آیا دونون مین لڑائیان ہوئین
خود دارا کے بعض سپاہیون نے اوسکو اثنا لڑائی مین قتل کر ڈالا اور سکندر کے
پاس چلے آئے اور اوس کے قتل کے ذریعے سے اسکندر سے تقرب کے خواستگار
ہوئے اسکندر نے اونکو قتل کر ڈالا اور یہہ کہا کہ یہہ اوسکی جزا ہے جو اپنے بادشاہ کے
ساتھہ برائی یا نمکحرامی کرے - اسکندر نے فتحیابی کے بعد روشنک بنت دارا
سے بیاہ کر لیا جیسا کہ اسکندر کے حالات مین بیان کرینگے - طبری کہتا ہے کہ
بعض علماء اخبار ماضیین کا یہہ قول ہے کہ وقت قتل دارا اوس کے چار
اولادین تہین تین لڑکے اشک - بیوذار - اردشیر اور ایک لڑکی روشنک
تہی جس سے اسکندر نے بعد فتحیابی بیاہ کیا - دارا نے چودہ برس حکمرانی کی
یہہ وہی حالات ہین جو اہل فارس مین زمانہ کیقباد سے دارا آخری بادشاہ
تک مشہور ہین -

اہروشیوش مورخ روم ابتدائی حکومت فارس مین تحریر کرتا ہے کہ
یہہ لوگ بنی اسرائیل کے شام مین داخل ہونے کے بعد زمانہ عثنیال بن قناز
بن یوقنا مین گزرے ہین - یہہ عثنیال - کالب بن یوقنا کا بہائی تہا جو بعد
یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے مدبر او مصلح ہوئے ہین - اسی زمانہ مین

ابو الفرس - بلاد ایشیا سے جسکو عربی مین فارس یونانی مین پرشو فارسی مین شیرش
کہتے ہین نکلکر اوس کے اطراف وجوانب مین جا ٹہیرا اور وہان کے رہنے والون پر
غالب آگیا اسی وجہ سے یہہ گروہ اوس کے طرف منسوب کر دیا گیا - اور یہہ لوگ
بار بار ترقی پذیر رہے تا آنکہ کیرش کے حکمرانی کا زمانہ آیا جسکے نسبت یہہ کہاجاتا ہے کہ یہہ کسرے اول تہا
اس نے قسنا عیدون کو مغلوب کیا پہر شہر بابل پر حملہ کرکے دجلہ کے کنارے تک
قبضہ کرلیا بعد ازان تہوڑے دنون بعد شہر پر حملہ کرکے اوسکو منہدم کر دیا -
سریانیون سے ہم نبرد ہوا اور انہین لڑائیون مین مرگیا - اس کے بعد اس کا
لڑکا قنبیشاش بن کیرش حکمران ہوا اس نے مصر پر چڑہائی کی مصریون
کے بتون کو توڑ ڈالا اون کے شرعی احکام اور ساحرون کو نیست ونابود کر دیا
یہہ واقعہ ابتداء دولت فارس سے ہزار برس بعد واقع ہوا - قنبیشاش کے
بعد دارا نے زمام حکومت اپنے ہاتہہ مین لی اس نے بہی بقیہ ساحرین مصر کو
قتل کیا اور سریانیون کے عمال کو والیس کر دیا اور بنی اسرائیل کو شام کیطرف
بہیجدیا اس کے بعد وہ بلاد روم غربی پر چڑہ آیا اثناء لڑائی مین خود دارا
کے سپہ سالارون مین سے ایک نے ۳۶ سنہ جلوس دارا مین دفعتہً حملہ کرکے اوسکو
قتل کر ڈالا بعدہٗ اسکا لڑکا ارتشخار چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا الثانی
ارتشخار تیرہ برس تک حکمران رہا پہر ارتشخار بن دارا بادشاہ ہوا کیرش بن
لوطوا ور اس سے لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہہ اوس کے ملک پر بہی قابض
ہوگیا بعد ازان اہل روم نے باعانت اہل مصر اس سے سرکشی کی ایک مدت تک
باہم لڑائی ہوتی رہی آخرکار اہل روم اور ارتشخار مین صلح ہوگئی اور ارتشخار
چہبیس برس حکومت کرکے مرگیا یہہ واقعات زمانۂ حکومت اسکندر بادشاہ
یونان مین ہوئے ہین جو اسکندر اعظم کا باپ تہا اسکندر بادشاہ یونان کے

مرنے کے بعد اسکندر اعظم کے باپ فیلقوس کو شہر مقدونیہ مین تخت نشین کیا اور
بجائے ارتشخار اوسکا لڑکا شخشار چار برس بادشاہت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت
مین اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ اور کل بلاد روم غربی پر حکمران ہوا شخشا کے
بعد شخشار دارا بادشاہ ہوا اس کے زمانہ مین اسکندر بن فیلقوس نے یہود سے
بیت المقدس چھین لیا بعد ازان اسمین اور دارا مین لڑائی چھڑ گئی جسمین دارا کو
ناکامی ہوئی اور اسکندر کامیابی کے بعد شام اور مصر کیطرف بڑھا اور اوسپر
قبضہ حاصل کرکے اسکندریہ آباد کیا پھر وہان سے مراجعت کرکے دارا النظوس
سے صف آرا ہوا۔ دارا میدان جنگ سے بھاگا اس نے اوسکا تعاقب کیا
اثناء راہ مین اوسکو زخمی دیکھکر گھوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی اس حالت پر
افسوس ظاہر کیا۔ دارا کے مرنے کے بعد اوسکو شاہی مدفن مین دفن کرادیا
یہہ واقعہ حکومت فارس کے ایکہزار اسّی برس پر واقع ہوا جیسا کہ ابھی بیان
کیا گیا ہے انتہی کلام ہیروشیوش (کلام ہیروشیوش کا تمام ہوا) سہیلی کہتا ہے
کہ اسکندر دارا کو معرکہ جنگ مین زخمی دیکھکر گھوڑے سے اوتر پڑا اور
اوس کے سر کو اپنے زانو پر رکھکر کہنے لگا کہ اے سید الناس لڑائی کرنے سے
میرا مقصود تمہارا قتل کرنا نہ تھا اور نہ مین اس سے راضی ہوا ہون تمہاری
اگر کوئی حاجت ہو تو بیان کرو دارا نے کہا میری لڑکی سے بیاہ کرلینا اور
میرے قاتل کو قتل کرنا اسکندر نے ایسا ہی کیا۔ یہان تک پہونچکر ملوک
فارس کے طبقہ ثانیہ کا زمانہ حکومت تمام ہوگیا۔ وَالْبَقَاءُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ
سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ۔

شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس



یہ ملوک اشکانیہ کا مورث اعلیٰ ہے۔

ابن عمید ان ملوک فارس کے ترتیب مین کیرش سے داراتک یون بیان
کرتاہے کہ کورش کے بعد اوسکا لڑکا قمبوسیوس آٹھہ برس بروایت دیگر نو یا اٹھائیس
برس حکمران رہا سنا جاتاہے کہ اس نے مصر پر حملہ کیا اور اسپر قبضہ حاصل کر لیا یہہ
بختنصر ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتاہے اس کے بعد داریوش بن گستاسب
نے چھبیس برس تک حکومت کی یہہ ان چار بادشاہون کا پہلا بادشاہ تہا
جسکے طرف دانیال نے اپنے اس قول مین اشارہ کیاہے "تین بادشاہ فارس
مین حکومت کرینگے چوتہا اگلون سے نہایت عظیم الشان ہوگا" پس اول یہہ ہے
دوسرا دارا ابن گستاسب ہے جو مجسطی مین مذکور ہے تیسرا دارا ابن الامۃ ہے
چوتہا وہ ہے جسکو اسکندر نے قتل کیا۔ داریوش بن گستاسب کے حکومت کے
دوسرے سال بیت المقدس کو خراب ہوے ستر برس ہو چکے تہے وہ تیسرے
سال اوسکی تعمیر تکمیل کو پہونچی۔ اس کے بعد اسمردیوس مجوسی ایک برس بادشاہ رہا
یہہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زردشت کا دین مجوسی
اسکے عہد حکومت مین زیادہ شایع ہوا اسمردیوس کے بعد اخشویرش بن داریوش
بیس برس تک سریر آرائے حکومت رہا اسکا وزیر ہامان عملیقی تہا اس کے
بعد ارطحشاشت بن اخشویرش بادشاہ ہوا یہہ طویل الیدین کے لقب سے مشہور تہا
اسکے زمانہ مین یہود نے فارس کے ہاتہہ سے نجات پائی اس نے اپنے حکومت کے
بیسوین سال بیت المقدس کے سور منہدم کرنے کا حکم دیا لیکن عزیر علیہ السلام
کے کہنے سے رک گیا اور ازسرنو اوس کے شہر پناہ کو درست کرا دیا۔ ابن عمید مجسطی
سے روایت کرتاہے کہ یہہ عزیر۔ عزرا کے نام سے مشہور ہین یہہ زمانہ ہارون علیہ السلام
سے چودہوین کاہن تہے انہون نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور انبیاء سلف
کی کتابین اپنے یادداشت کے موجب بعد مراجعت جلاء وطنی اول تحریر کیا کیونکہ

بخت نصر نے کل کتابون کو جلا دیا تہا۔ بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ توریت اور کتب انبیاء کے لکہنے والے یشوع بن یوصادوق ہین۔ ارطحشاشت کے بعد پانچ برس تک ارطحشاشت ثانی بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ مین حکیم بقراط اور سقراط تہہ اشیا مین تہے اس کے بعد صغریتوس تین برس حکومت کرکے مرگیا بعدہ دارا بن الامہ ملقب بہ ناتیش اور بروایت دیگر داریوش الیاریوش سترہ برس حکمران رہا اس کے زمانہ مین سقراط فیثا غورس۔ اقلیوس حکماء یونان تہے اسکے حکومت کے پانچوین برس اہل مصر یونان سے بغاوت کرکے اکیسو چوبیس برس کے بعد پہر بادشاہ بن بیٹہے۔ دارا بن الامنہ کے بعد ارطحشاشت برادرزادہ کورش بن داریوش بادشاہ ہوا اس نے گیارہ یا بائیس برس حکمرانی کی اس کے زمانہ مین الیاقیم کاہن تہے۔ پہر اس کے بعد ارطحشاشت مسمی بہ اخوش یا اوخش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اوسپر متصرف ہوگیا اوسکا فرعون ساناق بہاگ کر مقدونیہ مین جا چہپا ارطحشاشت نے مصر مین ایک محل اور ہیکل بنوائی جسکا حضرت عمرو بن العاص نے محاصرہ کرکے چہین لیا تہا۔ اس کے بعد ارشیش بن ارطحشاشت بادشاہ ہوا اس نے چار برس بادشاہت کی اس کے زمانہ مین بقراط۔ افلاطون۔ دمقراطس وغیرہ حکماء یونان موجود تہے بقراط اسی کے عہد حکومت مین تناسخ قائل ہونے کی وجہ سے مارا گیا بعضے کہتے ہین کہ بقراط کا یہہ مذہب نہ تہا اوس کے کسی شاگرد نے اوسکو اس مذہب سے متہم کرکے اوسپر شہادت دی اوسکو حکام نے شہر اتہنیا مین زہر دیکر مار ڈالا۔ ارشیش کے بعد دارا ابن ارشیش بیس برس بادشاہی کرتا رہا۔ ابن عمید ابو راہب سے روایت کرتا ہے کہ یہہ چوتہا دارا ہے جسکے طرف دانیال علیہ السلام نے اشارہ کیا ہے یہہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تہا

اس نے یونان سے اپناوہ خراج وصول کیا جو اسکے آبا و اجداد یونان سے لیتے تھے بعد چندے جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اور اسوقت اسکی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا جس سے دارا برہم ہو کر حملہ آور ہوا اسکندر نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو ہزیمت دیکر ملک فارس اور اوس کے علاوہ اور بلاد پر قابض ہو گیا۔ انتہی کلام ابن العمید۔

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

ملوک فارس کا یہہ طبقہ۔ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور رہے یہہ لوگ اشکان بن دارا اکبر کے اولاد سے ہین جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ملوک الطوائف مین بہی ایک ایسے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہین جنکا حال تحریر کیا گیا ہے۔ جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس لیلیا اور دارا اصغر اثنا، لڑائی مین مارا گیا تو اس نے ان ملوک کے بارے مین ارسطو سے مشورہ کیا ارسطو نے کہا کہ فارس کے خاندان شاہی مین سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران کر دیے جائین وہ آپسمین لڑین بہڑین گے اور یونان بچا رہیگا۔ اسکندر نے اس بنا پر علماء فارس کو ملک فارس پر حکمران کر دیا۔ انہین ملوک کا نام ملوک الطوائف ہے۔ اور پہر جب اسکندر مر گیا تو اوسکا ملک اوس کے چار امرا مین تقسیم ہو گیا۔ سقدونیہ اور انطاکیہ اور اسکے سرحدی ممالک روم کا حکمران فیلیشس سپہ سالار اسکندر ہوا۔ اسکندریہ مصر۔ مغرب پر فیلادفس ملقب بہ بطلیموس حکومت کرنے لگا۔ شام۔ بیت المقدس اور اوس کے سرحدی ممالک دمسطوس کے قبضہ مین رہا۔ سواد۔ اہواز۔ فارس کو یلاقس سیلقس ملقب بہ انطیخس نے

دبالیا اور پینتالیس برس تک حکمرانی کرتا رہا۔

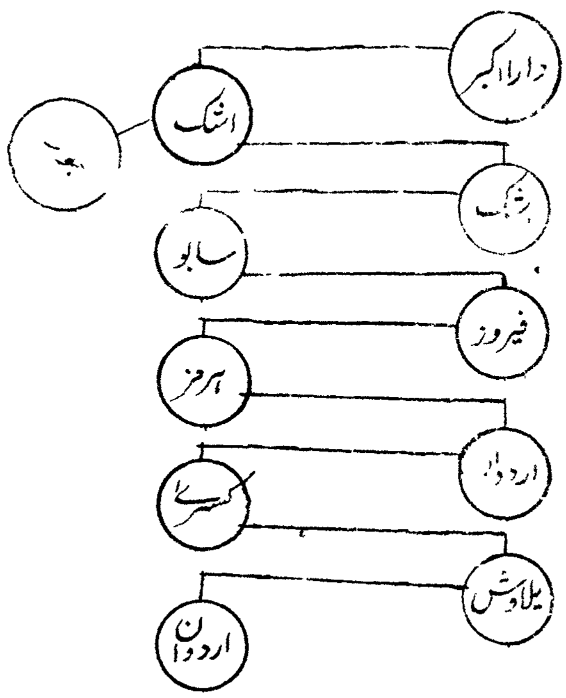
طبری کہتا ہے کہ اشک بن دارا اکبر بعد اپنے باپ کے رے مین رہا اور
وہین اوس نے نشو ونما پائی جب یہہ بڑا ہوا اور سکندر مرگیا تو اوس نے
لشکر جمع کرکے انطیخس پر حملہ کردیا۔ موصل مین دونون سے لڑائی ہوئی۔ انطیخس
لڑائی مین مارا گیا اور اشک سواد پر موصل سے رے اور اصفہان تک
قابض ہوگیا۔ ملوک الطوائف شرافت اور نسب کیوجہ سے اسکی تعظیم کرنے لگے
اور اکثر ہدایا وتحائف بہیجتے رہے بغیر اس کے کہ اسکو اون کے معزول کرنے اور
حکمران بنانے مین کچہہ دخل ہوتا وہ لوگ اسکی عزت کرتے اور اپنے خطوط مین
اسکا نام تعظیما لکہا کرتے ساتہہ ہی اس کے وہ لوگ آپسمین لڑتے جہگڑتے صلح
کرتے تہے۔ بعضے مورخ کہتے ہین کہ ایک شخص ملوک فارس کے نسل کا اصفہان
اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہوگیا بعد اسکے اوسکا لڑکا مالک
ہوا بعد چندے لشکر جمع کرکے کل ملوک الطوائف کا سردار بن بیٹہا۔ اسیوجہ سے
سوائے اسکے اور ملوک الطوائف کا ذکر ترک کردیا گیا بعضے لکہتے ہین کہ یہہ شخص
اشک بن دارا تہا جیسا کہ ہمنے اس سے پہلے تحریر کیاہے اور یہی اہل فارس کا
قول ہے اور بروایت بعض اشک۔ اسفندیار بن گستاسب کی اولاد سے ہے
اسمین اور اسفندیار مین چہہ پشتون کا فرق ہے اور بخیال بعض اشک بن
اشکان اکبر۔ کینہ بن کیقباد کے نسل سے ہے اس نے ملوک الطوائف پر
حکمرانی کی۔ اصطخر اور بلاد فارس پر قابض رہا بیس برس تک اسکی حکومت
رہی اس کے بعد جور ابن اشک بادشاہ ہوا اس نے بنی اسرائیل پر یحیی بن
زکریا علیہما السلام کے قتل کیوجہ سے حملہ کیا مسعودی کہتاہے کہ اشک بن
اشک بن دارا ابن اشکان اول نے دس برس پہر سابور اوس کے لڑکے نے

ساٹھہ برس حکمرانی کی اس نے بنی اسرائیل پر شام مین حملہ کیا اونکے مال و اسباب کو
لوٹ لیا اس کی حکومت کے اکتالیسوین سال ارض فلسطین مین جناب
یحیی علیہ السلام ظاہر ہوئے پہر اوسکا چچا جو ردس برس پہر نیرو بن سابور
اکتیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے زمانہ حکومت مین طیطش قیصر نے
بیت المقدس پر قبضہ کرکے شہر کو ویران اور یہود کو جلاء وطن کردیا جیسا کہ
اس سے پہلے لکھا گیا نیرو کے بعد جودر بن نیرو انیس برس تک بعد ازان
جودی (نرسی) اور اسکا بیٹا ہرمز چالیس برس تک بعدہ ہرمز چالیس برس تک
حکمرانی کرتا رہا اس کے بعد ردوان بن ہرمز پندرہ برس رہا پہر اوسکا لڑکا
کسرے (خسرو) بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پہر اوس کا
لڑکا بلاوش ہوا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اسکے زمانہ مین روم نے
باعانت قیصر بعوض خون انطخش - یونان سے نکلکر بلاوش پر حملہ کیا بلاوش
نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کرکے چار ہزار فوج سے اسکا مقابلہ کیا اس فوج پر بلاوش کیطرف
سے سواد کا بادشاہ حصر نامی افسری کرتا تہا اس نے قیصر پر شبخون مار کر اوس کے
لشکر کو منتشر کردیا انطاکیہ کو لیلیا اور خلیج تک بڑہ گیا - اس واقعہ کے بعد بلاوش
مرگیا بجائے اوس کے اردوان ابن بلاوش تیرہ برس تک بادشاہت کرتا رہا
تا آنکہ اردشیر بن مالک بن ساسان نے خروج کیا اور ملک فارس کو
ملوک الطوائف سے چہین کر از سر نو دولت و حکومت کی بنا ڈالی جسکو ساسانیہ
کے نام سے یاد کرتے ہین -

طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف مین جناب عیسی ابن مریم علیہما السلام
پیدا ہوئے جبکہ بابل پر پینسٹھہ برس اسکندر کے قبضہ کو ہوچکے تہے اور اشکانیہ کی
حکومت پر اکیاون سال گزرے تہے - اور نصاریٰ کا یہہ گمان ہے کہ

بابل پر اسکندر کے غلبہ کے پیچھے ... برس کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام
پیدا ہوئے واللہ اعلم - طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوایف کا اسکندر
کے بعد ... اردشیر ... کے ظہور تک دو سو ساٹھ برس رہا بعض
... سترہ برس ... کہتے ہیں کہ اس مدت میں نوّے بادشاہوں
... ملوک اشکانیہ
... شاہ ... اور ...

شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس



طبقہ رابعہ ملوک فارس

اردشیر یہہ خاندان سلطنت۔ دنیا کی عظیم الشان سلطنتون مین سے ہے اسکو دولت ساسانیہ یا اکاسرہ کے لقب سے مورخین یاد کرتے ہین۔ یہہ اون دو حکومتون (یعنی دولت روم و دولت فارس) مین سے ایک حکومت ہے جو ابتداء اسلام مین موجود تہین اسکا زمانہ حکومت اردشیر بن بابک[1] بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور وہ بیٹا ہے ساسان بن بابک بن ہرمز بن ساسان الکبر ابن کے بہمن کا۔ اس سے پہلے ہم بہمن اور اوس کے لڑکے ساسان کا حال تحریر کر چکے ہین کہ جس وقت اسکا بہائی دارا اپنی مان کے پیٹ مین تہا اوسیوقت بہمن نے ساسان کو نکال دیا تہا اور یہہ جبال اصطخر مین جا کر جا کر مقیم ہوا تہا وہین اسکے توالد اور تناسل کا سلسلہ جاری ہوا۔ آنکہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور آتشکدہ اصطخر کی تولیت کرنے لگا۔ یہہ نہایت شجاع اور دلیر تہا اسکی بیوی شاہی خاندان سے تہی اوس سے اسکا لڑکا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔ اندنون اصطخر مین ملوک الطوائف مین سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تہا۔ اسکا عامل مقام داراب جرد (داراب کرد) مین رہتا تہا جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اوسکے دادا ساسان نے اوسکو بادشاہ اصطخر کے خدمت مین پیش کر کے یہہ درخواست کی کہ یہہ عامل داراب جرد کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بہیجدیا جاوے بادشاہ اصطخر نے اسکو منظور کر کے اردشیر کو عامل داراب جرد کے پاس بہیجدیا بعد چندے عامل داراب جرد مر گیا تو اردشیر بحکم بادشاہ اصطخر۔ داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا۔ چونکہ نجومیون نے اس سے کہہ رکہا تہا کہ عالم مین ترے نام کا سکہ چلے گا

[1] یہہ سکندر کے پانسو چودہ برس کے بعد ہوا اور بقول بزسا پانسو پچاس برس اور بقول بعض دو سو چہاچہ سال کے بعد ہوا

اسیوجہ سے اوس نے اپنے زمانہ گورنری مین اکثر ملوک الطوائف پر حملہ کیا اور زیین فارس کے زیادہ حصہ کا بادشاہ بن بیٹھا اس کے بعد اوس نے اپنے باپ کو ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطخر پر بہی بزور تیغ قبضہ حاصل کرلیا۔ مورخین نے اردشیر کی لڑائیوں اور اوس کے سلسلہ فتوحات کو یون تحریر کیا ہے کہ اردشیر نے بادشاہ اردوان سے جو اصطخر پر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی جب اوس نے سختی سے جواب دیا اور برسر جنگ آمادہ ہوا تو اردشیر نے اصطخر پر حملہ کی تیاری کی وہ اصطخر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کرکے اپنے لڑکے کو وہان کا حاکم بنا دیا اردوان نے اس پیشقدمی پر اردشیر کو دہمکی دی اور بادشاہ اہواز کو اوس کے مقابلہ پر بہیجا بادشاہ اہواز شکست کہا کر واپس ہوا بعد ازان اردشیر نے اصفہان پر حملہ کیا اوس کے بادشاہ کو قتل کرکے اوسپر قبضہ کرلیا پہر وہ اہواز کیطرف بڑہا۔ اوس کے ساتہہ بہی یہی برتاؤ کیا۔ اس کے بعد اردوان سے لڑا اور اوسکو ہزیمت دیکر قتل کرڈالا۔ ہمدان۔ جبل۔ آذربائیجان۔ آرمینیہ۔ موصل پر اپنی کامیابی کا جہنڈا گاڑ دیا پہر ان سے فارغ ہوکر سوادان کو لیلیا اور دجلہ کے شرقی شہرون کے پاس ایک شہر آباد کیا۔ پہر وہان سے لوٹ کر اصطخر کو آیا اور سجستان۔ جرجان۔ مرو۔ بلخ۔ خوارزم کو حدود خراسان تک فتح کرلیا بعدہٗ فارس کیطرف آیا بادشاہ کوشان اور مکران نے اوسکی اطاعت قبول کرلی اور ایک مدت کے محاصرہ کے بعد بحرین کو بہی لیلیا۔ بحرین کا بادشاہ اثناء لڑائی مین دریا مین ڈوبکر مرگیا اس کے بعد اردشیر لوٹ آیا اور اوسکا لڑکا سابور اوٹہا اوس نے بہی بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین اطراف وجوانب کے بادشاہون کو زیر کیا اکثر نئے شہر آباد کئے۔ عمارتین بکثرت بنوائین۔

غرضکہ اردشیر چودہ برس حکومت کرکے مقام اصطخر مین مرگیا۔

ہشام بن کلبی راوی ہے کہ اردشیر اپنے زمانۂ حکومت مین اس امر کا
خواستگار ہوا کہ جو ممالک ملوک الطوایف سے پیشتر اس کے اباء و اجداد کے
قبضے مین تہے اون سب پر یہہ اکیلا حکمران بنے۔ اردوان نون پر اردوان اور ان کے نیز
بابا بادشاہت کر رہا تہا ان دونون نے بالاتفاق۔ اردشیر کا مقابلہ کیا۔
اردشیر مصلحتاً بابا سے صلح کرنا چاہتا تہا اسی اثناء مین اردوان مارا گیا اور
اردشیر نے سواد پر قبضہ کرلیا اسکے بعد بابا نے اسکی اطاعت قبول کرلی اور
کل سلاطین مغلوب ہوگئے بعد ازان اردشیر عرب کیطرف متوجہ ہوا اکثر اہل
عرب عراق اور حیرہ مین رہتے تہے۔ ان کے تین گروہ تہے ایک تنوخ تہا۔
جنمین قضاعہ بہی شامل ہین جو تبابعہ کے کسی بادشاہ کے ساتہہ ہوکر ملوک
فارس سے لڑے تہے۔ یہہ لوگ غربی فرات مابین انبار اور حیرہ کے خیمون
مین گزران اوقات کرتے تہے ان لوگون نے اردشیر کی سلطنت اور مملکت
مین قیام کرنا ناپسند کیا غربی فرات سے نکلکر برِ عرب مین چلے آئے۔ دوسرا گروہ
عُبّاد کا تہا جو خاص حیرہ مین سکونت پذیر تہا تیسرے احلاف تہے جو انہین
بغیر نسب کے ملے جلے ہوئے تہے نہ تو وہ تنوخ مین شامل تہے جو فارس کی طاعت
و فرمانبرداری کے منکر ہوئے اور نہ اون عبّاد مین تہے جنمین یہہ ملے ہوئے
تہے لیکن اتفاق زمانہ سے یہی احلاف انبار اور حیرہ کے مالک ہوئے
اور اوسکو اونہون نے خراب و ویران کردیا۔ انہین مین سے عمرو بن
عدی اور اوسکی قوم تہی جس نے حیرہ اور انبار کو پہر شروع سے آباد کیا۔
ان دونون کو عرب نے زمانۂ بخت نصر مین بسایا تہا بعد ازان بنی عمرو بن
عدی نے اوسکو آباد کیا جب وہ اسکے مالک اور حاکم ہوئے تا آنکہ اسلامیان

عرب نے شہر کوفہ کو لوٹ لیا اور حیرہ نیست و نابود ہو گیا۔

اردشیر نے فتحیابی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے موافق اشکانیون کو چن چن کر مار ڈالا۔ لیکن ایک عورت شاہ اردوان کے محل مین اپنا نام و نسب چھپا کر بچ گئی جسکو اردشیر نے اپنی خواصی مین رکھہ لیا جب وہ اس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہہ فعل ناگوار گزرا اوس نے اس عورت کو قتل کرنے کی غرض سے ایک مرزبان کے سپرد کر دیا۔ اوس مرزبان نے اسکو نہ مارا جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نام سابور رکھا اور در پردہ اوسکی پرورش اور تعلیم کرتا رہا۔

سابور اردشیر نے اپنے آخری زمانہ مین لاولد ہونے اور نسل و حکومت منقطع ہونے کی شکایت کی اور اوس عورت کے قتل اور اتلاف حمل پر نادم ہوا مرزبان نے کہا کہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اوس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام سابور رکھا ہے اور اب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے اردشیر یہہ سُنکر فرط شادی سے اوچھل پڑا اور اوسیوقت سابور کو بُلا کر اپنا ولیعہد بنا لیا۔ اردشیر کے مرنے کے بعد سابور بادشاہ ہوا اس نے داد دہش سے لوگون کو اپنا مطیع بنا لیا اور اچھے اچھے عُمّال مقرر کیے۔ خراسان گیا اور وہان کا انتظام درست کیا پھر لوٹ کر نصیبین پر جا پہونچا اور اوسکو لڑکر چھین لیا اس کے بعد اوس نے شام کے اکثر شہرون پر قبضہ کر لیا — انطاکیہ کا محاصرہ کر کے اوس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا بعد چندے بہت سا مال و اسباب لیکر اوسکو چھوڑ دیا بعضے کہتے ہین کہ اوسکو قتل کر ڈالا۔

جہان تکریت مین مابین دجلہ اور فرات کے ایک شہر حضر نامی تھا اوسمین جرامقہ کی حکومت تھی ساطرون نامی ایک شخص ملوک الطوائف سے وہان

حکومت کر رہا تہا مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اسطرون ملوک سریانیین سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب اسکو ضیزن کہتا ہے۔ ہشام بن محمد کلبی لکہتا ہے کہ یہہ قضاعہ سے تہا اور یہہ ضیزن بن معاویہ بن العبید بن الاجدم بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے سلیم کا نسب ہم قضاعہ مین بیان کرینگے۔ یہہ ارض جزیرہ مین رہتا تہا قبایل قضاعہ کے بیحد لوگ اسکے ساتہہ رہتے تہے اسکی حکومت شام تک پہیلی ہوئی تہی۔ سابور نے مہم خراسان کیوجہ سے اس سے تعرض نہین کیا تہا جب وہ اون بلاد سے فارغ ہوا تو اسکی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اوسکا محاصرہ کئے رہا۔ ایکروز ساطرون کی لڑکی نضیرہ نامی سواد شہر مین سیر کو نکلی چونکہ یہہ حسین اور شکیل تہی اور سابور بہی خوبصورت تہا دونکی آنکہین چار ہوتے ہی دلون مین محبت نے جگہہ کر لیا۔ اسی خانہ خراب محبت کیوجہ سے نضیرہ نے سابور کو قلعہ کی پوشیدہ راہون کو بتا دیا جس سے اگلے دن سابور قلعہ مین گہس گیا اور ضیزن کو قتل کرکے قلعہ پر قابض ہو گیا۔ بنی قضاعہ جو اوس کے ساتہہ قلعہ مین رہتے تہے بیابانون کیطرف چلے گئے۔ اور بنی حلوان تقریباً فنا ہو گئے اور قلعہ حضر ویران مسمار ہو گیا۔

سابور نے فتحیابی کے بعد نضیرہ سے بیاہ کر لیا شب عروسی کو اوس کے ساتہہ نضیرہ کے بچہونے مین آس کے پتے بہرے ہوئے تہے سابور کو اوسکی سختی سے تکلیف ہوئی باتون بات پوچہہ بیٹہا کہ تیرا باپ کیا کہاتا تہا نضیرہ نے جواب دیا مکہن۔ گوشت۔ شہد۔ کہجورین۔ شراب۔ یہہ کہکر شامت اعمال سے بول اوٹہی اور تیرا باپ؟ سابور کو یہہ کلمہ ناگوار گزرا غصہ سے کہنے لگا کہ مین تیرے ساتہہ زمانہ کی باتین کرنے نہین آیا مین اس دوستی پر لعنت بہیجتا ہون یہہ کہکر سابور اوٹہا اور ایک شخص کو یہہ حکم دیا کہ تیز گہوڑے پر سوار ہو کر نضیرہ کے بال اوسکے

دُم مین باندہ کر دوڑلے۔ اوس شخص نے ایسا ہی لیا نضیرہ کے بال اوکہڑ
گئے اور اوسی ذلت ورسوائی کیجا لیتمین مرگئی۔ ابن اسحاق کا یہہ خیال ہے کہ
جس نے قلعہ حضر کو فتح کرکے ویران کیا اور ساطرون کو قتل کیا وہ سابور ذوالاکتاف
ہے لیکن سہیلی اسکا انکار کرتا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف سے ہے اور
جس نے انکی حکومت وسلطنت لیلی تہی وہ اردشیر اور اوسکا لڑکا سابور ہے
اور سابور ذوالاکتاف اوس کے بہت دلون بعد ہوا ہے اور دہ ملوک
بنی اردشیر کا لوان بادشاہ ہے اور پہر آگے چلکر سہیلی کہتا ہے کہ پہلے جس نے
ملوک ساسانیہ سے حیرہ پر قبضہ کیا وہ سابور بن اردشیر ہے۔ اس نے جب
عرب کو اپنا مطیع کرلیا تو اونپر اوس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جدآل
منذر) کو وہان کا حاکم بنایا عمرو بن عدی نے نہایت خوبی سے وہان کا انتظام کیا
اور برابر سالانہ خراج دیتا رہا۔ اس کے مرنیکے بعد اسکا لڑکا امرء القیس
بن عمرو بن عدی وہان کا گورنر ہوا بعد ازان یہہ ملک آل منذر کی حکومت مین
وراثتہً چلا آیا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔

هرمز۔ بہرام

سابور تیس[۳۰] برس حکومت کرکے مرگیا بعد ازان اوس کا
لڑکا ہرمز[۱] تخت حکومت پر بیٹھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے
بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا یہہ نہایت حلیم اور نیک سیرت تہا اس نے
اپنے اسلاف کی اقتدا کی۔ مانی ثنوی زندیق جو نور کا قائل ظلمت کا منکر تہا
اور اسکے دادا (سابور) کے عہد حکومت مین ظاہر ہوا تہا جسکی چند دنون سابور
نے بہی اتباع کی تہی بعدہٗ پہر مجوسی ہوگیا تہا جب بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا تو
اوس نے لوگون کو جمع کرکے مانی زندیق کو سر دربار طلب کیا اور اوس سے

[۱] یہہ پہلوان بہادر عظیم الخلقت شدید القوت تہا اس نے اہواز مین شہر ہرمز بسایا۔

اوس کے عقاید دریافت کیے۔ لوگون نے اوس کے عقائد سُنکر اوسکی تکفیر کی بہرام بن ہرمز نے اوسکو قتل کرا دیا۔

مسعودی کہتا ہے کہ اسکے معنی ہین جو شخص ظاہر تفسیر کتاب زردشت سے جسکا ذکر پہلے اس سے ہو چکا ہے منحرف ہوکر اوسکی تاویل کرے چونکہ اوس کتاب کا نام زند تہا اسوجہ سے اوس کے تاویل کرنے والے کو زندیہ کہنے لگے بعد ازان عرب نے اوسکو معرب کرکے زندیق کہا اس مین کل وہ لوگ شامل ہوگئے جو ظاہر کی مخالفت کرین اور در حقیقت باطن کے منکر ہون بعد ازان عرف شرع مین زندیق اوسکو کہنے لگے جو بظاہر اسلام کا قایل ہو اور در حقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام

بہرام بن ہرمز تین برس تین مہینے حکومت کرکے مرگیا بعدہ اوس کا لڑکا بہرام بادشاہ ہوا یہہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی۔ ملاہی اور ملاعب مین مبتلا ہوگیا اس کے عمّال۔ رعایا کو جور وتعدّی سے پریشان کرنے لگے۔ گانؤن کے گانؤن شہر کے شہر ویران ہوگئے۔ ایکروز یہہ شکار سے لوٹا ہوا آرہا تہا اتفاق سے دو بوم ایک درخت پر ویرانے مین بیٹھے ہوئے بول رہے تہے بہرام نے کہا کاش مین طیور کی زبان سمجہتا ہوتا۔ دومعون نے جو اسوقت موجود تہے عرض کیا کہ ہم انکی زبان سمجھتے ہین یہہ دونون بوم بیاہ کرنے کی باتین کررہے ہین۔ مادہ کہتی ہے کہ مین بیس شہر ویران لیکر تیرے ساتہہ نکاح کرونگی اور نر نے اسکو قبول کرلیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بہرام کا زمانۂ حکومت اور چندے باقی رہ گیا تو مین تجہکو بجائے بیس کے ہزار ویرانے دونگا۔ بہرام یہہ سُنکر خواب غفلت سے چونک پڑا اور بذاتہ امور سلطنت کو دیکہنے لگا۔ آخری زمانہ حکومت اوسکا ابتدائی زمانہ سے عدل وانصاف۔ انتظام وتدبیر مین بڑہ گیا۔

بہرام بن بہرام بن بہرام قرسین ہرمز

اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اسکو شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کرتے تھے۔ سجستان اسکا دار الحکومت تہا۔ یہہ چار برس سلطنت کر کے مر گیا بعد ازان اسکا بہائی قرسین (نرسی) بن بہرام نو برس حکومت کرتا رہا یہہ عادل اور نیک سیرت تہا اسکے بعد ہرمز بن قرسین بادشاہ ہوا اسکا زمانۂ حکومت سات برس تک رہا۔ یہہ ملوک مقام جندیسابور (مضافات خراسان) مین رہتے تھے۔

سابور ذو الاکتاف

ہرمز کے مرنے بعد اوسکی کوئی اولاد نہ تھی ارکین دولت اسوجہ سے زیادہ پریشان ہو رہے تھے اتفاق سے اوسکی ایک بیوی حاملہ پائی گئی ارکین دولت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا وضع حمل کا انتظار کرتے رہے جب وضع حمل ہوا تو اوسکا نام سابور رکھا اور اوسی وقت سے اوسکو تخت نشین کر دیا اور خود انتظام سلطنت کرنے لگے بعضے کہتے ہین کہ ہرمز نے یہہ وصیت کی تہی کہ بعد وضع حمل جو لڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے۔ بہرکیف جب شیرخوار بچہ بادشاہ بنایا گیا اطراف وجوانب مین یہہ خبر مشہور ہوگئی۔ ترک۔ روم نے ملک دبانا شروع کر دیا۔ بلاد عرب اون کے سرحدی ممالک سے بہت ہی قریب تھے۔ وہان کے رہنے والے قحط اور ناپیداواری کیوجہ سے ہمیشہ فارس کے شہرون کے غلہ کے محتاج رہتے تھے وہ بہی موقع مناسب سمجھکر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین۔ بلاد قیس۔ وحاظمہ کی بادیہ نشین جماعتین جوق جوق ممالک فارس مین آنے لگین۔ لوٹ مار فساد بازار گرم کر دیا اسی حالت پر ایک زمانہ گزر گیا لیکن اہل فارس مین سے کسی نے بوجہ کمسنی بادشاہ کے نہ تو اون سے تعرض کیا اور نہ اونکے دفع کرنے کی کوشش کی جب اونکا بادشاہ سن شعور کو پہونچا اور اوس کی عمر کے سولہ مرحلے طے ہو چکے تب

اراکین دولت نے اوس سے ملک کا حال۔ عرب کی لوٹ مار۔ ترک و روم کے
واقعات بیان کئے۔ سابور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھکر لشکر کی تیاریکا
حکم دیا اور خود اونکی افسری کرتا ہوا اپنے دار السلطنت سے روانہ ہوا۔ عرب کے
لٹیرے اسوقت تک بلاد فارس مین موجود تہے اونکو اسکی خبر نہ تہی یہہ یکایک
اون کے سرون پر پہونچگیا اور اون کو مارتا نکالتا بحرین تک بڑہ گیا اور وہان
پہونچکر قتل و غارت کا عام حکم دیدیا۔ بعد ازان رؤساء عرب تمیم۔ بکر۔ عبد قیس پر
چڑہائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کردی۔ عبد قیس شہر چہوڑکر ریگستانون
مین چلے گئے پہر وہ یمامہ مین آیا وہان بہی قتل و قید و غارت کرنے لگا پہر وہان سے
بلاد بکر و تغلب کیطرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس او ر مناظر روم کے درمیان
شام مین تہے وہان بہی جسکو عرب مین سے پایا اوسکو قتل کرڈالا اون کے
گہرون کو لوٹ لیا اون کے پانی کو خراب کرڈالا۔ اسکے بعد جس شخص نے اس سے
پناہ چاہی اوسکو اوس نے ٹہیرایا چنانچہ بنی تغلب مین سے (جو بحرین اور خط
سے آئے تہے) دارین مین۔ بنی تمیم کے لوگون کو ہجر مین۔ بکرین و ائل و ا اونکو
کرمان مین بنی حنظلہ کو اہواز مین رہنے کی جگہہ دی۔ شہر انبار۔ کرخ۔ سوس کو
آباد کیا۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ ایاد جزیرہ مین پہلے رہتے تہے۔ گرمیون مین
عراق مین آجاتے لوٹ مار کرتے رہتے تہے سابور ان دنون کمسن تہا جب یہہ
بڑا ہوا اور کاروبار سلطنت کرنے لگا تو وہ ان کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا
اس زمانہ مین اونکا سردار حرث بن اغر ایادی ۔ ایاد بن نزار کی اولاد سے تہا
سابور کی روانگی سے پہلے ایک شخص[1] نے بنی ایاد مین سے جو دار السلطنت فارس

[1] مورخین نے لکہا ہے کہ یہہ سابور کا کاتب (سکرٹری) تہا اس نے ایک قصیدہ حرث کے
پاس بہیجدیا تہا جسمین سابور کی آمد کی نظم تہی۔

مین ملا جولا ہوا رہتا تہا حرث بن اغر ایادی کو سابور کے ارادے سے مطلع کیا اور اونکو اسکی لڑائی سے ڈرایا۔ حرث نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہہ ہوا کہ لشکر سابور نے پہونچکر اون کو قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ جلا وطن ہوکر سرزمین جزیرہ اور موصل کیطرف چلے گئے پہر لوٹ کر اعراق کو نہ آئے جب مسلمانون کے دلاور سردارون نے ان شہرون کو فتح کیا اور اون سے جزیہ (خراج) طلب کیا تو اونہون نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور روم مین چلے گئے۔

سہیلی سابور بن ہرمز کے تذکرہ مین لکھتا ہے کہ یہہ اکتاف[۱] (بازو) عرب کے بدن سے کاٹ ڈالتا تہا اسیوجہ سے عرب اسکو ذوالاکتاف کہتے ہین بحرین مین اس نے اوس کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا اسوقت اسکی عمر تین سو برس کی ہو چکی تہی اس سے سابور نے کہا کہ "مین تم سبہو نکو قتل کر ڈالونگا تملوگ حکومت وسلطنت کے مدعی ہو تمہارا یہہ خیال ہے کہ تمام جہان مین تمہاری حکومت پہیلی ہوئی ہے" عمرو بن تمیم نے جواب دیا "اے بادشاہ یہہ عالی ہمتی سے بعید ہے اگر درحقیقت اون کا کوئی حق ہے اور وہ اسکے مستحق ہین تو تمہارا قتل کرنا اونکو نہین روک سکتا اور اگر کوئی حق و استحقاق نہین ہے تو تجہکو اونپر قبضہ ملگیا ہے ان کو یون ہین رہنے دے تیری آیندہ اولاد ان سے نفع اوٹہائیگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سابور کو عمرو بن تمیم کے اس جواب پر رحم آگیا اوس نے اون کے قتل وغارت سے ہاتہہ اوٹہا لیا۔ بعد ازان اوسنے بلاد روم پر حملہ کیا اون کے اکثر قلعات کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت مین رومیون کا بادشاہ قسطنطین تہا جسنے ملوک روم مین سے سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا تہا قسطنطین کے مرنے کے بعد اوسی کے خاندان سے الیانوس

[۱] مورخین لکھتے ہین کہ اوسنے عرب کے ستر ہزار آدمیون کے بازو کاٹ ڈالے تہے۔

نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹہا اور دین نصرانیت سے منحرف ہو گیا۔ رؤسار ملت کو قتل اور گرجون کو مسمار کرا دیا اور سابور سے لڑنے کو ایک کثیر التعداد فوج جمع کر لی۔ عرب کے قبایل بہی سابور سے انتقام لینے کیلئے قیصر روم کے فوج مین شامل تہے۔ اس لشکر کا سپہ سالار[۱] یوسانوس تہا جسکو الیانوس قیصر روم نے ایران کے ویران کرنے کو روانہ کیا تہا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکہہ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جسوقت یوسانوس رومی فوج کو لئے ہوئے سرزمین فارس مین پہونچا سابور نے بہی لشکر فراہم کر کے رومیون کا مقابلہ کیا رومیون نے پہلے ہی حملہ مین سابور کو پسپا کر دیا۔ عرب کے گروہ نے اوسکا تعاقب کیا لیکن وہ معدودے چند آدمیون کو ہمراہ لیکر جان بچا کر بہاگ نکلا رومیون نے اوس کے خزانہ پر قبضہ کر لیا اور شہر طیسفون پر اپنی کامیابی کا پہریرہ اوڑا دیا وہان کے رہنے والے۔ رومیون سے متنفر ہو کر جلا وطن ہو گئے اور رومیون نے وہان سکونت اختیار کر لی اور نہایت عزت و اقتدار سے رہنے لگے۔ بعد چندے الیانوس ایک لڑائی مین مارا گیا۔ رومیون نے یوسانوس کو اپنا سردار بنانا چاہا یوسانوس نے یہہ شرط کی رومی پہر مذہب نصرانی اختیار کر لین جیسا کہ زمانۂ حکومت قسطنطین مین تہا۔ رومیون نے اسکو قبول کر لیا اور یوسانوس نے حکومت اختیار کر لی۔ اس کے بعد سابور نے پہر فوج جمع کر کے حملہ کرنے کی یوسانوس کو دہمکی دی اور یہہ کہلا بہیجا کہ مین اپنی رعایا کا انتقام لینے کو آرہا ہون تم خبردار ہو جاؤ یوسانوس یہہ سنکر گہبرا گیا اور اپنی رومی افسرون کو ہمراہ لیکر سابور کے پاس گیا سابور نے

[۱] انگریزی مورخ اس بڑی فوج کے حاکم کا نام جولین بتلاتے ہین یہ عربی مورخ اسکو یوسانوس لکہا ہو

اوس سے معانقہ کیا۔ نہایت عزت سے اوسکو ٹہیرایا اور اس امر پر صلح[1] کرلیا کہ رومی کل مال غنیمت واپس کردین اور بعوض خونبہا نصیبین کو دیدین جسکو رومیون نے فارس سے لیلیا ہے۔ چنانچہ یوسانوس۔ نصیبین کو واپس دیکر اپنے ملک کو لوٹا اور سابور اصطخر۔ اصبہان (اصفہان) کے آدمیون کو وہان دوبارہ آباد کرکے اپنے دارالسلطنت کو واپس آیا۔ اس واقعہ کے تہوڑے دنون کے بعد یوسانوس مر گیا۔

بعض مورخین بیان کرتے ہین کہ سابور بہ تبدیل لباس۔ روم گیا اور وہان وہ گرفتار کرلیا گیا قیصر نے اوسکو بیل کی کہال پہنائی اور اوسکو اپنے ساتہہ لئے ہوئے نیسابور کیطرف بڑہا تاکہ وہ اپنی آنکہون سے اپنے ملک کی بربادی دیکہے لیکن سابور اثنا راہ سے موقع پاکر بہاگ نکلا اور جند نیسابور کے لشکر مین شامل ہوکر رومیون کے مقابلہ پر آیا اور اوسکو شکست دیکر اون کے بادشاہ کو گرفتار کرلیا۔ اور اوس سے مزدورون کی طرح مدتون کام لیتا رہا بعد چندے اوسکی ناک کاٹ کر ایک گدہے پر سوار کراکے رومیون کے پاس بہیجدیا لیکن یہہ ایسا فسانہ ہے کہ جس کے جہوٹ ہونے کی عادت شہادت دے رہی ہے۔ الغرض سابور اپنی حکومت اور عمر کا بہتر[2] واٹہان سال پورا کرکے مرگیا۔ اس نے شہر نیسابور۔ سجستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہون کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طول وطویل سلطنت مین رعایا کو بہت خوش رکہا۔

اردشیر ثانی۔ اور اسکے بعد کے سلاطین

سابور وقت انتقال اپنے برادرزادہ اردشیر بن ہرمز کے حق مین حکومت کی وصیت کر گیا تہا

[1] اس عہدنامہ مین جسکی رو سے صلح ہوئی تہی وہ پانچ صوبے بہی داخل تہے جو دجلہ کے مشرق مین واقع تہے جنکو نرسی کی عہد حکومت مین رومیون نے ایرانیون سے چہین لیا تہا۔

جس سے ارکین دولت نے اوسکو تخت نشین کیا لیکن چار برس کے بعد اوس سے نزع
سلطنت کی گئی اور بجائے اوس کے سابور بن سابور ذو الاکتاف تخت
حکومت پر بیٹھایا گیا لوگون نے اسکی بادشاہت کی خوشی منائی یہہ نہایت
نیک سیرت تہا۔ رعایا اور لشکری سے نرمی کا برتاؤ کرتا تہا۔ اس سے اور
بنی ایاد سے اکثر لڑائیان ہوا کین جسکی طرف بنی ایاد کا شاعر اس شعر مین اشارہ
کرتا ہے "علی رغم سابور بن سابور اصبحت ؛ قباب ایاد حولہا الخیل والنعم "
بعضے کہتے ہین کہ یہہ شعر سابور ذو الاکتاف کے بارے مین کہا گیا ہے واللہ اعلم
بہرکیف سابور پانچ برس حکومت کرکے مر گیا بجائے اوس کے اوس کا
بہائی بہرام ملقب بہ کرمان شاہ تخت نشین ہوا یہہ نہایت مدبّر اور نیک سیرت
بہی تہا یہہ بہی گیارہ برس حکومت کرکے مر گیا اوس کے مرنیکا یہہ واقعہ بیان کیا جاتا
ہے کہ وہ لڑائی مین یا فوج کے رفع فساد مین مصروف تہا ناگاہ اوسکو ایک تیر
آلگا جس سے وہ مر گیا اسکے بعد یزدجرد الاثیم بادشاہ ہوا اکثر اسکو بہرام کا بیٹا
بتاتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اوسکا بہائی تہا ہشام ابن محمد تحریر کرتا
ہے کہ یہہ نہایت غصّہ ور۔ مکّار۔ دغاباز۔ فریبی۔ جابر۔ خود رائے تہا
تہوڑی سی لغزش پر اپنے رعایا اور ملازمین کو بہت بڑی سزا دیتا تہا۔
درگزر۔ چشم پوشی کا بالکل عادی نہ تہا۔ اعلیٰ درجہ کا بدخصلت۔ بد طینت
سفلہ مزاج تہا۔ اس کے ابتدائی حکومت مین رسی حکیم معروف بہ مہر نرسی
وزارت کرتا تہا لیکن بعد چندے معزول کردیا گیا۔ اہل دولت اسوجہ سے
اور نیز بادشاہ وقت کے ظلم و تعدّی سے پریشان ہو رہے تہے اتفاق
وقت سے ایک روز اس کے اصطبل خاص کا ایک گہوڑا چہوٹ گیا۔
کوئی شخص اوسکو پکڑ نہ سکتا تہا یزدجرد یہہ دیکہکر چلّا اوٹہا اور خود اوسکے

پکڑنے کو بڑہا گہوڑے کے پاس پہونچکر ایک نیزہ مارا۔ گہوڑے نے بہی اسپر لات چلائی دونون زیادہ زخمی ہوگئے اور اوسی زخم کے صدمے سے مرگئے۔ یہہ واقعہ اوسکی حکومت کے اکیسوین[۲۱] سال واقع ہوا بعدہٗ بہرام بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا لقب بہرام جور تہا۔ اس نے بلاد حیرہ مین عرب کے ساتہہ پرورش پائی اس کے باپنے نعمان بن امرءالقیس کے سپرد اسکو کردیا تہا اوس نے اسکو سواری لڑائی۔ علم کی تعلیم دی جب اسکا باپ مرگیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کے نسل سے بادشاہ کردیا بہرام[۱] جور یہہ خبر سُنکر بہ امداد نعمان بن منذر فارس پر چڑہ آیا اور اوس سے لڑکر خود بادشاہ بن بیٹہا۔ جیساکہ آل منذر کے حالات مین ہم بیان کرینگے۔ اس کے زمانۂ حکومت مین خاقان بادشاہ ترک نے بلاد صغد پر جو اس کے مقبوضات سے تہے فوج کشی کی بہرام نے اوسکا مقابلہ کیا اور نہایت جوانمردی سے اوسکو پسپا کرکے قتل کرڈالا بعدازان ہندوستان پر حملہ کیا اور شاہ ہند کی لڑکی سے بیاہ کرلیا۔ ملوک روم اس سے ڈرتے تہے اور ہمیشہ سالانہ نذرانہ بہیجتے تہے اونیس[۱۹] برس اس نے حکومت کی بعدازان یزدجرد بن بہرام جور حکمران بنایا گیا اس نے مہر نرسی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہہ نہایت نیک سیرت عادل۔ سخی تہا۔ بیس[۲۰] برس حکومت کرکے مرگیا اس کے بعد ہرمز بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا بہائی فیروز ان دنون یہان موجود نہ تہا جب اوسکو اس

سلہ بعض ایرانی مورخ یا قصہ گو اس واقعہ کو یون بیان کرتے ہین کہ بہرام عربون کو لیکر ایران پر چڑہا لیکن ایرانیون کی خونریزی ناپسند کرکے اس امر کو بخوشی قرار دیا کہ تاج دو شیرون کے درمیان مین رکہہ دیا جائے۔ دونون تاج خواہون مین سے جو تاج اوٹہا لائے وہی تاجدار ایران سمجہا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا خسرو نے مارے خوف کے اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی لیکن بہرام دلیرانہ اوٹہا اور شیرون کو مارکر تاج اوٹہا لایا۔ لوگون نے خسرو کو تخت سے اوتارکر بہرام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔

واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد لشکر لیکر چڑہ آیا اور اپنے بہائی کو
قید کرکے خود بادشاہ بنگیا۔ اس کے زمانۂ حکومت مین رومیون نے خراج دینا
بند کر دیا ہتا اس نے ایک لشکر بسرگردہی وزیر مہر نرسی اون کے زیر کرنے کو
روانہ کیا وزیر مہر نرسی نے اونکو مار پیٹ کر پہر مطیع کر لیا۔ سات سالون کا قحط
اسی کے عہدِ حکومت مین پڑا اسنے اوسکا نہایت معقول انتظام کیا لوگون مین
علی العموم غلہ تقسیم کرتا ہتا محصول بالکل معاف کر دیا ہتا اس زمانۂ قحط مین کوئی
شخص بہوکون نہین مرنے پایا۔ ہیاطلہ نے اسی زمانہ مین اوس کے ممالک پر
دست درازی شروع کی۔ طغارستان اور بلاد خراسان کے اکثر حصہ پر قبضہ
کر لیا۔ فیروز نے اونکی مدافعت کی غرض سے لشکر جمع کرکے حملہ کیا لیکن ناکام رہا
ہیاطلہ نے اوسکو ہزیمت دیکر اوس کے چار لڑکون اور چار ہی بہائیون کو قتل
کر ڈالا۔ خراسان پر قابض ہو گئے۔ اسکے بعد رؤساء فارس سے ایک شخص
شیراز کا رہنے والا اوٹہا اوس نے ہیاطلہ کو مغلوب کرکے خراسان سے نکال دیا
اور کل وہ مال و اسباب چہین لیا قیدیون کو چہوڑ دیا جو انہون نے فیروز کے
لشکر سے لوٹ لیا ہتا اور قید کر لیا ہتا۔ فیروز اپنی حکومت کے ستائیسوین
سال مر گیا۔ رے۔ جرجان۔ آذربائیجان مین متعدد شہر آباد کئے۔ بعضے کہتے
ہین کہ بادشاہ ہیاطلہ جس نے فیروز پر حملہ کیا ہتا اوسکا نام خشنوا ہتا اور
جس شخص نے خراسان کو اوس سے چہینا ہے وہ خرسوس۔ منوشہر کے نسل سے ہے
اسکو فیروز نے بوقت روانگی جنگ خشنوا اپنا نائب مقرر کیا ہتا اس نے فیروز
کے شکست کے بعد جو نمایان کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد فیروز کے مرنے کے بعد یلاوش بن فیروز بادشاہ ہوا قباد الملک
بن فیروز سے لڑائی ہوئی یلاوش اوسپر غالب آیا وہ بہاگ کر خاقان بادشاہ

ترک کے پاس چلا گیا۔ یلاوش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کرکے
مرگیا بعد اس کے قباد الملک خاقان کا لشکر لیکر آیا اور بجائے بہائی کے صدر آرا
ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت قباد اپنے بہائی یلاوش سے ہزیمت پاکر خاقان
کے پاس بہاگا جا رہا تہا نیسابور ہوکر گزرا اور وہان شبکو ایک عورت سے
ہمخواب ہوا اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہوگئی اور بعد انقضاء مدّت حمل
اوس سے لڑکا[1] پیدا ہوا پہر جب قباد چار برس کے بعد خاقان کا لشکر لیکر
یلاوش سے لڑنے کو آرہا تہا اور اوسکا گزر نیسابور مین ہوا تو اوس نے اوس
عورت کو یاد کیا وہ عورت معہ اوس لڑکے کے قباد کے پاس آئی جو اس کے
بطن اور اوسکے نطفہ سے پیدا ہوا تہا۔ اسی اثنا مین یلاوش کے مرنے کی خبر
بہی آئی قباد اس لڑکے کو مسعود اور اقبالمند خیال کرکے اسیوقت روانہ ہوگیا
اور دار السلطنت مین پہونچکر تخت حکومت پر بیٹھ گیا وزیر سرحد (سواخرای)
نے اسکو بہی یلاوش کیطرح موم کی پتلا بنانا چاہا اور وہی انداز اوس نے اختیار کیئے
لیکن جب اسکے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اپنے وزیر جنگ سابور مہران کو
اپنے قابو کا بنا لیا تو اوس نے وزیر سرحد کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا اسی کے زمانۂ
حکومت مین مردک زندیق (مرذق، زندیق) ظاہر ہوا یہہ ہر چیز کو مباح کہتا تہا
اور کہتا تہا کہ مال و اسباب و عورتین کسی خاص شخص کی ملک نہین ہین جسکو
جی چاہے اوسکو بے تامل اختیار کرلے کیونکہ یہہ کل چیزین اللہ کی ہین اور سب
ایک مان باپ سے ہین ۔ قباد نے اسکا دین قبول کرلیا جس سے ارکان دولت نے
برہم ہوکر اوسکو تخت سے اوتار کے قید کردیا اور بجائے اوس کے جاماسات
(جاماسب) بن فیروز کو تخت پر بیٹہا دیا۔ اس کے بعد زرمہر جو اوسکا دلی
رفیق تہا لوگون کو مردکیہ (مردک زندیق کے مریدون) کے قتل پر اوبہار کے

[1] بعض کہتے ہین کہ جسکا نام انوشیروان تہا یہی قباد کے بعد تخت پر بیٹہا۔

قباد کو دوبارہ تخت پر بیٹھایا لیکن مزدک زندیق کا فتنہ پھر چل گیا اور ارکان دولت نے قباد اور زرمہر کو مزدک کا معتقد و مرید سمجھکر قباد کو پھر تخت سے اوتار کر قید مین بہیجدیا اور جاماسات کو بادشاہ بنالیا۔ قباد کسی طرح قیدخانہ سے[1] بہاگ کر ہیاطلہ کے طرف روانہ ہوا اثنا راہ مین نوشہر ہوکر گزرا۔ وہان کے حکمران کی لڑکی سے بیاہ کرلیا جس سے انوشیروان پیدا ہوا۔ بعد ازان بادشاہ ہیاطلہ کی مدد سے چہہ ۶ برس کے بعد جاماسات پر حملہ کیا۔ جاماسات کو اس لڑائی مین شکست ہوئی اور قباد تخت حکومت پر قابض ہوگیا۔ بعد ازان رومیون سے لڑنے کو نکلا آمد کو فتح کرلیا۔ اوس کے رہنے والون کو قیدی بنالیا۔ اسنے بہت سے شہر آباد کیے منجملہ اونکے ارّجان بہی ہے جو مابین اہواز اور فارس کے واقع ہے۔ اسکا زمانہ حکومت پینتالیس ۴۵ برس تک رہا اسکے بعد انوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بادشاہ ہوا۔

انوشیروان | انوشیروان بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو چار حصّون پر منقسم کیا پہلی ۱ قسمت مین خراسان۔ سیستان۔ کرمان تہے اور اسکا دار الحکومت خراسان تہا۔ دوسری ۲ قسمت مین وہ زمینین تہین جو کوہ اور اصفہان کے درمیان تہین انمین ارمینا اور آذربائجان کے صوبے بہی شامل تہے انکا دار الحکومت آذربائجان تہا۔ تیسرے ۳ مین اہواز۔ فارس اور چوتہے مین عراق تہا جسکی وسعت قلمرو کے حد تک قائم تہی۔ ان صوبجات کے انتظام اور اہتمام کے لیے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ہر ایک عہدہ دار کو اس کے

[1] قباد کے قید سے چہوٹنے اور ہیاطلہ کے پاس جانے کا قصہ بعضے یون بیان کرتے ہین کہ قباد کی حقیقی بہن نے جوڑ توڑ لگا کر جاماسات سے تعلقات لشکری پیدا کرکے قباد کو قید سے رہا کرایا۔ اس واقعہ کو محققین مورخ نے بیان نہین کیا ممکن ہے کہ یہہ بہی شاہنامہ کا قصہ ہو۔

عملدرآمد کی ہدایت کی بعد اس کے اوس نے اون ممالک کے واپس لینے کی جنپر اطراف وجوانب کے سلاطین حکمرانی کر رہے تہے کوششین کین اور اونمین وہ کامیاب ہوا ارمینیہ کے باغیون کو آذربایجان مین اور یہان کے سرکشونکو ارمینیہ مین لیجاکر آباد کیا ظلم و تعدّی کی بیخ و بنیاد اوکہاڑ دی۔ باب الابواب کا سور بنایا جسکے بنانے کی ابتدا اس کے دادا نے کی ہتی۔ سور کا مبدء دریا کے اندر ہے ایک میل تک یہہ سور لوہے اور سیسے کا ہے اور جو خشکی پر بنایا وہ جبل فتح پر چالیس فرسخ کا ہے بلاد طبرستان تک تین میل پر اس سور سے ایک دروازہ لوہے کا بنایا اور ایک گروہ کو اسمین آباد کیا تاکہ اغیار اس مین نہ آسکین مسعودی کہتا ہے کہ یہہ ہمارے زمانہ تک باقی تہا لیکن ظن غالب یہہ ہے کہ تاتاریون نے اسکو خراب کر دیا جبکہ وہ ساتوین صدی مین ممالک اسلام پر غالب آئے تہے ۔

الغرض انوشیروان نے اپنا ابتدائی زمانہ حکومت اصلاح حال رعایا۔ انتظام ممالک درستی قلعات مین صرف کیا بعد ازان رومی بادشاہ پر چڑہائی کی اور حلب۔ قبرس۔ حمص۔ انطاکیہ وغیرہ کو فتح کرکے اسکندریہ کو بہی لیلیا۔ ملوک قبط پر خراج قائم کیا۔ رومی۔ چینی۔ تبتی بادشاہون نے تحائف اور ہدایا بہیجے اس کے بعد اوسنے بلاد خسنرر پر حملہ کیا اور اون کو بعوض اُسکے جو اس کے ملک مین فتنہ و فساد کر چکے تہے قتل کیا۔ لوٹ لیا۔ پہر ابن ذی یزن (ملوک تبابعہ کے اولاد سے) اسکے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لیگیا۔ انوشیروان نے دیلمی لشکر کو بسرگروہی اپنے ایک سپہ سالار کے اوس کے ساتھہ کر دیا۔ اوس نے یمن مین پہونچکر مسروق حبشی شاہ یمن کو قتل کرکے ابن ذی یزن کو وہان کا حکمران کر دیا۔ اسی زمانہ مین

انوشیروان نے سراندیپ پر فوجکشی کی اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے
اوسپر قابض ہوگیا - عرب مین شہر حیرہ کو لیلیا پھر وہ ہیاطلہ کے طرف متوجہ
ہوا اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے اوس کے خاندان سلطنت کو بھی
نیست و نابود کر دیا - اوس کے فتوحات کا سلسلہ بلخ اور ماوراالنہر سے
متجاوز ہوگیا تھا - اوسکا لشکر فرغانہ مین اوترا ہوا تھا - بلاد روم مین
اوس نے بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین - علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا
اسی کے زمانہ حکومت مین کتاب کلیلہ دمنہ کا زبان پہلوی سے ترجمہ کیا گیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حکومت کے بیالیسوین (۴۲) برس
عام الفیل مین اور آپ کے والد عبد اللہ ابن عبد المطلب چوبیسوین (۲۴) برس
حکومت کے پیدا ہوئے -

ہرمز انوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ مین بسایا طائفہ مزدقیہ کو
قتل کر کے ملت مجوسیہ قدیمہ کو قائم کیا - اکثر شہر آباد کئے - اڑتالیس (۴۸) برس
حکومت کر کے مر گیا - اسکے بعد ہرمز بن انوشیروان بادشاہ ہوا - ہشام لکھتا
ہے کہ یہہ بھی عادل منصف نیک مزاج تھا باین ہمہ شرفا و رؤسا و
علماء کو قتل کرتا تھا - بادشاہ ترک شابہ نے تین لاکھہ فوج لیکر ہرمز پر حملہ کیا
جب ہرمز اوس سے لڑنے کو ہرات اور باذغیس کیطرف گیا تو اوس کی
عدم موجودگی مین بادشاہ روم نے عراق پر اور خزر کا بادشاہ باب الابواب
اور عرب کا ایک گروہ فرات کے ساحلی شہرون پر چڑھہ آیا غرضکہ چارون
طرف سے دشمنون نے فتنہ و فساد برپا کر دیا - ہرمز نے خراسان مین ہوتےکر
بہرام چوبین کو بادشاہ ترک کے مقابلہ پر بھیجدیا اور خود وہین ٹھیرا رہا -
بہرام نے بادشاہ ترک کو قتل کر کے اوسکی لشکر کو پسپا کر دیا - مال و اسباب

اوسکا لوٹ لیا اس کے بعد پرموده بن شابه بادشاه ترک ترکون کو اکٹھا کرکے پہر لڑنے کو آیا اور بدقسمتی سے بہرام کے ہاتہہ گرفتار ہو گیا بہرام نے اوسکو ہرمز کے پاس مقید بہیجدیا اور اوس کے ساتہہ جواہر۔ ظروف۔ آلات حرب جو غنیمت مین اوسکو ملے تہے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ مال غنیمت دو لاکہہ پچاس ہزار اونٹون پر لدا ہوا تہا۔ واللہ اعلم۔

پرویز ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے اندیشہ ہوا یا یہہ کہ اسوجہ بہرام کی عزت ہرمز کی آنکہون مین دوچند ہو گئی اور اسی سبب سے ارکین دولت نے ہرمز کو بہرام کے طرف سے بدظن کردیا اور ادہر اودہر کے لگانے والون نے بہرام کے کان بہی بہر دیئے۔ بہرام نے بخوف جان چند مرزبانونکو ملا کر یہہ رائے قایم کی کہ ہرمز کو تخت سے اوتارکے اوس کے لڑکے ابرویز (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہیے۔ اس صلاح و شورے مین ہرمز کے ارکین سلطنت بہی شامل تہے۔ ابرویز ان دنون آذربائیجان مین تہا وہین فوجی اور ملکی افسر مجتمع ہوکر اوس کے سر پر شاہی تاج رکہہ دیا اور ہرمز کو تخت سے اوتار کر قید کر دیا۔ پرویز۔ بادشاہ ہونے اور ملک پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد بہرام سے ملنے اور اوسکو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونون سے شط نہروان پر ملاقات ہوئی پرویز نے اطاعت کے چند شرایط پیش کئے جس کو بہرام نے تسلیم نہ کیا اسوجہ سے دونون مین لڑائی ہو گئی بہرام نے پرویز کو پسپا کر دیا پرویز سنبہلکر پہر دوبارہ لڑائی کے میدان مین آیا لیکن اوسکی تازہ کوششون نے کچہہ مدد نہ کی اوس کے نامی نامی سردار مارے گئے اور یہہ جان بچا کر مدین کیطرف بہاگ نکلا۔ پرویز کا باپ ہرمز طبسون مین قید تہا اوس سے یہہ خبر بیان کی گئی اور اس بارہ مین مشورہ لیا گیا اوسنے

موریق بادشاہ روم کے پاس جانے اور اوس سے امداد طلب کرنے کی صلاح دی چنانچہ پرویز اوس کے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہوین برس لوٹ کر آیا۔

بعضون نے اس واقعہ کو یون بہی بیان کیا ہے کہ اپرویز کو جب اپنے باپ سے سوء مزاجی پیدا ہوئی تو وہ بخوف جان آذربائیجان مین چلا آیا اور وہان اکثر اُمراء اور افسران مُلکی اور فوجی مجتمع ہوئے مگر کوئی جدید بات پیدا نہوئی اسی اثناء مین ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کو بہیجا بہرام نے اوس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج بے سردار ہونے کی وجہ سے مداین کیطرف بہاگی بہرام نے اوسکا تعاقب کیا۔ ہرمز یہہ واقعہ سُنکر پریشان ہو گیا پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکہہ کر نکل پڑا اور اوسکو گرفتار کرکے بہرام چوبین کے مقابلہ کو خود آیا یہہ بہی بہرام سے شکست کہا کر بہاگا اوس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کی صلاح دی۔ لیکن پرویز کے ماموں نے یہہ کہا کہ ہمکو خوف اس امر کا ہے کہ بہرام مداین مین مبادا چلا نہ آئے اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر نہ بٹہا دے اسوجہ سے بہتر یہہ ہے کہ مداین مین پہونچکر ہرمز کو قتل کرکے بادشاہ روم کے پاس چلنا چاہئے۔ پرویز نے اِس رائے کو پسند کرلیا اور فرات سے عبور کرکے مداین کیطرف بڑہا مگر بہرام کے تعاقب سے مجبور ہوکر روم کیطرف بہاگا اثناء دار و گیر۔ فرار و تعاقب مین پرویز کے ماموں بندویہ کو بہرام نے گرفتار کرلیا اور سرحد روم تک اوسکا تعاقب کرکے واپس آیا۔ پرویز معہ اون لوگون کے جو اس کے ہمراہ تہے انطاکیہ مین پہونچا اور قیصر موریق سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر موریق نے اسکی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم سے اسکی شادی کرکے ساٹہہ ہزار فوج بسر گروہی اپنے ماموں ناطوس کے اوسکے

ساتہہ کر دیا اپرویز جسوقت لشکر روم لئے ہوئے آذربائیجان مین پہونچا اسکا ماموں
بہی بہرام کے قید سے بہاگ کر اس سے آملا اپرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر
حملہ کیا بہرام شکست کہا کر ترک مین چلاگیا اور اپرویز مداین مین داخل ہوا۔ لشکر
روم کو ہزار ہا روپیون کا مال و اسباب اور لکہو کہا روپئے دیکر رخصت کیا۔ اس
ہزیمت کے بعد ظاہرا بہرام۔ شاہ ترک ہی پاس رہتا نظر آرہا تہا اور اپنے کسی خاص
ارادے کے پورا کرنے مین مشغول تہا عجب نہ تہا کہ یہہ ارادہ اوسکا پورا ہو جاتا لیکن
اپرویز کی سازش سے خاقان ترک کی بیگم نے بہرام کو زہر دیکر مار ڈالا۔ خاقان ترک
نے اسیوجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دیدیا اور بہرام کی بہن سے بیاہ کرنیکا خواستگار ہوا لیکن
بہرام کی بہن نے اس سے انکار کیا۔ اپرویز نے تاحیات قیصر روم اپنی بات بنا رکہی
اور اوس سلوک کے معاوضہ مین جو قیصر نے اوس کے کس مپرسی کی حالت مین
اسکی ساتہہ کیا تہا ہمیشہ تحایف اور ہدایا بہیجتا رہا لیکن جون ہی قیصر کو رومیون
نے تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور بجاے اوس کے فوقا (فوکس) کو تخت قیصری پر
بیٹہایا اپرویز رومیون سے قیصر مقتول کے خون کا بدلہ لینے کے بہانہ سے بگڑ گیا
بظاہر اسکو قیصر کے بیٹے کے ملجانے سے یہہ بہانہ ملگیا تہا اس نے تین سپہ لارونکو
تین طرف سے رومیون کی سرکوبی کو روانہ کیا ایک سپہ سالار سرزمین شام
کیطرف روانہ کیا اس نے فلسطین۔ بیت المقدس تک فتح کرلیا اوسکے روحی
پیشواؤن کو گرفتار کرلیا اصلی صلیب کو جو زرین صندوق مین مدفون تہی
زمین سے نکلوالیا اور بڑی دہوم دہام سے کسرائے فارس (پرویز) کے پاس بہیجدیا
دوسرا سپہ لار بلاد مصر کیطرف بہیجا گیا تہا۔ اس نے مصر۔ اسکندریہ۔ بلاد نوبیہ
پر قبضہ حاصل کرلیا۔ تیسرا سپہ لار قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا گیا تہا اس نے
خلیج قسطنطنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور رومی ممالک پر حملہ کرنے لگا لیکن رومیون

مین سے کسی نے ابن موریق (سابق قیصر کے بیٹے) کی اطاعت قبول نہ کی بلکہ اونہون
نے بوجہ فسق وفجور اپنے بنائے ہوئے قیصر فوقا کو مارکر ہرقل کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا
ہرقل نے تخت پر بیٹھے ہی بلاد کسرے فارس (پرویز) پر فوج کشی کردی اور نصیبین
تک پہونچگیا پرویز نے اپنے ایک سپہ سالار کو ہرقل کے مقابلہ پر بہیجا یہہ موصل
مین پہونچکر رومیون کی آمد کو روک تہام کررہا تہا کہ ہرقل نے دوسرے طرف
سے فوج کسرے پر حملہ کردیا کسرے نے لڑائی کا حکم دیدیا اس لڑائی مین
کسرے شکست کہا کر معہ اپنے فوج کے میدان جنگ سے بہاگ نکلا ہرقل تہوڑی
دور تک تعاقب کرکے ٹہر گیا کسرے نے منہزم فوج کو بہت سخت سزا دی
اور سخراب کو خراسان سے طلب کرکے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ سالار
مقرر کرکے روانہ کیا کسرے اور ہرقل کے لشکرون سے مقام اذرعات اور
بصرے مین مقابلہ ہوا بڑی گہمسان لڑائی ہوئی لشکر فارس نے ہرقل کو
شکست فاش دی سخراب ارض روم مین داخل ہوگیا اوس کے آباد
گانوٴن کو ویران اور وہان کے باشندون کو قتل کرتے ہوئے قسطنطینہ
تک پہونچکر واپس ہوا پرویز نے اوسکو خراسان کی گورنری سے معزول کرکے
اوس کے بہائی کو وہان کا گورنر کیا فارس اور روم کی اسی غالبیت اور مغلوبیت
کے بارے مین سورۂ روم کی اول آیات شریفہ نازل ہوئی ہین طبری کہتا ہے
کہ آیۂ کریمہ مین "ادنی الارض" سے اذرعات اور بصرے مراد ہین جہان پر
فارس اور روم کی باہم لڑائیان ہوئی تہین پہر روم نے اس واقعہ کے سات برس کے بعد
فارس پر غلبہ حاصل کیا اور مسلمانون نے جناب باری عز اسمہ کے اسی وعدۂ
لوگون کو اس سے مطلع کیا کیونکہ قریش بوجہ بت پرستی فارس کی طرفداری کرتے
تہے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کے خیال سے روم کو سراہتے تہے۔ اسی کے

طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی رضہ کو نامۂ مبارک لیکر بہیجا تہا
اسلام کیطرف دعوت کی تہی جیسا کہ ہم آیندہ اخبار ہجرت مین بیان کرینگے۔

شیرویہ ابرویز نے اپنے آخری زمانہ مین جب زیادہ دنون تک بادشاہت کرتا رہا کج خلقی۔ ظلم و تعدی اپنا شیوہ کرلیا لوگون کا مال و اسباب بظلم چہین لینے لگا کسیکی فریاد نہ سنتا تہا فریادی کو دہکے دیکر نکلوا دینے لگا۔ رعایا اسکی حرکتو سے اس سے بد دل ہوگئی۔ ہشام کہتاہے کہ جسقدر ابرویز کا خزانہ تہا اوسقدر شاہان فارس مین سے کسی کا نہ تہا اسکی فتح و نصرت کی موجین خلیج قسطنطنیہ اور افریقہ تک پہونچگئی تہین۔ مداین مین جاڑے کی فصل مین رہتا اور گرمیون مین ہمدان چلا جاتا تہا اس کے بارہ ہزار بیگمات تہین ہزار جنگی ہاتہی پچاس ہزار سوار ہر روز سلامی کو آتے تہے صدہا آتشکدہ بنوائے اور اون مین ہزارہا مغان مقرر کئے۔ اوس کے مصارف کو اپنے ملک کا اٹہارہ برس کا خراج وقف کر دیا۔ اس کے خزانہ کا کوئی حد و شمار نہ تہا یہہ اخیر زمانہ مین اسدرجہ مغرور ہوگیا کہ شرفا و رؤسا کو حقیر سمجہنے لگا۔ چہتیس ۳۶۰۰۰ ہزار قیدیون کے مارڈالنے کا حکم دیدیا جس سے اراکین دولت نے اسکی مخالفت کی داروغہ قیدخانے اون سب کو چہوڑ دیا اور اونہین کے ساتہہ اوس کے لڑکے شیرویہ کو بہی چہوڑ دیا اسکا نام قباد تہا اسکو بہی ابرویز نے اور لڑکون کے ساتہہ قید کر دیا تہا کیونکہ نجومیون نے اس سے کہہ رکہا تہا کہ تیرا ہی لڑکا تجہکو قتل کریگا۔ الغرض شیرویہ کے پاس جسوقت وہ کل قیدی جنکے مارے جانیکا ابرویز نے حکم دیدیا تہا مجتمع ہوگئے تو اوس نے شاہی قصر پر حملہ کر دیا اور ابرویز کو گرفتار کرلیا ابرویز نے خط و کتابت کرکے اپنی مخلصی کی راہ نکالی لیکن اہل دولت کی مخالفت سے مجبور ہوکر شیرویہ نے اپنے باپ کو اوس کے حکومت کے اڑتیس برس کے بعد

قتل کرڈالا جب اسکی خبر اوس کی دونون بہنون پوران۔ ازرمیدخت کو ہوئی تو وہ روتی ہوئین آئین اور شیرویہ کو سخت لعنت و ملامت کرنے لگین شیرویہ بہی رونے لگا۔ سر سے تاج اوتار کر پہینکدیا آٹہہ مہینے حکومت کرکے بعارضہ طاعون مرگیا اسکا انتقال ہجرت کے ساتوین سال واقع ہوا جیسا کہ سہیلی نے لکہا ہے۔

اردشیر اور اُسکے بعد

شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنایا گیا یہہ اوسوقت مین سات برس کا تہا اس کے سوا شاہی خاندان نرملا تہا کیونکہ ابرویز نے چہوٹے بڑے۔ لڑکے پوتے سبہون کو قتل کرڈالا تہا۔ خشنش بہادر (خوانسالار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتہہ مین لیلیا اس نے حکمرانی اچہی کی۔ شہریران (شہریار) نامی ایک شخص انطاکیہ مین رہتا تہا اور وہ ابرویز کے سلطنت کا رکن شمار کیا جاتا تہا شام اسکو جاگیر مین دیا گیا تہا چونکہ اس سے بوقت تخت نشینی اردشیر مشورہ نہ لیا گیا تہا اسوجہ سے یا بوجہ کم سنی اردشیر بگڑ گیا لشکر لیکر چڑہہ آیا خشنش بہادر کا شہر طیسون مین محاصرہ کرلیا اثناء لڑائی مین کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کہولدیا۔ شہریران قلعہ مین داخل ہوگیا خشنش کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ اور اوسکے ساتہہ کئی امراء فارس کو مارڈالا اس واقعہ کے بعد اردشیر اوٹہا لیکن اوٹہتے ہی مارا گیا ڈیرہ برس اسکی حکومت رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت پر بیٹہا حالانکہ خاندان شاہی سے نہ تہا۔ اراکین سلطنت کو شہریران کا یہہ فعل ناگوار گزرا وہ لوگ اس کے قتل کی درپردہ فکر کرنے لگے۔ ایک روز یہہ ایرانی فوج کا جایزہ لے رہا تہا کہ ایک سوار نے پہونچکر نیزہ مارکر گہوڑے سے نیچے گرادیا پہر کیا تہا جتنے سوار اسوقت موجود تہے سبہون نے مارنا شروع کردیا۔ جب شہریران کا کام تمام ہوگیا

تو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان مین اولاد ذکور سے کوئی
موجود نہ تہا اسوجہسے بوران بنت ابرویز تخت حکومت پر بٹھائی گئی اس نے
انتظام و انصرام ممالک کے لئے فرخ بن ماجد خیراز کو جو اصطخر کا رہنے والا اور
شہریران کا رشتہ دار تہا اپنا وزیر بنایا اس نے لوگون سے خراج معاف کردیا
داد دہش سے رعایا کو خوش رکہا۔ صلیب کو یروشلیم مین واپس بہیجدیا[۱] یہہ ایک
برس چار مہینے حکومت کرکے مرگئی اس کے بعد خشنشدہ (اسکا چچازاد بہائی)
بیس روز تک حکمران رہا بعدازان ارزمیدخت بنت ابرویز حکمرانی کیلئے
منتخب کی گئی۔ یہہ نہایت حسین وجمیل عورت تہی۔ فرخ ہرمز۔ خراسان کا
گورنر اسپر عاشق ہوگیا شادی کا پیام بہیجا ارزمیدخت نے کہلا بہیجا کہ "تم نے
یہہ پہلے سے کیون نہ کہا اب چونکہ مین ملکہ ایران ہوگئی ہون اور یہہ مجہپر حرام
ہے تم شب کو میرے پاس آؤ مین دربان سے کہہ رکہونگی" فرخ ہرمز یہہ سُنکر
مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا۔ خراسان مین اپنے لڑکے رستم کو بجائے اپنے
چہوڑکر ارزمیدخت کے پاس آ پہونچا اور شب کو شاہی محل مین داخل ہونیکے
قصد سے چلا ارزمیدخت نے داروغہ محلسرا کو پہلے سے اسکے قتل کا حکم دے رکہا تہا
اوس نے اسکو پہونچتے ہی قتل کرڈالا۔ جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی
تو وہ ایک کثیر التعداد فوج لیکر مداین پر چڑھ آیا۔ ارزمیدخت تاب مقاومت
نہ لاسکی بعضے کہتے ہین کہ گرفتار کرکے قتل کی گئی اور بعضون کا یہہ خیال ہے
کہ زہر کے ذریعہ سے مارگئی۔ بہرکیف چہہ مہینے اسکی حکومت رہی اسکے بعد

[۱] انگریزی مورخ اس واقعہ کا انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہرقل جب ایران سے
واپس گیا تہا تو وہ اپنے ساتہہ اس صلیب کو لیگیا تہا جو اوسکی کامیابی کی بہت بڑی
یادگار سمجہی جاتی ہے۔

اردشیر بن بابک کے نسل سے ایک شخص کو تاجدار بنایا اور تہوڑے دنونکے
بعد اوسکو بہی مار ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ یہہ شخص ابرویز کی اولاد سے تہا
فرخ زاد بن خسرو اسکا نام تہا۔ خیرخواہان دولت قریب نصیبین کے حصن
حجارہ سے اسکو ڈہونڈہ کر مداین مین لائے تخت پر بیٹھایا پہر اوس کے
مخالف ہوکر تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ بعض کہتے ہین کہ جب کسری ابن
مہرخشنش مارا گیا تو ارکان سلطنت فارس بادشاہ بنانے کیلئے خاندان
شاہی کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے ایسا آدمی ایک شخص ملا جو کافروز بن
مہرخشنش نام تہا [illegible] ہوا تخت نشت
پر ادقرار بن انوشیروان بہی اسلوبونون نے اپنا بادشاہ بنایا اور چند دنون
کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حصن حجارہ
(قریب نصیبین) سے لایا گیا۔ تخت حکومت پر بیٹھایا گیا۔ پہر چہہ مہینہ کے بعد
نزع سلطنت کے ساتھ اوسکی نزع روح بہی کر لی گئی۔

یزدجرد اسکے بعد یزدجرد بن شہریار بن ابرویز جو اپنے داداکے خوف سے
بہاگ گیا تہا اور آتشکدہ اصطخر مین رہتا تہا اسکو اہل اصطخر نے بادشاہ بنا لیا
جب یہہ سُنا کہ اہل مداین نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اوتار دیا ہے اور
اوسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مداین مین آئے فرخ زاد کو اوسکی حکومت کے ایک برس
کے بعد مار کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اس نے
بالاستقلال حکومت کی اسی کے زمانہ مین حکومت فارس کمزور ہو گئی چارون
طرف سے دشمنان دولت نکل پڑے اسی زمانہ مین اسکی حکومت کے دوسرے برس
اور بروایت بعض چوتھے برس عرب کے مسلمانون نے فارس پر حملہ کیا جن کے
فتوحات اور کامیابیون کے مفصل واقعات فتوحات اسلامی مین ہم لکھین گے

یزدجرد تقریباً بیس برس حکومت کرکے مرو مین مارا گیا۔ یہی سلاطین
اکاسرہ ساسانیہ کے حالات تھے۔ طبری نے اس کے آخر مین لکھا ہے کہ جمیع
سنین عالم حضرت آدم علیہ السلام سے زمانہ ہجرت تک بزعم یہود چار ہزار چھہ سو بیالیس
برس ہوتے ہین۔ اور بخیال نصاریٰ جیسا کہ یونانیون کی توریت مین ہے
پانچ ہزار نو سو بانوے برس اور بقول اہل فارس زمانہ قتل یزدجرد تک چار ہزار
ایکسو ... ی برس ہوتے ہین۔ یزدجرد اون کے نزدیک ۳۰ سنہ ہجری مین قتل کیا گیا
اور اہل ... یہ روایت کرتے ہین کہ مابین آدم اور نوح علیہما السلام کے دس
قرنین گذری ہین ... قرن سو برس کا ہوتا ہے۔ اور مابین نوح اور
ابراہیم علیہما السلام کے دس قرنین اور مابین ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام
کے دس قرنین گزری ہین۔ نقل کیا اسکو طبری نے ابن عباس اور محمد
بن عمرو بن واقد اسلامی نے اہل علم کی ایک جماعت سے طبری بروایت سلمان
فارسی اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتا ہے کہ مابین جناب عیسیٰ علیہ السلام اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فترت چھہ سو برس تک تھا واللہ
اعلم بالحق فی ذلک والبقاء للہ الواحد القہار۔

’’(مترجم) مجھکو اسوقت تک کوئی ایسی کافی شہادت نہین ملی کہ جس سے مین
رستم گرد یا شاہنامہ کے عجیب غریب قصون کو سچا باور کرتا۔ بعض واقعہ
اوس کے ضرور صحیح ہین مثلاً رستم کا اپنے بادشاہ کیخسرو کے چھوڑانیکو جسوقت
وہ یمن مین گرفتار ہو گیا تھا فوج لیکر جانا لیکن پھر بھی اوس سے مشہور ہفت خوان کا
پتہ نہین چلتا جسمین رستم کو اپنی دلاوری شجاعت دکھانیکا موقع ملا تھا گو یہہ
ممکن ہے کہ ان عجیب و غریب حکایات کا پتہ ایران کی پورانی تواریخ سے
ملجائے۔ مگر اون کی نسبت یہہ امر مشہور رہا ہے کہ ایرانی مورخ جو قبل از